تجلیاتِ قمر

سید محمد مبشر قادری

انجمن ضیاءِ طیبہ

وہ چمکتا دمکتا

قمر رضا

علامہ ڈاکٹر محمد قمر رضا خاں بریلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

محفوظ جمیع الحقوق

ضیائی سلسلہ اشاعت	:	89
نام کتاب	:	**تجلیاتِ قمر**
تالیف و ترتیب	:	سید محمد مبشر رضا قادری
ضخامت	:	صفحات
تعداد	:	1000
سن اشاعت	:	شعبان ۱۴۳۴ھ جون ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ	:	مرزا فرقان
سرورق	:	محمد ذیشان قادری
طباعت	:	
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

Anjuman Zia-e-Taiba

B-1, Shadman Appartments Block 7-8,, Shabirabad Society, KCHS, Near Bloch Pull Karachi.

انجمن ضیاء طیبہ

B-1، بلاک 7-8، شادمان اپارٹمنٹ، شبیر آباد سوسائٹی، KCHS، کراچی۔

Ph: 92(21) 34320720, 34320721 Fax: 92(21)34893350

E-mail: info@ziaetaiba.com , Url: www.ziaetaiba.com

حسنِ ترتیب

فہرست..............	....	3
انتساب..............	....	5
دعائیہ کلمات........	حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا	6
پیش لفظ..............	....	7
وجہِ تالیف............	....	15
ماہ وسال..............	....	20
تاثرات..............	علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم	22
سخن جمیل..............	علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی دامت برکاتہم	24
تاثرات..............	علامہ عبد الہادی قادری مدظلہ (افریقہ)	26
تاثرات..............	علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ	28
تعزیتی کلمات..........	علامہ محمد یونس شاکر اختر القادری مدظلہ	34
تعزیتی خط..............	انجمن ضیاء طیبہ	36
تعزیتی کلمات..........	محترم نعیم اللہ خان نوری	38
تعزیتی کلمات	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا	40
تعزیتی کلمات..........	برکاتی فاؤنڈیشن	42

www.ziaetaiba.com

اشکوں کی لڑی............	سید احمد رضا تحسینی	43
سوانح عمری............	سیّد احمد رضا تحسینی	46
آہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت.........	علامہ حسن علی رضوی میلسی مدظلہ	61
قمر ملّت، مشکبار شخصیت	علامہ نسیم احمد صدیقی نوری مدظلہ	63
شہر خموشاں کے مسافر...	مفتی محمد سلیم بریلوی مدظلہ (انڈیا)	118
واہ اہ طالب کمال تاریخی مادّے	مفتی محمد انور علی رضوی مدظلہ (انڈیا)	120
پریس ریلیز..........	دائرہ برکات اسلامی انٹرنیشنل	123
اخباری تراشے...............	....	125
تبرکات ونوادرات...........	....	130
منقبت.................	علامہ سیّد عبدالوہاب اکرم قادری	135
منقبت.................	ندیم احمد ندیم نورانی	137

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

انتساب

مشائخ واساتذہ ____________

حضرت علامہ قمر رضا خان بریلوی قدس سرہ

____________ کے نام

www.ziaetaiba.com

دعائیہ کلمات

حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان دام ظلہ علینا

اللہ تبارک وتعالیٰ اُن تمام کی مغفرت فرمائے جو ایمان و سنت پر، مسلک اہلسنت پر دنیا سے چلے گئے اور ان کو اس کا ثواب اور اجر جزیل عطا فرمائے جنہوں نے مسلک اعلیٰ حضرت، مسلک اہلسنت و جماعت (جس کو پہچان کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے) پر سختی سے استقامت کو اپنا طرۂ امتیاز بنایا اور اپنے دوست، احباب، اقارب اور اپنے حلقۂ اثر میں مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے قائم رہنے کی تلقین کی اور صلح کلیت سے اور صلح کلیت کے مختلف روپ سے لوگوں کو ہوشیار کرتے رہے اور خود بھی ہوشیار رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قمر میاں کی مغفرت فرمائے اور ان کے بیٹوں کو مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے استقامت کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور خاندان اعلیٰ حضرت کے تمام افراد کو صلح کلیت کے فتنوں سے محفوظ ومامون رکھے اور تمام خانوادۂ اعلیٰ حضرت، مسلک اعلیٰ حضرت کا مبلغ ہو اور اس کا ہر فرد مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ میں ہمہ وقت مصروف ہو۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا

یکم جولائی ۲۰۱۲ء بروز اتوار

بریلی شریف

www.ziaetaiba.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

سخن ضیائے طیبہ

گر آہ کرے کوئی.....!

شام ولیبیاء میں ظلم و ستم کا شکار سنی علماء و سنی گھرانے سوشل میڈیا پر بڑی سرخیوں میں دیکھنے کو ملے، اہلسنت کے گھروں کی عصمت کو پامال کیا گیا، مزارات و مساجدِ اہلسنت کی بے حرمتی کی گئی اور اہلسنت کی نسل کشی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ جبکہ دوسری جانب برما میں مسلمانوں کا قتل عام اور جلاؤ گھیراؤ پر صرف ہمارے لفظوں میں مذمت کے آثار دیکھنے کو ملے۔

شاید اب معاشی دشواریوں اور معاشرتی صلح کلیت نے ہمارے ضمیر کو چار دیواری تک محدود کر لیا۔

یکم مئی ۲۰۱۳ء کو شام کے شہر دمشق کے علاقے ریف میں صحابی رسول حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی بے حرمتی ہوئی، جسم اقدس کو باہر نکال کر نامعلوم مقام پر لے جایا گیا۔ حال ہی میں شیخ حامد ہدیری کے مزار کی بے حرمتی کی گئی، اردن میں سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے مزار پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں گنبد و مزار کو نقصان پہنچا، حضرت شیخ محمد رمضان بوطی کو

www.ziaetaiba.com

درس کے دوران مسجد میں دھماکہ کر کے منہ میں پستول کی نال رکھ کر گولی مار کر شہید کیا گیا۔ پاکستان کی سرزمین پر آئے دن خون ریزی کا سلسلہ جاری ہے حالیہ چند ماہ میں شہید کیے گئے اہلسنت علماء ورضاکاروں کی فہرست (کتاب ہٰذا کے صفحہ ۱۸ پر دی گئی ہے) جو ہمیں مختلف ذرائع سے حاصل ہوئی یقیناً حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور مدعیوں کے داخل کیے گئے مقدمات کی فائل گرد وغبار میں دبی پڑی ہیں۔

ترکی کے وزیر اعظم رجب طیب اردگان نے تقسیم چوک پر پرانی تہذیب کو اجاگر کرنے کے لیے اقدامات کیے اور شراب کو مسجد کے احاطہ میں ممنوع قرار دیا جس کا ردعمل ترکی کے سیکولر عوام نے احتجاج کر کے کیا جسے مغربی میڈیا نے اردگان کے خلاف کافی اچھالا مگر ہمارے مسلم ممالک کے کانوں میں جوں تک نہ رینگی۔

فقط سواد اعظم کے بیدار ہونے کی امید صرف "دیر آید درست آید" کے مصداق کہیں چھپی ہے۔ اور یقیناً اولیاء کرام کی نظر کرم کے صدقے ہی آج ہماری داستان ہے داستانوں میں۔

قارئین محترم!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور قطب مدینہ مولانا خواجہ شاہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ سے منسوب انجمن ضیاء طیبہ کو آج نہ صرف عوامی حلقوں میں بھرپور پذیرائی حاصل ہے بلکہ علمی حلقوں میں بھی انجمن ضیاء طیبہ محتاج تعارف نہیں، انجمن کے زیر اہتمام اشاعتی شعبہ کے علاوہ مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

- مدارس ضیاء طیبہ تحفیظ القرآن و درس نظامی (برائے طلبہ و طلبات)
- ضیائی ریسرچ لائبریری
- ضیائی دارالافتاء
- ضیائی دارالاشاعت
- ضیائی دارالتصنیف
- ضیائی زاویۂ فکر و نظر
- تربیت حجاج و معتمرین
- ماہانہ دروس قرآن و حدیث
- ضیائی کفالت
- ضیائی استخارہ
- ضیائی نیوز

اس کے علاوہ شب ہائے رحمت و برکت میں محافل کا انعقاد بھی اپنی انفرادیت کے باعث عوام و خواص میں مقبول ہے۔

انجمن ضیاء طیبہ نے اپنے دس سالہ علمی سفر میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کی خدمات و تعلیمات اور فروغ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں جو قابل ذکر خدمات سر انجام دی ہیں ان کی مختصر جھلکیاں نذر قارئین کی جاتی ہیں:

- ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۴ء میں انجمن ضیاء طیبہ نے شعبہ ضیائی دارالاشاعت کے تحت سب سے پہلے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تصنیف لطیف ”الوظیفة الکریمہ“ کی اشاعت کا اہتمام کیا، جس کے اب تک مختلف ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں جو کہ عوام و خواص میں نیز ہر سال حجاج کرام کو بھی مفت پیش کیے گئے مفت تقسیم کیے گئے۔
- ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کا شہرۂ آفاق مجموعۂ کلام ”حدائق بخشش“ کے سو برس مکمل ہونے پر انجمن ضیاء طیبہ نے ۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ ۱۶/اپریل ۲۰۰۴ء عرس اعلیٰ

www.ziaetaiba.com

حضرت کو "حدائق بخشش" کے صد سالہ جشن کے طور پر منایا، اور اسی موقع پر حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی نوری مدظلہ کے ۶۴ صفحات پر مشتمل مرتب کردہ رسالہ "ضیائے حدائق بخشش" کی اشاعت کا اہتمام کیا، جو کہ تاریخی وقعت اور حیثیت اختیار کر چکی ہے جس کا ثبوت مختلف ممالک و اندرون ملک سے موصول خطوط سے ہوا۔

- ۱۴۲۶ھ / مارچ ۲۰۰۵ء میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کے مسلک کی ترجمانی کو کتابی شکل کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی نوری مدظلہ کی تالیف "مسلک کیا...؟ کیوں...؟ کون سا...؟ کی اشاعت عمل میں آئی۔ مختصر رسالہ کا جامع مواد عوام و خواص میں ایسا مقبول ہوا کہ اب تک رسالہ کے چار ایڈیشن ادارہ کی جانب سے شائع ہو کر مفت تقسیم کیے گئے اور پاکستان کے علاوہ ہندستان میں بھی قارئین کے ذوقِ مطالعہ کے لیے شائع کیا جاچکا ہے۔

- ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء میں مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی بعض سیاسی و غیر سیاسی تنظیموں کے اراکین جب اپنے قائدین کے لیے والہانہ عقیدت کی بنا پر سینکڑوں آداب و القاب کے نعرے بلند کر رہے تھے اور ساتھ ہی انھیں "مجدد" بھی قرار دے رہے تھے، ایسے غیر محتاط ماحول میں وابستگان اہلسنت کو یہ فہم دینے کے لیے (کہ مجدد کی قابلیت و اہلیت کیا ہونی چاہیے؟) "اس صدی کا مجدد کون؟" علامہ نسیم احمد صدیقی مدظلہ نے مختصر و جامع رسالہ تالیف کیا جسے ادارہ نے شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔

www.ziaetaiba.com

- صفر المظفر ۱۴۲۷ھ / مارچ ۲۰۰۶ء میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کی سیرت مبارکہ کے ایک پہلو پر مولانا سیّد صابر حسین شاہ بخاری کی تالیف کردہ کتاب "امام احمد رضا اور احترام سادات" کی اشاعت کا اہتمام کیا۔
- ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۷ء میں "پندرھویں صدی کے مجدد" تالیف علامہ نسیم احمد صدیقی شائع ہوئی۔ اس تالیف کے ذریعہ گذشتہ چودہ صدیوں کے مجددین کے اسماء گرامی کا تعارف، نیز پندرھویں صدی (یعنی حالیہ صدی) کے مجدد برحق حضرت مفتیٔ اعظم فقیہہ عالم محمد مصطفٰے رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے۔
- صفر المظفر ۱۴۲۸ھ / فروری ۲۰۰۷ء میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ پر علامہ نسیم احمد صدیقی مد ظلہ کی تالیف کردہ رسالہ "امام احمد رضا کے تجدیدی کارناموں کا نمایاں پہلو" کی اشاعت عمل میں آئی۔
- ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۸ء اگست میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کا ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" کو سو سال (۱۳۳۰ھ / ۱۴۳۰ھ) مکمل ہونے پر صد سالہ جشن کنز الایمان منانے کا اہتمام کیا، اور ۲۰۰۸ء اور ۲۰۰۹ء دو سال جشن کنزالایمان منانے کا عالمی سطح پر اعلان کیا، اور انجمن ضیاء طیبہ نے ایک میمورنڈم مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد کو بھی جبکہ سنی تنظیمات بدرجۂ اولیٰ دستی یا بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ جس کے ضمن میں اپریل ۲۰۰۹ء / شعبان ۱۴۳۰ھ میں "عالمی محفل حسن قرأت" کا انعقاد کیا، جس میں مصر کے معروف

www.ziaetaiba.com

قراء حضرات اور وطن عزیز کے پاکستان کی مقتدر شخصیات نے شرکت کی، اسی موقع پر علامہ نسیم احمد صدیقی مدظلہ کی مرتب کردہ کتاب "ضیائے کنزالایمان (محاسن کنزالایمان کا تقابلی جائزہ)" (جو کہ انجمن کے مفت سلسلہ اشاعت کی ۵۴ویں کڑی ہے) کو شائع کیا، بر سبیل تذکرہ یہ بیجانہ ہوگا کہ اپنے قارئین کو اس سے بھی آگاہ کیا جائے کہ اسی عالمی محفل حسن قرأت میں "گلستان رمضان" کی تقریب اجرا بھی منعقد ہوئی۔

- سنہ ۱۴۳۰ھ / سنہ ۲۰۰۹ء میں صد سالہ جشن کنزالایمان کی دوسری تقریبِ سعید اور ۹۰واں عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر راقم السطور کا رسالہ "پیغامات رضویہ" (جو فتاویٰ رضویہ اور دیگر کتب اعلیٰ حضرت کی روشنی میں ترتیب دیا گیا) کی اشاعت کا مرحلہ عمل میں آیا۔
- انجمن ضیاء طیبہ کے زیر اہتمام ضیائی ریسرچ لائبریری میں ایک مکمل گوشہ اعلیٰ حضرت قائم کیا گیا، جس میں تصانیف اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت پر مختلف گوشوں میں کیے گئے کام کو لائبریری کی زینت بنایا گیا ہے جو کہ کثیر تعداد میں اعلیٰ حضرت پر ریسرچ کرنے والوں کے لئے دعوت مطالعہ ہے۔
- انجمن ضیاء طیبہ کے شعبۂ ضیائی دارالاشاعت کے زیر اہتمام شائع شدہ کتابوں میں بیشتر کتب کے انتسابات میں اعلیٰ حضرت کی ذات اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کو ترجیح حاصل ہے۔

www.ziaetaiba.com

۞ انجمن ضیاء طیبہ کے بانی و مؤسس قبلہ سیّد اللہ رکھا شاہ صاحب قادری ضیائی مدظلہ العالی (جن کی نوازشات خدام مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی پر بے حد و بے حساب رہتی ہے، اور آپ نے انجمن ضیاء طیبہ کو ہمیشہ مادی وسائل سے مالامال رکھا) نے ۱۹۷۰ء میں اعلیٰ حضرت کی ماہانہ ۲۵ ویں شریف کی محفل کا آغاز اپنے مکان دولت کدہ پر کیا، بعد ازاں انجمن ضیاء طیبہ کی داغ بیل ڈالی گئی اور یہ پروگرام انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہونے لگا، اور الحمد للہ ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں ۹۳ ویں عرس اعلیٰ حضرت کی ۴۰ ویں سالانہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس پر وقار تقریب کی خصوصیات میں اول یہ کہ تقریب کی صدارت خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے نفوس نے کی، دوم یہ کہ تبرکات اعلیٰ حضرت (تقریباً ۸۰ تبرکات) کی زیارت کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔

۞ انجمن ضیاء طیبہ کے زیر اہتمام ہونے والی محافل و مجالس میں بھی خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے نفوس کو مدعو کیا جاتا اور یہ انجمن کی تقریبات کی زینت بن کر امام احمد رضا کے افادات و برکات میں مزید اضافہ کر دیتے۔

www.ziaetaiba.com

۞ ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء میں انجمن ضیاء طیبہ کے شعبہ ضیائی دارالافتاء کے رئیس مفتی محمد اکرام المحسن فیضی (نبیرۂ شیخ الحدیث مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ) نے اعلیٰ حضرت کا وہ قلمی خزانہ جو اوراق گم گشتہ کی نظر ہو گیا تھا یعنی "تقاریظ رضا بر تصانیف اہل صفاء" کی صورت میں

تین سالہ کوششوں کے نتیجے میں کم و بیش ایک صد تقاریظ و تصدیقات کے بکھرے موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا، کتاب کی نوعیت کا اندازہ تقاریظ و تصدیقات کی تخریج اور سوانح مصنفین (جن میں بعض مصنفین کا اعلیٰ حضرت کے ساتھ تعلق کے پہلو کو اجاگر کیا) اور تصنیفات پر تبصرہ اور نوادرات کا مجموعہ قابل دید ہے، جو انشاء اللہ دو جلدوں میں جلد منظر عام پر آکر گوشۂ اعلیٰ حضرت پر تحقیقات کرنے والوں کے لیے بہترین مواد ثابت ہوگا۔

قارئین محترم ...! فروغ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت پر انجمن کی ۱۰ سالہ خدمات کی سیر آپ کو کرائی گئی، انجمن کی دیگر شعبہ جات میں مصروفیات کی تفصیل کے لیے دفتر درکار ہے، جو کہ انشاء اللہ رواں سال ۱۴۳۴ھ / ۲۰۱۳ء میں اپنی دسویں سالگرہ پر حسب موقع ایک تقریب انعقاد پذیر ہوگی جس میں تفصیلی رپورٹ نذر قارئین کی جائے گی۔

انجمن ضیاء طیبہ کے زیر اہتمام شعبہ تحقیقاتِ اعلیٰ حضرت کے آئندہ کے اہداف میں زیر تدوین وزیر غور کام میں:

- رشتہ کس نے توڑا کس نے جوڑا
- برصغیر میں سیاستِ شرعیہ اور امام احمد رضا
- "اسلامیان ہند اور تحریک اصلاح و تجدید" امام ربانی تا امام احمد رضا
- محبوب حقیقی و محبوب مجازی امام احمد رضا اور دیگر اردو شعراء
- اردو لٹریچر اردو اور امام احمد رضا کی خدمات

www.ziaetaiba.com

- اعلیٰ حضرت اور علماء عرب
- اعلیٰ حضرت اور کتانی علماء
- اعلیٰ حضرت اور حبشی علماء
- اعلیٰ حضرت اور رام پوری علماء
- اعلیٰ حضرت اور سیّدی قطب مدینہ
- اعلیٰ حضرت کی زبان "ابرہیم رضا خان"
- فتویٰ اعلیٰ حضرت مسئلہ عید گاہ (مکمل مع تصدیقات)
- اکسیر اعظم (ترجمہ و شرح)
- مثنوی ردّ امثالیہ (شرح)
- اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اور سیرت نگاری

وجہِ تالیف

۵ شعبان بروز پیر راقم کے موبائل فون پر ایک SMS موصول ہوا، جس میں درج ذیل اطلاع سے بے ساختہ اناللہ وانا الیہ راجعون... پڑھا:

"علامہ ازہری میاں کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر قمر رضا صاحب کا وصال ہو گیا، اپنے اپنے حلقوں میں فاتحہ کا اہتمام کریں۔"

فقیر اس وقت انجمن ضیاءِ طیبہ کے دفتر ہی میں موجود تھا اور اس اطلاع کی تصدیق کے لیے اپنے ذرائع کے مطابق معلومات کیں، تصدیق ہوتے ہی انجمن ضیاءِ طیبہ کے شعبہ "ضیائی نیوز" (جو بذریعہ SMS دنیائے سنیت میں خبروں کی تشہیر و تبلیغ کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہے) کے ذریعے مختلف حلقہ ہائے احباب تک اس اطلاع کو پہنچایا، اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ شہزادۂ مُفسّرِ اعظم ہند جیلانی میاں کے لختِ جگر حضرت مولانا قمر رضا خاں

www.ziaetaiba.com

(برادر اصغر حضور تاج الشریعہ) کے وصالِ پُر ملال پر انجمن ضیاء طیبہ کے دفتر میں فاتحہ دی گئی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت قمر رضا کے وصال کی تصدیق اور پھر زیادہ سے زیادہ افراد کو مطلع کرنے کے عمل میں ایک جملہ نے لمحۂ فکر کے دروازے کو دستک دی کہ "قمر رضا کون ہیں۔۔۔؟"

راقم نے جو SMS حضرت قمر رضا صاحب کے حوالے سے کیے ان کے جوابات کچھ اس طرح موصول ہوئے:

"تاج الشریعہ کے چھوٹے بھائی علامہ قمر رضا بھی کوئی ہیں، اس کا علم اب ہوا"۔

"ان کا نام سنا تھا، لیکن ان کے بارے میں معلومات نہیں"۔

"یہ کون ہیں؟ ان سے متعلق کچھ معلومات فراہم کریں"۔

مذکورہ بالا Reply موصول ہوتے ہی حضرت قمر رضا صاحب کے متعلق پاکستان میں مقیم خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے نفوس سے رابطہ کیا، جس کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی کہ حضرت قمر رضا صاحب نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تبلیغی اسفار میں گزارا، جس کی بنا پر آپ کے اپنے خاندان کے افراد بھی آپ کی زیارت وملاقات سے محروم رہتے۔

www.ziaetaiba.com

اس بات نے حضرت قمر رضا صاحب کی حیاتِ طیبہ کے مزید گوشوں کو کھنگالنا شروع کیا، اور راقم نے حضرت قمر رضا صاحب کی سوانح کے متعلق معلومات کی فراہمی میں کمی کے باعث زیر نظر کتاب کی ترتیب کا مرحلہ شروع

کیا، اور سیّد کلیم رضا کے فرزند سید احمد رضا سے مضمون لکھنے کی خواہش ظاہر کی، جس کے ضمن میں سیّد احمد رضا صاحب نے حضرت کی سوانح پر ۶ صفحات پر مختصر و نفیس مضمون لکھ دیا، بعد ازاں احباب کے باہمی مشورے پر پاکستان و ہندوستان کے مختلف شخصیات سے تاثرات کا سلسلہ بھی جاری رہا، حضرت کی سوانح میں کمی محسوس کرتے ہوئے حضرت کے شہزادے مولانا عمر رضا خان صاحب سے بذریعہ فون بریلی شریف رابطہ کیا اور آپ نے نہایت خوش اسلوبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ابا جان کے متعلق مزید معلومات اور مشاہدات فون پر لکھوائے، اس کے علاوہ راقم کی فرمائش پر حضرت قمر رضا صاحب سے متعلق تبرکات کی تصاویر اور مزار شریف کی تصاویر راقم کے ای میل پر ارسال کر دیں، ادارہ انجمن ضیاءِ طیبہ مولانا عمر رضا صاحب کے اس تعاون کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

امید کی کہ کتاب حضرت کے چہلم کی فاتحہ (جو شوال ۱۴۳۳ھ میں منعقد ہوئی)، میں شائع کر دی جائے لیکن چند شخصیات کے رشحات قلم تاخیر کا سبب بنے الغرض قمرِ ملت کی پہلی سالانہ فاتحہ شعبان المعظم میں کتاب کی اشاعت کو ممکن العمل بنایا گیا۔ کتاب تجلیات قمر کی تدوین کے دوران جن علماء کرام و دانشور حضرات سے روابط قائم ہوئے اور حضرت کے متعلق گفتگو ہوئی جنھوں نے حضرت قمر ملت کو خراج تحسین پیش کیا، اُن میں فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد رضوان مدنی دامت برکاتہم (مدینہ شریف)، حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی دامت برکاتہم، حضرت علامہ مفتی محمد اسماعیل ضیائی دامت

www.ziaetaiba.com

برکاتہم، حضرت علامہ حنیف خان رضوی دامت برکاتہم (انڈیا)، حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی دامت برکاتہم، حضرت علامہ محبّ اللہ نوری بصیر پوری دامت برکاتہم، حضرت علامہ مفتی محمد محسن فیضی مدظلہ العالی، حضرت علامہ سیّد وجاہت رسول قادری مدظلہ العالی، حضرت علامہ ابوالقاسم ضیائی مدظلہ العالی، حضرت علامہ سعید اللہ خان قادری مدظلہ العالی اور محترم خواجہ رضی حیدر صاحب وغیرہم شامل ہیں۔

علاوہ ازیں انجمن ضیاءِ طیبہ کے زیر اہتمام ۹۴واں سالانہ عرس اعلیٰ حضرت کی ۱۴۱ویں سالانہ تقریب کو علامہ محمد قمر رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کیا گیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت قمر رضا خاں کی مرقد مبارک کو اپنی رحمت و رضوان کے پھولوں سے بھر دے۔ ساتھ ہی حال ہی میں وصال فرمانے والے ہمارے زعمائے ملت جن میں: صاحبزادہ پیر محمد عبدالواحد المعروف حاجی پیر صاحب، صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی (فیصل آباد)، خطیب البراہین علامہ صوفی محمد نظام الدین رضوی مصباحی (انڈیا)، اُستاذ العلماء مولانا صوفی ولی محمد نعیمی، حکیم ملت الحاج شاہ محمد قطب الدین اشرف اشرفی، ناشر مسلک رضا مولانا دل محمد نقشبندی رضوی (لاہور)، پیر سیّد محمود شاہ قادری (بلوچستان) (آپ خلیفہ سمیت اغواء کرنے کے بعد شہید کر دیے گئے)، مفتی محمد عامر قصوری شہید (پنجاب)، مولانا خرم رضوی

www.ziaetaiba.com

(شہید) (آپ اپنے دوست اور بھائی کے ہمراہ لاہور میں شہید کر دیے گئے)، سیّد محمد فاضل شاہ بخاری نقشبندی، پیر عبد الباقی شہید (مرو، بلوچستان) مولانا امیر بخش شہید (کوئٹہ)، شیخ محمد رمضان بوطی شہید (شام)، شیخ مہدی تبر (مدینہ منورہ)، پیر عبدالرحمٰن خان سہروردی (حیدرآباد) اور حاجی پیر عبدالواحد صاحب (کالادیو جہلم) وغیرہم کے لیے بلندئ درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا ہے ساتھ ہی شام، لیبیا، مصر، فلسطین، برما، کشمیر اور پاک وہند کے مظلوم مسلمانوں کو بھی اپنی دعاؤں کا حصہ بنائیں۔

بچھڑے ہو اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

سید محمد مبشر
www.ziaetaiba.com
انجمن ضیاء طیبہ

حضرت قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ
اپنے ماہ و سال کے آئینے میں

نام: محمد قمر رضا خان ابراہیم رضا بن حامد رضا بن امام احمد رضا

لقب: قمر ملت

تولد: ۱۴ شعبان ۱۳۶۵ھ / ۱۴ جولائی ۱۹۴۶ء

وصال: ۵ شعبان ۱۴۳۳ھ / ۲۶ جون ۲۰۱۲ء

مدفن: قبّہ رضویہ، بریلی شریف، یو۔پی، انڈیا

رسم بسم اللہ ———— ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۰ء

دینی تعلیم ———— دارالعلوم منظر اسلام

بیعت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ———— ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء

والد محترم کا وصال ———— ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء

علی گڑھ یونیورسٹی روانگی ———— ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء

مرشد مفتی اعظم ہند کا وصال ———— ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء

www.ziaetaiba.com

خلافت؛علامہ تحسین رضا رحمۃ اللہ علیہ ________ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۴ء

عقدِ نکاح ________ یکم محرم ۱۳۹۵ھ / ۱۲ جنوری ۱۹۷۵ء

شہزادہ اکبر مولانا عمر رضا کی پیدائش ________ ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء

برادر اکبر ریحانِ ملت کا وصال ________ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

کراچی آمد ________ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

پہلا سفر حجاز و عراق ________ ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء

پہلا سفر حج ________ ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء

دوسرا حج ________ ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء

تیسرا سفر حج ________ ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

وصال مولانا تحسین رضا ________ ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

وصال ________ ۵ شعبان ۱۴۳۳ھ / ۲۶ جون ۲۰۱۲ء

انجمن ضیاءِ طیبہ

❁❁❁

www.ziaetaiba.com

تاثرات

از: پیر طریقت حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی

امیر جماعت اہلسنّت پاکستان، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا محمد قمر رضا خان صاحب بن مفسر اعظم ہند حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب المعروف جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر نے یہاں کراچی میں سُنّی رضوی حضرات خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے محبت رکھنے والے اور حضور تاج الشریعہ محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ مدظلہ' کے مریدین کو انتہائی غمزدہ کر دیا۔ حضرت مولانا محمد قمر رضا خان صاحب، حضور تاج الشریعہ مدظلہ' العالی کے برادر اصغر تھے ۱۹۴۶ء میں بریلی شریف میں آپ کی ولادت ہوئی، دینی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اور جامعہ رضویہ منظر اسلام سے حاصل کی جبکہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے آپ نے دنیاوی تعلیم حاصل کی۔

عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگریزی زبان پر دسترس تھی نیز ریاضی، علم الاعداد اور تاریخ گوئی پر مہارت رکھتے تھے۔ ملک اور بیرون ملک

www.ziaetaiba.com

کئی تبلیغی دَورے فرمائے اور ایک خاص تعداد میں لوگ آپ کے دَستِ حق پَرست پر بیعت ہوئے۔

حضرت کے وصال سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا مشکل ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل حضرت کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آپ کے صاحبزادگان، جملہ اہل خانہ اور مریدین و متوسلین کو جزاء جمیل عطا فرمائے، صبر جمیل پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر سیّد شاہ تراب الحق قادری

امیر جماعت اہلسنّت پاکستان، کراچی۔

۱۱ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ / ۲۸ ستمبر ۲۰۱۲ء

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

سخن جمیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اس خاک دانِ عالم میں بے شمار لوگ آئے اور پیوندِ خاک ہو گئے اور آج کوئی ان کا نام لینے والا نہیں۔

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

لیکن بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی برسہا برس لوگوں کے قلوب و اذہان پر اپنے علم و عمل، اخلاص اور محبت و مروت کی نیز مسلکِ اہلسنّت کی خدمات جلیلہ و جمیلہ کی وجہ سے نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ انہی عظیم شخصیات میں سے ایک ہستی خانوادۂ رضویہ کے چشم و چراغ فاضل جلیل عالم نبیل خطیب شیریں بیاں علامہ محمد قمر رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، کسی نے خوب کہا

www.ziaetaiba.com

موت العالِم موت العالَم

بقول جگر مراد آبادی

جگر راہِ وفا میں نقش ایسے چھوڑ آیا ہوں
کہ دنیا دیکھتی اور مجھ کو یاد کرتی ہے

مولائے کریم اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے علامہ موصوف کے درجات کو بلند فرماتے ہوئے آپ کے اہلِ خانہ اور مریدین، متوسلین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے، آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین۔

یہ چند سطور عزیزم سیّد محمد مبشر رضا اختر القادری زید مجدہٗ کے ارشاد پر تحریر کر دیں۔

نوٹ: مرحوم کیلئے دار العلوم نعیمیہ میں ایصال ثواب کیا گیا، احقر اور تمام اساتذۂ کرام اور طلبہ کی طرف سے تعزیت قبول فرمائیں۔

والسلام

احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی غفرلہ

ناظم تعلیمات و استاذ الحدیث، دار لعلوم نعیمیہ

بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

14 ذیقعد 1433ھ / موافق: 2 اکتوبر 2012ء

www.ziaetaiba.com

تاثرات

خلیفۂ حضور مفتیِ اعظم ہند رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ مولانا عبد الہادی قادری دامت برکاتہم (افریقہ)☆

میری پہلی ملاقات حضرت سے ۱۹۶۹ء میں ہوئی تھی، اس وقت حضرت پڑھ رہے تھے (غالباً BA یا MA کر رہے تھے)۔

حضرت خود فرمایا کرتے کہ "قوت حافظہ مجھے وراثتاً اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل ہے"۔

آپ علم تکسیر میں بہت ماہر تھے اور علم الاعداد میں بھی کمال درجہ مہارت رکھتے تھے۔ آپ بہت ذہین تھے، آپ کی طبیعت میں اس قدر فیاضی تھی کہ کوئی بھی بغیر کھائے پیئے آپ کے گھر سے رخصت نہیں کیا جاتا، اور بہت خلیق انسان اور بہت نیک انسان تھے فقیر اتنے سالوں تک ان کے ساتھ رہا کبھی بھی غصہ نہ آیا نہ دیکھا۔

www.ziaetaiba.com

---

* حضرت مولانا عبد الہادی سے یہ تاثرات فقیر نے بغداد شریف سرکار غوث اعظم کے دربار گوہر بار میں ریکارڈ کیے بعد ازاں اسے تحریر میں لایا گیا۔ فقیر کو حضرت سے بہت کچھ واقعات و مشاہدات سننے تھے لیکن وقت کی کمی اور سفر کی تھکاوٹ غالب رہی اور اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ (احقر محمد مبشر)

روزانہ قرآن شریف کا کم سے کم ایک ورق تو بلاناغہ پڑھتے اور اعلیٰ حضرت کے اشعار کی جو تشریح کرتے سبحان اللہ کیا کہنے، ایسے ایسے اشعار پڑھتے یعنی ہمارے مطالعے میں ملفوظ شریف، حدائق بخشش رہتا اور حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ہم روزانہ نعت شریف سناتے تھے، لیکن جو اشعار حضرت پڑھتے وہ ایسا لگتا کہ پہلی بار ہم لوگوں نے سنے حالانکہ ہم نے پڑھے ہوتے تھے، پھر ان اشعار کی تشریح کرتے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے اشعار انھیں ازبریاد تھے۔ آپ کا قوت حافظہ بہت زبردست تھا۔ بڑے نیک طینت تھے۔

اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

تاثرات

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پر ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محترم جناب سیّد محمد مبشر رضا اختر القادری زید مجدکم

سلام رحمت مزاج گرامی

موت، بیماری نہیں، یہ بیماری ہوتی تو یقیناً اس کی دوا ہوتی کیونکہ مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کل داءٍ دواءٌ ہر بیماری کا علاج ہے۔ اس ارشادِ ذیشان سے یہ بھی واضح ہے کہ کوئی مرض لا علاج نہیں جسے اس دنیا کے حکیم، وید، ڈاکٹر، اسپیشلسٹ کیسر وغیرہ کو لاعلاج قرار دیتے ہیں وہ صحیح نہیں کہتے، جس بیماری کا آج علاج انہیں معلوم نہیں ممکن ہے کہ کل اسے حاصل کرلیں اور اگر بالفرض وہ اس کی حکمت سے آگاہ نہ بھی ہو تب بھی ہم کہیں گے بات وہی حق اور سچ ہے جو نبی مکرم ﷺ نے فرمائی

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

www.ziaetaiba.com

سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں:"الموت قدح کل نفس شاربو ھا، والقبر باب کل نفس داخلوھا" موت ایک ایسا پیالہ ہے جسے ہر ذی نفس نے پینا ہے اور قبر ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر ایک نے گزرنا ہے نیز ارشاد فرماتے ہیں: الموت جسر یوصل الحبیب الیٰ الحبیب "موت ایک ایسا پُل ہے جو محبوب کو محبوب سے ملاتا ہے"۔

اگر اس ارشاد مصطفی ﷺ کی ظاہراً شرح دیکھی جائے تو وہ افضل البشر بعد الانبیاء وبالتحقیق حضرت سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے قبل از وصال وصیت فرمائی کہ میرے وصال کے بعد مجھے میرے حبیب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر کردیں اور عرض کریں ان الی الحبیب مشتاق اگر آپ ﷺ اجازت فرمائیں تو آپ کے پہلو میں دفن کردیں بصورت دیگر جنت البقیع لے جائیں۔ چنانچہ آپ کو بارگاہِ رحمۃ اللعالمین ﷺ میں لایا گیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یار غار، مزار میں حاضری کے طالب ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں جیسے ہی ہم عرض گزار ہوئے اس روح پرور آرزو کے ساتھ از خود حجرۂ مقدسہ روضۂ منورہ کا دروازہ کھل گیا ادخلو الحبیب الی الحبیب ان الحبیب الی الحبیب مشتاق حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ حبیب حبیب کا مشتاق ہے۔

www.ziaetaiba.com

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصل حبیب ﷺ کا شرف پاتے ہوئے حیات النبی اور سماعت النبی ﷺ پر بھی مہر تصدیق ثبت کردی، گویا کہ جاتے جاتے اعلان فرمادیا:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

قمر ملت حضرت علامہ مولانا پیر قمر رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال عالم اسلام خصوصاً روحانی وجسمانی وابستگان کے لیے عظیم صدمہ ہے جن کی تعداد کا شمار نہیں ان کی فرقت وجدائی پر نہ جانے کتنے آنسو بہا رہے ہیں لیکن بقولِ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرشی غم سے آہ وزاری میں مبتلا ہیں مگر عرشی خوشی ومسرت سے ان کی روح کا استقبال کر رہے ہیں اور اس منظر کو اپنی بصیرت سے امام احمد رضا دیکھ کر تسلی دے رہے ہیں بیشک تمہارا غم والم اپنی جگہ ذرا مجھ سے پوچھو کیا آواز آرہی ہے۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ تو طیب وطاہر گئے یہاں درد وسوز میں اہل محبت کو چھوڑ گئے جب اپنی روحانیت سے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی کیفیت کو ملاحظہ فرمایا تو بڑے پیار سے تسلی و تشفی فرمانے لگے

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو غلامان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بشارتوں سے نوازتے ہوئے پل صراط سے کس شان سے گزرنے کی بات کرتے ہیں

www.ziaetaiba.com

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے

کہ ہے ربِّ سلم صدائے محمد ﷺ

پل صراط سے گزرنے سے پہلے اس دنیا سے عقبیٰ میں جانے کا پل کراس کرنا ضروری ہے اور وہ ہے "موت" جیسے اوپر ذکر ہوا "الموت یوصل الحبیب الی الحبیب"

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں

مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے

دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

دل کو کتنا آرام ہو گا، اُدھر پل صراط پر قدم رکھیں گے اور اِدھر سے مصطفی کریم ﷺ کی مد بھری دعائیہ آواز سنائی دے گی رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ، رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ امام احمد رضا فرماتے ہیں جب یہ پیاری پیاری دلکش آواز میرے کانوں کو شادکام کرے گی تو میں وجد کے عالم میں پکار اٹھوں گا

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریئے

کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد ﷺ

ظاہر ہے جن کی رفاقت وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا سے مزین ہو گی وہ بھی آپ کی معیّت میں یہی ترانہ گائیں گے اور عرض کریں گے

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریئے

کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد ﷺ

www.ziaetaiba.com

یقیناً اس انعام یافتہ جماعت میں اعلیٰ حضرت کے ساتھ مولانا حسن رضا خان، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان، مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خان، مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان، اور قمر ملت علامہ قمر رضا خان اپنے جلوس میں معتقدین، مریدین، متوسلین، متعلقین اسلاف وا خلاف کو اپنی معیت میں لیئے بڑے مزے اور عالم وجد میں کہہ رہے ہیں

رضائؔ پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد

ہاں ہاں قمر ملت کا وصال ایک سانحہ سے کم نہیں اور آپ لوگ حضرت کی حیات مبارکہ کے روشن زاویوں کو کتابی صورت میں لانا چاہتے ہیں یہ بڑا مبارک قدم ہے تھوڑی سی محنت کریں اور اُس دور کے رسائل و جرائد کو حاصل کریں جس دور میں مفسر اعظم ہند قرآن کریم کی تفسیر لکھ رہے تھے، ان کی تفسیری جھلکیاں ماہنامہ نوری کرن، ماہنامہ پاسبان، ہفت روزہ استقامت، سنی دنیا، ماہنامہ اعلیٰ حضرت اور دیگر رسائل غالباً ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۳ء کے شماروں میں ہو گی۔

کراچی کے سنّی اداروں کی لائبریریوں میں تلاش کریں ممکن ہے حضرت مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم نعیمیہ سے حاصل ہو سکیں بہر حال راقم السطور اس دور میں طالب علم تھا اور یہ رسائل بآسانی دستیاب تھے۔

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

۵۰ سالوں سے زائد عرصہ گزر گیا تاہم فقیر اپنی لائبریری میں دیکھے گا اگر کوئی چیز میسر ہوئی تو ارسال کر دے گا تاہم میرا مشورہ ہے کہ آپ قمر ملت علیہ الرحمۃ پر جب کتاب لائیں تو ان باتوں کو ملحوظ رکھیں۔

- خاندانی پس منظر
- امام اہل سنت کے مختصر حالات
- حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا کے حالات
- مفسر اعظم ہند کے حالات اور اولاد و امجاد کا تفصیلی تعارف
- قمر ملت کی حیات مبارکہ پر تفصیل

ان کے وصال پر بھاری اخبارات کی خبریں اور موجودہ سُنّی رسائل سے مضامین جو اداریوں یا تبصروں کی صورت میں ہوں، حاصل کر کے عمدہ سی کتاب مرتب فرمائیں، باقی حالات لائق صد شکر ہیں۔

فقط والسلام مع الاکرام

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ / لاہور، پاکستان

10-09-2012

www.ziaetaiba.com

تعـــزیتی کلمـــات

حضرت علامہ محمد یونس شاکر اختر القادری مد ظلہ العالی
خلیفہ مجاز حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
وکان ابوھما صالحا صدق اللہ مولانا العظیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے حضور قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف میں اس قدر کافی اور وافی ہے کہ وہ صالح باپ کے صالح فرزند ہیں۔ صالح باپ کی برکتیں قرآن پاک کی مذکورہ آیت سے ثابت ہیں بلکہ ان کے نسب پاک میں صالحیّت کا یہ سلسلہ اوپر تک چلا جارہا ہے اور جن کی صالحیت کی بدولت ان کی نسل میں عزو علم و عمل بدرجۂ اتم موجود ہے۔

www.ziaetaiba.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے جملہ برادران عالی مرتبت کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ نجیب الطرفین رضوی ہیں یہ وہ شرف ہے کہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت میں سوائے حضور مفسر قرآن جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے کسی اور کو حاصل نہیں۔ اس پر مستزاد آپ کا حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مرید اور حضور صدر

العلماء رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ ہونا سونے پہ سہاگہ ہے۔ اللہ نے آپ کو جہاں دینی علوم سے نوازا وہیں دنیاوی علوم میں بھی ممتاز ہوئے اور علم الاعداد اور تاریخ نکالنے کے فن میں خوب ماہر تھے۔ کسی کا بھی نام پوچھ کر برجستہ اسکے نام کا اسم اعظم ارشاد فرمادیتے۔ آپ انتہائی خوش مزاج، ملنسار اور خوش اخلاق عالم تھے۔ تقریباً بیس برس قبل جب آپ پاکستان تشریف لائے مجھے ان وہ نجی محافل اور ان کا شفقت فرمانا خوب اچھی طرح یاد ہے۔

آپ کے وصال پر انجمن ضیائے طیبہ کراچی پاکستان کی جانب سے آپ کی حیات طیبہ کے مختلف گوشوں سے آگاہی کے لئے ان کا یہ تعارف شائع کیا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اگرچہ کے ناکافی ہے لیکن ان کی سیرت سے ناواقف شخص کے لئے یہ بھی بہت وافی ہے امید ہے کہ آپ کے مریدین، تلامذہ یا محبین میں سے جسے آپ کا قرب نصیب ہوا یہ توفیق ہو کہ آپ کی عمرپاک تقریباً تریسٹھ برس کا وہ احاطہ کرے تو یقیناً ایک ضخیم کتاب منظر عام پر آسکتی ہے دعا ہے کہ ان کا فیضان ان کے اکابرین کے فیضان کی طرح ہم پر جاری وساری رہے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

www.ziaetaiba.com

محمد یونس شاکر اختر القادری

۲۷ اگست ۲۰۱۲ء

تعزیتی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ رب سیدنا محمد صلی علیہ وسلما
نحن عباد سیدنا محمد صلی علیہ وسلما

شہزادۂ قمر ملت، خلف اکبر

حضرت مولانا عمر رضا خان قادری بریلوی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ........

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جگر گوشۂ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ محمد قمر رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ و ادام فیضہ العلمی والروحی الی یوم القیام و نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات کی اطلاع سے انتہائی صدمہ ہوا اور آپ کا سانحہ ارتحال عالم اسلام کے لیے بالعموم اور اہلسنّت کے لیے بالخصوص ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ رجال اللہ اٹھتے جارہے ہیں، علم و فضیلت کی دنیا اُداس اور بے رَونق، بلا شبہ آپ علمی گھرانے کے درخشندہ ستارے، نہایت ذی علم، مسلک حق اہلسنت کے بے باک مبلغ اور فکر رضا کے قد آور ترجمان تھے۔ انہیں دولت، عزت اور شہرت سے وافر حصہ میسر

آیا۔اس کے ساتھ عشق رسول ﷺ، چشم گریاں، دیدۂ بینا، حسن اخلاق، تواضع اور انکساری میں اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت کی شخصیت کے بارے میں صرف اتنا ہی کافی ہے کہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کریم ﷺ کی وراثت کے طفیل انکے مقام و مرتبہ کو بلند کیا اور انشاء اللہ آخرت میں بھی ان کے مراتب بلند و بالا ہوں گے۔

آپ کی خدمات دینیہ کو اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے اور آپ کے رخصت ہونے سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو پُر فرمائے،اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ اور آپ کے علمی، عملی و رُوحانی فیض کو آپ کے صاحبزدگان عالی مرتبت اور تلامذہ کے ذریعے جاری رکھے۔

انجمن ضیاء طیبہ کے رفقاو خادمین قبلہ سیّد اللہ رکھا قادری ضیائی، علامہ نسیم احمد صدیقی نوری، علامہ مفتی اکرام المحسن فیضی، علامہ سمیع اللہ قادری،اور راقم السطور دل کی گہرائیوں سے تعزیت پیش کرتے ہیں،اور اشک بار آنکھوں اور درد بھرے دل کے ساتھ آپ کے شریک غم ہیں۔

www.ziaetaiba.com

سیّد محمد مبشر

انجمن ضیاء طیبہ

کراچی پاکستان

تعزیتی کلمات

از: نواسۂ اعلیٰ حضرت محترم نعیم اللہ خان نوری زید مجدہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

یہ حقیقت ہے کہ عشق مصطفی ﷺ، تصانیف اور افکار کی بدولت جہاں کسی مذہبی شخصیت، عالم اور ولی کی تعظیم اور توقیر دنیا میں قائم رہتی ہے وہیں اس شخصیت کی اولاد و امجاد کے کردار، گفتار اور عملی زندگی کا بھی بڑا حصہ ہوتا ہے۔ قمر ملت حضرت مولانا قمر رضا خان علیہ الرحمۃ نے اعلیٰ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے باجود اپنے جد امجد امام اہلسنّت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تحریک عشق مصطفیٰ ﷺ اور عقائد اہلسنّت کی اشاعت و ترویج پر لبیک کہا اور اس تحریک میں اپنا خوب خوب حصہ ڈالا، قریہ قریہ، بستی بستی، گاؤں گاؤں دور دراز علاقوں میں سفر کیا اور اہلسنّت کے سچے پکے عقیدہ کی آبیاری کی۔ کئی دنیاوی اور دینی علوم پر دسترس رکھنے کے باوجود دَور حاضر کے جدید مسائل میں اپنے بڑے بھائی حضور تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خاں دامت برکاتہم عالیہ کے فتوے پر ہی عمل کرتے اور اپنے مریدین، محبین عوام الناس کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ فقیر کو اپنے بچپن اور لڑکپن میں حضرت کی

www.ziaetaiba.com

صحبت سے فیضیاب ہونے کا بہت موقعہ ملا جب بھی پیلی بھیت شریف سے والدین کے ساتھ بریلی شریف حاضر ہوتا تو والدین تو حضور مفتی اعظم ہند و علم اسلام کے دولت خانہ پر قیام فرماتے مگر فقیر محلہ خواجہ قطب میں حضرت قمر ملت کے گھر میں ہی زیادہ وقت گزارتا اور حضرت بہت محبت فرماتے اس کے باجود کہ وہ رشتہ میں فقیر کے بڑے بھائی تھے مگر ہمیشہ دوستی کا احساس دلایا، دُور کے رشتہ داروں سے بھی ایسی ہی محبت فرماتے جیسے قریب بلکہ فقیر کا یہ کہنا درست ہوگا کہ وہ بچوں کے بھی دوست تھے اور خاندان کے بزرگوں کے بھی، فقیر نے آج تک کبھی کسی بھی رشتہ دار یا کسی اور سے بھی منفی جملہ حضرت کے متعلق نہیں سنا وہ ہر دل عزیز تھے، علم و عمل، عقیدہ کی پختگی، ملّت اسلامیہ کا دَرد اور وجاہت ان کو ورثہ میں ملی تھی، فقیر نے بارہا اس بات کا مشاہدہ کیا کہ جلوت ہو یا خلوت ہر وقت ایک دل موہ لینے والا تبسم ان کے ہونٹوں پر رہتا تھا جو ان کو وراثت میں ملی ہوئی وجاہت میں اضافہ کرتا تھا، الغرض اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔

احقر نعیم اللہ خان نوری

کراچی 25-08-2012

www.ziaetaiba.com

تعزیتی کلمات

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا

خانوادۂ امام احمد رضا کے قمرِ تاباں حضرت مولانا محمد قمر رضا خاں بریلوی ابن مولانا ابراہیم رضا خاں ۲۶ جون ۲۰۱۲ء کو بریلی شریف میں وصال فرما گئے۔ اناللہِ وانا الیہ راجعون۔

مولانا قمر رضا خاں کی ولادت ۱۹۴۶ء میں بریلی شریف میں ہوئی، آپ نے جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف میں تعلیم حاصل کی بعد ازاں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی۔ آپ حضرت تاجدارِ اہلسنت مفتیٔ اعظم ہند شاہ مصطفی رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ تبلیغ وارشاد کے لیے آپ نے ہندوستان کے مختلف شہروں کے کثیر دورے کیے اور ہزاروں افراد کو داخلِ سلسلہ کیا۔ تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی آپ کی یادگار ہیں۔ برادرِ اکبر حضرت تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں مدظلہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور خانقاہِ رضویہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اراکینِ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اور ادارے سے منسلک ریسرچ اسکالرز اس موقع پر خاندانِ اعلیٰ حضرت کے دکھ و غم میں شریک ہیں اور دعا گو

www.ziaetaiba.com

ہیں کہ اللہ عزوجل مولانا قمر رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور خاندانِ رضا اور اہلسنت والجماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت والا صفات کی یاد میں انجمن ضیائے طیبہ کراچی کی جانب سے پیش نظر اشاعت یقینا قابل ستائش ہے۔ اس ابتدائی کوشش کے بعد حضرت ممدوح کی تحریروں، تقاریر و بیانات اور ملفوضات کی جمع و ترتیب پر کوئی صاحب توجہ فرمائیں تو خواص و عوام کے سامنے حضرت کی حیات و خدمات کے گوشے نمایاں ہو سکیں گے۔

کیوں رضاؔ آج گلی سُونی ہے
اُٹھ میرے دھوم مچانے والے

اراکین

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

تعزیتی کلمات

برکاتی فاؤنڈیشن پاکستان

حضرت قبلہ علامہ قمر رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کی خبر ملّتِ اسلامیہ کے لیے جہاں رنج کا باعث تھی وہاں پر فقیر کے لیے بھی انتہائی ملال کا باعث تھی، آپ نہایت خوش اخلاق، خوش مزاج اور بہت ملنسار انسان تھے، آپ کے اوصاف میں ایک اعلیٰ وصف عاجزی و انکساری بھی تھا۔ ایک عام سا آدمی بھی اگر آپ سے ملنے آتا تو خندہ پیشانی کے ساتھ اس سے ملاقات فرماتے، اسے وقت دیتے، اس کا مسئلہ توجہ سے سنتے، اس کی مکمل تشفی کی کوشش کرتے۔

رب کریم عزوجل ان کے درجات بلند فرمائے، صاحبزادگان کو سلامت و باکرامت رکھے۔

آمین

غبارِ راہِ مدینہ
محمد عارف برکاتی
جنرل سیکریٹری، برکاتی فاؤنڈیشن

www.ziaetaiba.com

اشکوں کی لڑی

مخدوم و محترم شہزادۂ قمر ملت خلف اکبر

حضرت مولانا عمر رضا خان صاحب قبلہ حفظك اللہ تعالیٰ

السلام علیکم

بعد سلام مسنون و ادعیہ خلوص مشحون امید کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے۔ قبلہ کے والد محترم حضور قمر ملت علیہ الرحمۃ کے ارتحال پر ملال کی خبر دلفگار سن کر یہ حقیر واہل خانہ حزن و ملال سے دوچار ہیں، نہ صرف حقیر و اہل خانہ بلکہ جملہ عاشقان رضا ان کے غم فراق میں اسیر ہیں۔ بلا شبہ قمر ملت نے اپنے خانوادے کی شاندار روایت کے موافق دینی خدمات بخوبی انجام دیں۔ خلق کثیر کو آپ کی ذات مسعود سے نفع کثیر پہنچا۔ یقینا ہم سے زیادہ تو آپ اوراہل خانہ دلخراش حقیقت سے دل گرفتہ ہوں گے۔ بالخصوص شہزادی قمر ملت اور آپ کی ہمشیرہ کہ جن کا ابھی یہ زخم مندمل نہ ہونے پایا تھا کہ ان کی نومولود نور چشمی جو بعد از وصال حضرت ہوئی اور چالیسویں سے پہلے ہی داغ فراق دے گئی اس زخم نے پچھلے غیر مندمل زخم کو مزید زخمی کر دیا۔

یہ گدا بدست دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل شہزادی قمر ملت کو صبر عطاء فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ شہزادی کو مرضی مولیٰ پر راضی رہنا چاہئے اور شکر کرنا چاہئے کہ مولانا نے اس بچی کو ان کے لیے پیش خیمہ شفاعت بنا دیا۔

شہزادی نے اپنے رب کی امانت کو بہتر حالت میں اپنے رب کے سپرد کر دیا اب وہ ان کی گودوں سے بہتر گود میں کھیل رہی ہو گی اور اپنے نانا جان قمر ملت کے ساتھ ابدی راحتوں اور جنتی نعمتوں سے سر فراز ہو گی۔ جزع فزع سے اجر ہاتھ سے جاتا رہتا ہے مُردہ تکلیف پاتا ہے ہر گز بے صبری نہ ہو۔ دنیا فانی اور یہاں کی ہر شئے آنی جانی۔ مولا ہی باقی، باقی سب فانی۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے

حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے

یوں تو قمر ملّت کا غم جملہ عاشقانِ رضا کو ہے بالخصوص مریدین، معتقدین کو اور کیوں نہ ہو کہ ان سے کوئی ایک بار ملا نہیں اور ان کا ہوا نہیں اور کیوں نہ ہو ان کا کہ قمر ملت "ضابطۂ کلیہ واجبۃ الحفظ" (مرقوم فی الفتاویٰ رضویہ ۵۲۸/۴) کے سدا بہار عامل تھے۔ اس اعتبار سے غم میں تو ہم سبھی ہیں پر غم ہما نہ مثل غم شُما، اپنوں کے بچھڑنے پر آنکھ کا رونا فطری اور بے اختیاری ہے، مگر بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

جانے والوں پر یہ رونا کیسا

بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے

www.ziaetaiba.com

آپ کو مولا کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے آپ کے والد محترم کا مقام بوقت وصال اپنوں بیگانوں سبھی کو دکھا دیا بایں طور کہ وصال سے تا وقت تدفین حضرت کی ناک مبارک سے مسلسل خون بہتا رہا حالانکہ وصال سے تدفین تک کا دورانیہ ایک دن اور ایک رات ہے۔ بلاشبہ انہیں منصب شہادت ملا۔

میری دعا ہے کہ مولا تعالیٰ قمر ملت کے لواحقین، مریدین، معتقدین، متوسلین کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے اور فی الوقت جتنے بھی مشائخ خانوادۂ رضویہ میں ہیں بالخصوص حضور تاج الشریعۃ بدر الطریقہ، امین شریعت، حبیب العلماء اور صاحب سجادہ کا سایۂ عاطفت بصحت وعافیت وبرکت درازتر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین وسید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقط والسلام مع الاکرام

خاکپائے سگ حضور مفتی اعظم عالم اسلام

محمد احمد رضا تحسینی، غفرلہٗ الاحد

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارتحال فرد جلیل الی ربہ الوکیل

از: سیّد احمد رضا تحسینی
تحشیہ: سیّد محمد مبشر قادری

اللہ ہی کا ہے جو اس نے دیا اور جو اس نے لیا اور ہر شے کی اس کے یہاں ایک مقدار مقرر ہے، دنیا میں جو آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن فیصلہ کل نفس ذائقۃ الموت کے تحت جانا ہے، ہر دن ہزاروں آتے ہیں اور ہزاروں جاتے ہیں نہ ان کا آنا کوئی بڑی خوشی کی بات، نہ انکا جانا کوئی بڑا صدمہ شمار، پر بندگانِ خُدا میں سے کوئی فرد ایسا ہوتا ہے کہ جس کے آنے سے اَن گنت لوگوں کو خوشی ہوتی ہے اور جانے پر بے شمار آنکھیں اشکبار، یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے، ان کے دلوں میں اپنی اور اپنے محبوب منزہ عن العیوب علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کی الفت و محبت نقش فرما دیتا ہے، اور ان کا انتخاب

دینِ مبین کی خدمت کے لئے فرماتا ہے، اب خواہ وہ خدمتِ دین بصورتِ خدمتِ خلق ہو جیسا کہ ابدالِ کرام انجام دیتے ہیں یا وہ خدمتِ دین بصورتِ استنباط مسائل شرعیہ، تدریس وتصنیفات کتب دینیہ یا تقاریر بعنوان اصلاح عقائد واعمال کے ہوں جیسے کہ فقہائے کرام وعلماء اکرام انجام دیتے ہیں، مذکورہ ہر دو طریق پر خدمت اصلاً خدمت دین ہی ہے۔

انہی منتخب اور خوش بخت لوگوں میں سے ایک نبیرۂ اعلیٰ حضرت و حجۃ الاسلام، نواسۂ حضور مفتی اعظم عالم اسلام، شہزادۂ مفسر اعظم ہند یعنی حضور قمر ملّت علامہ ڈاکٹر قمر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مسعود ہے، جن کے داغِ فراق نے جو زخم دیا ہے اس کا اندمال جلد ممکن نہیں۔

مقصد تحریر اینکہ چند سطور بطور مضمون حضور قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے پیش کروں، یوں تو خانوادۂ اعلیٰ حضرت کا ہر فرد بذاتِ خود متعارف ہے اور پھر موصوف کے تو کیا کہنے؟... کیا بتاؤں کہ وہ کون تھے؟... کیا تھے؟... کیسے تھے؟... بس شرافت نفس کا اعلیٰ کردار تھے... تواضع وانکسار کا مہکتا گلزار تھے... قرابت داروں کا مونس و غمخوار تھے... بس ایک مصرعے میں تو وہ ایسے تھے کہ

www.ziaetaiba.com

جو کچھ کہا تیرا حسن ہوگیا محدود

ان کی شخصیت کا مکمل تعارف تو اس مصرعے سے ہوگیا پر تقاضائے مضمون ہیں کچھ اور بھی... جس کے پیش نظر یہ حقیر مزید پر مجبور بھی۔

مولد و مسکن:

حضرت محلہ سوداگران رضا نگر سے متصل محلہ خواجہ قطب بریلی شریف میں بتاریخ ۱۴ جولائی ۱۹۴۶ء اور ہجری کے اعتبار سے ۱۴ شعبان ۱۳۶۵ھ پیدا ہوئے۔[۱]

نام و نسب شریف:

محمد قمر رضا بن محمد ابراہیم رضا[۲] بن محمد حامد رضا[۳] بن

---

[۱] آپ حضور مفسر اعظم جیلانی میاں کی اولاد نرینہ میں چوتھے نمبر کے فرزند ہیں، حضور مفسر اعظم جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ریحان ملت حضرت محمد ریحان رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (المعروف رحمانی میاں) منجھلے فرزند حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں (المعروف ازہری میاں مدظلہ العالی) تیسرے نمبر پر حضور قمر ملت ڈاکٹر محمد قمر رضا خاں چوتھے نمبر پر مولانا منان رضا خاں (المعروف منانی میاں)۔
آپ حضور تاج الشریعہ سے عمر میں چھ برس چھوٹے تھے، آپ تاج الشریعہ کی طرح نجیب الطرفین (یعنی باپ اور ماں دونوں کی طرف سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے نسب) ہیں۔ ۱۲

[۲] آپ کی ولادت ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء میں رضا نگر محلہ سوداگراں بریلی شریف میں ہوئی، حضرت حجۃ الاسلام کے گھر میں یہ پہلی ولادت ہوئی، اس لیے خاندان کے ہر فرد کو بے حد خوشی ہوئی، ابتدائی تعلیم کا آغاز دار العلوم منظر اسلام کی آغوش میں کیا، آپ کو بیعت و خلافت اعلیٰ حضرت سے حاصل ہے۔ آپ کا وصال بعمر ۶۰ سال صبح ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ / ۱۲ جون ۱۹۶۵ء کو ہوا۔

[۳] حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ۱۲۹۲ھ / ۱۸۹۲ء بریلی میں پیدا ہوئے، آپ نے جملہ علوم و فنون اپنے والد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیے۔ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین اور حج کی سعادت سے مشرف ہوئے اور شیخ محمد سعید بابصیل اور شیخ محمد برزنجی کے حلقہ درس میں شریک ہوئے اور اسناد سے نوازے گئے۔
حضرت علامہ خلیل خربوطی نے سند فقہ حنفی عطا فرمائی جو علامہ سید طحطاوی سے انھیں صرف=

www.ziaetaiba.com

امام احمد رضا خاں [۱] بن علامہ نقی علی خان [۲] بن

=دوواسطوں سے حاصل تھی۔ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں صدرالمدرسین اور شیخ الحدیث کا منصب سنبھالا۔ بیعت و خلافت حضرت سیّدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ سے حاصل ہے۔ درجنوں کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔ ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء دوران نماز آپ کا وصال ہوا۔ روضۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مغربی جانب گنبدِ رضا میں مدفون ہوئے۔

[۱] معروف محقق عبدالحق انصاری لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ہندوستان کے شہر بریلی میں ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو وہیں وفات پائی۔ فقیہ حنفی، مسند، نعت گو شاعر، قادری مرشد، کثیر التصانیف تھے۔ آپ کے پانچ اوصاف و خدمات قابل ذکر ہیں: پہلی: قرآن مجید کا اردو ترجمہ کیا جسے مقبولیت ملی اور کسی حکومت کی مالی معاونت و سرپرستی کے بغیر وسیع اشاعت ہوئی۔ دوسری: اپنے دور کی اسلامی دنیا میں عالی الاسناد شخصیت تھے۔ تیسری: اردو کی نعتیہ شاعری میں گراں قدر اور بے مثل اضافہ کیا۔ چوتھی: فقہ حنفی کی مشہور کتاب درمختار کے محشی دمشق کے علامہ سیّد محمد امین بن عمر ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء) کے بعد آج تک کی اسلامی دنیا میں ان کے درجہ کا کوئی فقیہ حنفی ہمارے علم میں نہیں۔ پانچویں: بارہویں صدی ہجری میں جنم لینے والی وہابی تحریک کے تعاقب میں فعال پوری اسلامی دنیا کی اہم و نمایاں شخصیت میں سے تھے۔

آپ کے حالات اردو وغیرہ زبانوں میں بآسانی دستیاب ہیں، علاوہ ازیں فتاویٰ رضویہ ۳۳ ضخیم مجلدات میں فقہ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا بھی آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔

[۲] رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خان کی ولادت مسلخ جمادی الآخر یا غرہ رجب ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۰ء کو بریلی کے محلہ ذخیرہ میں ہوئی، آپ نے جملہ علوم و فنون کی تعلیم اپنے والد ماجد امام العلماء مولانا رضا علی خان سے حاصل کی، آپ ایام طفلی سے ہی پرہیزگار، متقی اور علم و عمل کے بحر ذخار تھے، آپ کی ذات مرجع خلائق و علماء تھی، کثیر علوم میں تصانیف مطبوعہ و غیر مطبوعہ آپ کے علم و فضل کی شاہد ہیں، آپ نے سیّدنا شاہ آلِ رسول قادری برکاتی مارہروی سے شرف بیعت و خلافت حاصل کی۔ آپ نے ۱۲۹۷ھ تک فتویٰ نویسی کا گراں قدر فریضہ انجام دیا، آپ کا خونی اسہال کے عارضہ میں ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء کو وصال ہوا جسے علماء نے شہادت سے تعبیر کیا۔

www.ziaetaiba.com

علامہ رضا علی خان[۱] علیہم الرحمۃ الرضوان۔

تعلیم و تربیت:

خاندانی دستور کے مطابق چار سال چار ماہ چار دن کی عمر مبارک میں حضرت کی رسم بسم اللہ خوانی ہوئی، اس کے بعد ابتدائی تعلیم والد ماجد مفسر اعظم ہند علیہ الرحمۃ المنان سے ہی حاصل کی، بعد ازیں عربی فارسی اور دینیات کی تعلیم یادگار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام سے حاصل کی۔

علی گڑھ روانگی:

دینی تعلیم کے بعد تقریباً ۱۹۶۶ء میں عصری تعلیم کیلئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی تشریف لے۔[۲]

---

[۱] امام العلماء مولانا رضا علی خان ۱۲۲۴ھ میں بریلی میں پیدا ہوئے، آپ نے جملہ علوم وفنون کی تکمیل ۱۲۴۷ھ میں مولانا خلیل الرحمٰن رامپوری سے حاصل کی، آپ مولانا فضل الرحمٰن گنج مرآبادی سے بیعت تھے اور اجازت وخلافت مولانا خلیل الرحمٰن ولایتی رامپوری سے تھی، فقہ میں آپ کو دسترس خاص حاصل تھا، ۱۸۱۶ء میں آپ نے مسند افتاء کو رونق بخشی اور ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء میں سرزمین بریلی پر مسند افتاء کی بنیاد رکھی اور چونتیس سال تک فتویٰ نویسی کا کام بحسن خوبی انجام دیا، آپ نہایت منکسر المزاج تھے، آپ کی تقریر انتہائی موثر ہوتی، بڑے تقویٰ شعار، زہد وقناعت اور تجرید جیسے اوصاف حمیدہ میں بھی آپ ممتاز تھے، آپ کا وصال بعمر باسٹھ سال ۶ جمادی الاول ۱۲۸۶ھ میں ہوا، اور بریلی میں قبرستان بہاری پور سول لائن آپ کی آخری آرامگاہ ہے۔

[۲] حضرت قمر رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ڈاکٹریٹ اور PHD کی ڈگری منسوب کی گئی ہے جو غلط فہمی کی وجہ سے شہرت پاگئی۔ لہٰذا یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے۔

www.ziaetaiba.com

بیعت و خلافت:

شعور کی منزل پر پہنچ کر تقریباً ۱۹۶۰ء میں سرکار مفتیٔ اعظم عالم اسلام علیہ الرحمۃ الرضوان[1] سے بیعت ہوئے، ۱۹۸۴ء میں اہلِ سلسلہ حضرات کے پُرزور اصرار پر بیعت و ارشاد کی طرف مائل ہوئے اور حضرت صدر العلماء بدر العرفاء رضی اللہ عنہ[2] نے سلسلہ رضویہ کے فروغ کیلئے خلافت و اجازت

---

[1] مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان بریلوی ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ / ۷ جولائی ۱۸۹۳ء میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے، ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ چھ ۶ ماہ تین یوم کی عمر میں حضرت شاہ سید ابوالحسن نوری قدس سرہٗ نے داخل سلسلہ فرمایا اور تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا، آپ نے ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں بعمر ۱۸ سال جملہ علوم و فنون منقولات و معقولات پر عبور حاصل کر کے دارالعلوم منظر اسلام سے تکمیل و فراغت پائی، اور فتویٰ نویسی کی مسند کو رونق بخشی، آپ ۹۲ سال کی عمر میں ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ / ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء رات ۱ بجکر ۴۰ منٹ پر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔

[2] صدر العلماء علامہ تحسین رضا خان بریلوی ۴ شعبان ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے، آپ اعلیٰ حضرت کے برادر اصغر مولانا حسن رضا خان متوفی ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء کے پوتے ہیں، آپ شعبان ۱۳۷۵ھ میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے سند فراغت حاصل کر کے بریلی شریف واپس آئے۔ ۱۹۴۹ء میں مولوی، ۱۹۵۰ء میں عالم، ۱۹۵۱ء میں منشی، ۱۹۵۲ء میں فاضل ادب، ۱۹۵۴ء میں کامل کے امتحانات دیئے، آپ ۱۹۴۳ء میں حضور مفتی اعظم کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور ۱۳۸۰ھ میں حضور مفتی اعظم نے اجازت و خلافت سے نوازا، آپ کا وصال ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۷ء میں ہوا۔

www.ziaetaiba.com

ملازمت: ابتداء سوداگران سے متصل ایک پرائمری اسکول میں بحیثیت اردو ٹیچر تقرر عمل میں آیا، اس کے بعد بھیم تال نینی تال میں تعلیم دی، پھر اہلسنّت کی کتابوں کو طبع کرنے کیلئے آفسیٹ پریس لگائی۔

بحوالہ: ماہنامہ اعلیٰ حضرت، شمارہ ۸، جلد ۵۲، اگست ۲۰۱۲ء، رمضان ۱۴۳۳ھ، صفحہ ۵۸۔ ۱۲ منہ

رہائش: آپ کی رہائش حضور مفسر اعظم جیلانی میاں کی رہائش گاہ میں محلہ خواجہ قطب میں رہی اور یہیں پر پہلے حضور تاج الشریعہ بھی رہے، یہ محلہ سوداگران محلہ سے قریب ہی تقریباً ایک کلو میٹر (دس منٹ) کی مسافت پر ہے۔ ۱۲

سے نوازااور تعویذات کی مشق بھی کرائی، علاوہ ازیں علوم دینیات کی تکمیل بھی ان سے ہی کی۔

عقد نکاح:

حضور قمر ملت اعلیٰ حضرت سے نسباً نجیب الطرفین ہیں، ایک تو خود عالم دین بھی ہوئے اور اعلیٰ حضرت سے ایسی قربت، ان دو فضیلتوں کا اجتماع اس بات کا متقاضی تھا کہ حضرت کا ہمسفر اور ہم راز بھی اسی شان کا مالک ہو، چنانچہ یہ تقاضہ بھی پورا ہوا اور حضرت کا نکاح ۱۲ جنوری ۱۹۷۵ء میں نواسئ حضور مفتی اعظم عالم اسلام سے ہوا، جنہوں نے اپنی پوری زندگی حضرت کے ساتھ نہایت ذمہ داری اور پاسداری سے گزاردی، خود حضرت بھی اس کا اظہار اکثر فرمایا کرتے تھے اس طور پر کہ کوئی بھی کام مثلاً بچوں کی تعلیم و تربیت ، شادی بیاہ اور جملہ خانگی معاملات جو حسن انجام کو پہنچتے اور اس پر کوئی انہیں مبارکباد پیش کرتا تو بطور چاہت و محبت یوں فرماتے کہ "یہ سب میری بیوی کی کرامت ہے"، اور کیوں نہ فرماتے کہ یہ وہی نواسی ہیں کہ جنہیں ایک دفعہ حضور مفتی اعظم ہند نے گود میں اٹھا کر فرمایا "یہ بہت خوش نصیب بچی ہے"، سونے پہ سہاگہ یہ رہا کہ یہ نکاح خود حضور مفتی اعظم ہند نے پڑھایا۔

www.ziaetaiba.com

اولاد و امجاد:

حضرت کے تین شہزادے اور ایک شہزادی ہے چاروں ہی شادی شدہ ہیں۔

شہزادۂ اکبر:

حضرت مولانا عمر رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم، اردو ادب اور انگلش میں ڈبل MA ہیں، حال ہی میں B.Ed بھی کیا ہے، علم ریاضی میں ملکہ انہیں موروثی ہے، اس حقیر نے ان سے اس فن کو پڑھا ہے اگر مستقل پڑھتا تو یقینا ماہر ہو جاتا پر عدم معیت کی وجہ عدم مہارت بنی، علاوہ ازیں مُروّجہ درسِ نظامی میں آپ نے مشکوٰۃ المصابیح تک پڑھا ہے جو مدارس میں چھٹے درجے میں پڑھائی جاتی ہے، بقیہ تعلیم وبوجہ علالت رہ گئی لیکن مولانا اسے تکمیل کے مراحل میں لانے کا عزم رکھتے ہیں، دعا ہے کہ مولا تعالیٰ انہیں اس میں کامیابی عطا فرمائے، آپ کے دو شہزادے بنام محمد انور رضا، محمد رضا اور ایک شہزادی بنام رداء فاطمہ ہے۔

شہزادہ متوسط واصغر:

مولانا عامر رضا خان صاحب اور جناب مولانا عاصم رضا خان صاحب یہ دونوں صاحبزادگان کمپیوٹر فیلڈ میں خاص مہارت رکھتے ہیں، عامر رضا خانصاحب خوش گلو ثناء خواں ہیں آپ کا ایک شہزادہ بنام محمد مصطفی رضا ہے، اور عاصم رضا خان صاحب قرأت بہت اچھی کرتے ہیں آپ کا نکاح ہو چکا ہے رخصتی عمل میں نہیں آئی ہے۔

www.ziaetaiba.com

دخترِ نیک اختر:

حضرت کی ایک شہزادی ہے جو چندر پور مہاراشٹر میں سید حمیر حسن صاحب سے منسوب ہے آپ کی دوسری شہزادی بنام صوفیہ ہے۔

رشد وہدایت وتبلیغی اسفار:

مذہب مہذب اہلسنت وجماعت کی ترویج اور نشر واشاعت کیلئے آپ نے ملک وبیرون ملک کے سفر ۱۹۸۴ء سے تادم زیست فرمائے،[۱] جن میں قابل ذکر عراق، عرب، پاکستان، یوپی، سری لنکا کے علاوہ بہار، بنگال، جھارکھنڈ، آسام، گجرات، راجھستان، مہاراشٹر، ایم پی آندھرا پردیش اور کشمیر وغیرہ صوبائی اور ملکی سطح پر آپ نے بیشمار سفر کرکے سلسلہ رضویہ کو بے پناہ فروغ بخشا۔ آپ اکثر دَورے دیہاتوں اور نواحی بستیوں میں فرماتے تھے، چنانچہ آج آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔[۲]

فضائل وکمالات:

حضرت نہایت ذہین تھے، ذکاوت تو انہیں اپنے جَدِّ اعلیٰ امام اہلسنت رضی اللہ عنہ سے ورثے میں ملی تھی، عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں کے علاوہ آپ کو سائنس، ریاضی، علم الاعداد اور تاریخ گوئی وغیرہ علوم پر

---

[۱] آپ نے اپنی زندگی میں تین حج ادا فرمائے اور متعدد مرتبہ عمرہ کی بھی سعادت حاصل کی، بلکہ اس سال (۱۴۳۳ھ) ماہ رمضان میں بھی جانے والے تھے۔
www.ziaetaiba.com
سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۹۰ء میں عمرہ کے لئے حاضر ہوئے، عمرہ کی دائیگی کے بعد عراق کا سفر کیا جس میں بغداد شریف اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف ملا، پہلا حج ۱۹۹۳ء میں ادا کیا، دوسرا حج ۲۰۰۱ء اور تیسرا حج ۲۰۰۲ء میں ادا کیا۔ بروایت مولانا عمر رضا: ہندوستان کا کوئی ایسا صوبہ نہیں جہاں ابّا جی قبلہ نے تبلیغی سفر نہ کیا ہو۔ ۱۲

[۲] حضور قمر ملت نے متعدد بار جمعہ مبارک وعیدین "رضا مسجد" بریلی شریف میں پڑھایا۔ ۱۲

ید طولی حاصل تھا، حتیٰ کہ حضور تاج الشریعہ سے بھی اگر کسی نے کہا کہ حضور کسی کتاب کا یا ادارے کا تاریخی نام تجویز فرمائیں تو حضرت بھی یہی فرماتے کہ یہ کام قمر میاں سے لو، شمسی تاریخ سے قمری تاریخ بلا تردد نکال دیا کرتے تھے۔[1]

اپنے آپ میں ایک فعال اور متحرک تنظیم کی حیثیت رکھتے تھے، ہزاروں غیر مسلم آپ کے نورانی چہرے کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے،[2] ایک موقع پر آپ کسی انجان بستی یا گاؤں سے گزر رہے تھے اسی اثناء میں آپ نے گاڑی رکوائی اور فرمایا کہ یہاں کوئی تکلیف زدہ ہے، اور اتر کر خود ہی بغیر کسی رہنمائی کے

---

[1] اعلیٰ حضرت نے اپنے شہزدۂ اکبر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں کی پیدائش پر نام حامد رضا زبربینہ کے تحت ۱۲۹۲ھ نکالا اور یہی آپ کا سن وصال ٹھہرا۔ ۱۲

بروایت جانشین و شہزادۂ اکبر حضور قمر ملت، مولانا عمر رضا خاں صاحب مدظلہٗ:

وصال سے چند ہی ماہ قبل کرناٹک میں حافظ قلندر صاحب گلشن رضوی رائے پور کی دعوت پر حضرت تشریف لائے، میزبان کو اللہ عزوجل نے اولاد نرینہ عطا فرمائی سو حضرت کی علم الاعداد اور تاریخ گوئی کے فن پر مہارت کو مد نظر رکھتے ہوئے میزبان نے بچے کا نام تجویز کرنے کی درخواست کی جس پر حضرت نے مختصر غور کے برجستہ فرمایا کہ میرا ہی نام محمد قمر رضا ۱۴۳۳ھ سال پر ہے۔ سبحان اللہ۔ ۱۲

[2] بروایت جانشین و شہزادۂ اکبر حضور قمر ملت، مولانا عمر رضا خاں صاحب مدظلہٗ:

ایک بار "بلیا" گاؤں مظفر پور ضلع بہار سے حضرت کا گزر ہوا جہاں سے ایک دریا گزرتا تھا جس کا رخ مسلمانوں کے علاقے کی طرف تھا، حضرت نے اپنی چھڑی مبارکہ سے اس دریا کی طرف اشارہ کیا اور زیر لب کچھ پڑھا جس پر دریا کا رخ تبدیل ہو کر غیر مسلموں کے علاقے کی طرف ہو گیا جو کہ اب تک اسی طرح موجود ہے، حضرت کی اس زندہ کرامت کو دیکھ بے شمار غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ۱۲

www.ziaetaiba.com

اس گھر کو پہنچ گئے، اس گھر کے رہائشی بد مذہب تھے ان کا اکلوتا بچہ جو بسببِ عَلالت حالت مرگ کو جا پہنچا تھا، حضرت نے اس پر دم فرمایا وہ اسی وقت ٹھیک ہو گیا، یہ کرامت دیکھ کر سب اسی وقت سُنّی صحیح العقیدہ مسلمان ہو گئے اور حضرت سے بیعت بھی ہو گئے، آپ مُستجابُ الدعوات تھے اور آپ کی دعا نہایت سَریعُ الاثر ہوا کرتی تھی، جس بیمار پر بھی آپ دم فرماتے اگر مشیتِ ایزدی میں اس کی زندگی بصحت و عافیت ہے تو اسی وقت ٹھیک ہو جاتا، خود اس حقیر کے والد محترم جو بلڈ پریشر کے شکار تھے ایک دفعہ حضرت نے بذریعہ ٹیلی فون کان میں دعا پڑھی تب سے اب تک بفضلہ تعالیٰ و بحمدہٖ تعالی و بعونہ تعالیٰ بلڈ پریشر کی شکایت نہیں ہوئی، الحمد للہ! خود اس حقیر کے کئی کام انہی کی دعا سے بنے ایسے کام جو بظاہر ناممکن نظر آتے تھے حضرت کا یہ فرمانا ہوتا تھا کہ "ہو جائے گا" ہو کر ہی رہتا تھا، ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک سائل حاضرِ خدمت ہوا اور کہنا ہی چاہتا تھا کہ حضرت نے فوراً فرمایا تیرا یہ مسئلہ ہے اور اس کا حل یہ ہے، اس واقعہ کا یہ حقیر عینی شاہد ہے۔

وصال کی پیشگوئی:

www.ziaetaiba.com

آپ اپنے وصال کی خبریں بھی کئی بار دے چکے تھے، مثلاً جب ڈھائی تین سال قبل ہم بریلی شریف میں تھے تو واپسی پر حضرت ہمیں دہلی تک چھوڑنے آئے یہ کہہ کر کہ میں تم لوگوں کو آخری بار چھوڑ آؤں، اور پاکستان میں جب فون پر بات ہوتی تھی تو عاصم رضا خان صاحب کی شادی کے

حوالے سے فرماتے تھے کہ اس کی شادی تو تم لوگ کروگے میں تو نہیں ہونگا، ہم کبھی ان کی بات سمجھ ہی نہ سکے، ایک حافظ صاحب نے حضرت سے مُصَلّٰی سنانے کے لئے مسجد میں جگہ مانگی حضرت نے انہیں اپنا موبائل نمبر دے دیا اور فرمایا تم بریلی آجانا میرے بچے تمہارا کام کرادیں گے میرے پاس اب وقت نہیں ہے، قبل از وصال جہاں دَورے پر سے آئے تھے وہاں اپنے مریدین، معتقدین اور متوسلین کو بھی اس بات سے آگاہ فرما دیا تھا کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔

آپ نہایت شفیق اور مہربان تھے، اپنے مریدین پر بھی اتنے شفیق تھے جیسے کوئی باپ اپنے حقیقی بچوں پر ہوتا ہے، کئی لوگوں کی شادیاں آپ نے اپنے خرچے پر کرائیں، خدمت خلق کو اپنی حیات کا نصب العین بنالیا تھا، آپ ایک دارالعلوم بھی اپنی جیب خاص سے چلا رہے تھے، آپ نہایت منکسر المزاج اور شہرت سے دور رہنے والے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے ان معاملات کا علم آپ کے اہل خانہ کو بعد از وصال ہوا، المختصر آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے جن کا احاطہ اس مختصر سی تحریر میں ممکن نہیں، چند الفاظ میں آپ "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" اور "الحب فی اللہ والبغض فی اللہ" کی جیتی جاگتی تفسیر تھے یہی وجہ ہے کہ آپ اس شان سے گئے کہ ایک نے خواب میں دیکھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جنازہ جارہا ہے اور حضرت تاج الشریعۃ دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ قمر میاں کو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ لینے آئے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

وصالِ پُر ملال:

بروایت شہزادۂ اکبر مولانا عمر رضا خان صاحب آپ کافی وقت سے ”شوگر“ اور ”ہارٹ“ کے مریض تھے[1] اس کے باوجود آپ تبلیغی اسفار برابر فرمارہے تھے، ۲۴جون کو رات میں آپ کی طبیعت معمول کے مطابق کچھ ناساز تھی اور شوگر بڑھی ہوئی تھی[2] لہٰذا ڈاکٹر نے دوا دے کر آرام کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ دوسرے دن ۲۵جون، ۲۰۱۲ء بمطابق ۵شعبان ۱۴۳۳ھ کو معمول کے مطابق شوگر بڑھ گئی ایک بجے رات کا کھانا کھایا اور پھر ڈیڑھ بجے رات خلف اکبر مولانا عمر رضا خان صاحب نے دوا کھلا کر ان کے کمرے میں لٹا دیا، صبح کو جب نماز فجر کو بیدار نہ ہوئے تو خادم کو تشویش ہوئی اس نے آپ کو جگانا چاہا اس عمل سے پتہ چلا کہ آپ ابدی نیند سوگئے،[3] اہل خانہ کے تو پیروں تلے زمین نکل گئی، آناً فاناً میں اس حادثہ جانکاہ کی خبر وحشت اثر موبائل فون، ایس ایم ایس، اور انٹرنیٹ کے ذریعے ملک و بیرون ملک جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی گئی، حضور صاحب

---

[1] قریب تین سال سے سینے میں پانی بھی بھر گیا تھا، ان تمام بیماریوں کے باوجود زندگی کا اکثر حصہ سفر فرمایا اور وصال سے قبل بھی سفر ہی میں تھے کہ طبیعت خراب ہوئی اور بریلی شریف تشریف لے آئے۔۱۲

[2] لہٰذا جس ڈاکٹر کے آپ زیر علاج تھے اس کے مطب میں لے جا کر دکھایا گیا۔۱۲

[3] حضور تاج الشریعہ کی عادت مبارک کہ موبائل فون رات میں بند رکھتے اور بعد فجر بھی مگر اس دن فجر کے فوری بعد اپنا فون آن کر لیا اور فرمانے لگے کہ طبیعت کچھ بے چین سی ہو رہی ہے اتنے میں فون پر اطلاع موصول ہوئی۔۱۲

www.ziaetaiba.com
انجمن ضیاءِ طیبہ

سجادہ نشین[۱] مدظلہ العالی نے اس خبر کو سن کر فوراً کلمات ترجیع پڑھ کر نمناک اور گلوگیر آواز میں جامعہ منظر اسلام کی دو روزہ تعطیل اور قرآن خوانی برائے ایصال ثواب کا حکم صادر فرمایا، کراچی دارالعلوم امجدیہ میں بھی ایصال ثواب کی محفل منعقد کی گئی، قمرِ ملّت کا پردہ فرمانا نہ صرف خانوادۂ اعلیٰ حضرت کا نقصان بلکہ پوری سُنّیت کا نقصان ہے، قمرِ ملّت اب ہم میں نہیں رہے، یہ ایک ایسی تلخ حقیقت ہے کہ جس کی تلخی نے نہ جانے کتنے دلوں کو غم و حزن میں ڈبو دیا ہے۔

نماز جنازہ و تدفین:

۲۷ جون بروز بدھ بعد نماز عصر اسلامیہ انٹر کالج میدان میں نماز جنازہ کا اعلان کیا گیا تھا، لہٰذا اعلان کے مطابق حضور صاحب سجادہ اور خاندان کے دیگر بزرگوں کی موجودگی میں انتہائی شان و شوکت کے ساتھ جلوسِ جنازہ، کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود کے مقدس و باعظمت نغموں کے سائے میں خواجہ قطب سے بی بی جی مسجد اور بہاری پور ہوتا ہوا اسلامیہ میدان میں پہنچا، جہاں ہر طرف عشاق کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، ٹوپی و عمامہ اور سفید و پاکیزہ لباس میں ملبوس ایک روحانی و نورانی منظر پیش کر رہا تھا[۲] قمرِ ملّت کی وصیّت کے مطابق حضرت کی نماز جنازہ حضرت کے برادر اکبر حضور تاج الشریعہ بدرالطریقہ حضرت مفتی محمد

www.ziaetaiba.com

---

[۱] سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی سبحان رضا خان سبحانی میاں۔

[۲] ماہنامہ اعلیٰ حضرت، شمارہ ۸، جلد ۵۲، اگست ۲۰۱۲ء، رمضان ۱۴۳۳ھ، صفحہ ۶۰۔
نماز جنازہ میں اجتماع کثیر تھا، ایسا معلوم ہوتا جیسا کہ عرس اعلیٰ حضرت پر لوگوں کا ہجوم ہو، دُور دَراز سے لوگ جنازے میں شریک ہوئے یہاں تک کہ بہار سے بریلی تک ٹرین کا سفر ۱۸ گھنٹے ہے، لوگ موٹر سائیکل پر چلے آئے۔ ۱۲

اختر رضا خاں ازہری مدظلہ النورانی نے پڑھائی،[1] مغرب کے وقت قبہ رضویہ کے اندر تدفین عمل میں آئی[2] اور رات گئے مٹی دینے کا سلسلہ جاری رہا۔

قبلہ قمر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ، ایک شہزادی اور تین شہزادوں کو چھوڑا ہے، مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کے شہزادگان کو ان کا صحیح جانشین بنائے اور ان کے لواحقین، معتقدین، مریدین، متوسلین کو صبر جمیل و اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد الامین والمرسلین

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

●●●

[1] جنازہ کے بعد تاج الشریعہ بڑے افسردہ تھے اور لیٹ گئے اور اپنے بھائی کی جدائی کا گہرا اثر آپ پر ہوا، حضور قمر ملّت، حضور تاج الشریعہ کا خوب ادب فرماتے یہاں تک کہ اپنی اولاد کو بھی خوب تاکید فرماتے۔ ۱۲

www.ziaetaiba.com

[2] آپ کے شہزادگان کی گزارش پر حضور صاحب سجادہ نے آپ کی تدفین کے لئے جس جگہ کا انتخاب فرمایا وہ یقیناً ایک فرزند کیلئے بے حد خوش نصیبی اور خوش بختی کی بات ہے کہ آپ کی آرام گاہ والد اور والدہ کے بالکل درمیان اور وسط میں ہے، داہنی اور مغربی جانب حضور مفسر اعظم ہند کی تُربت ہے اور بائیں اور مشرقی جانب آپ کی والدہ کی تُربت ہے۔ ۱۲

بحوالہ: ماہنامہ اعلیٰ حضرت، شمارہ ۸، جلد ۵۲، اگست ۲۰۱۲ء، رمضان ۱۴۳۳ھ، صفحہ ۵۹۔

آہ نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد قمر رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

از: حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی الرضوی میلسی[1]

یہ خبر اندوہ اثر نہایت رنج وملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت یعنی سیّدنا حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے شیخ الشیوخ العالم مفتی اعظم علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب نوری بریلوی قدس سرہٗ کے نواسے ریحان ملت علامہ مفتی ریحان رضا خان صاحب اور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا ازہری میاں قادری رضوی کے برادر عزیزی، مفسر اعظم مولانا شاہ علامہ محمد ابراہیم رضا خان جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند دلبند گذشتہ ماہ دیار علم فضل شہر عشق و محبت مرکز اہلسنّت بریلی شریف میں وصال فرماگئے۔ انا للہ ونا الیہ راجعون۔ تاج الشریعہ فقیہ الہند جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قادری ازہری مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مدینہ طیبہ سے جناب محب محترم محب مسلک اعلیٰ حضرت الحاج محمد عبدالرزاق راجہ بھائی قادری رضوی زید مجدہٗ کی اطلاع کے مطابق حضرت صاحبزادہ محمد قمر رضا علیہ الرحمۃ کو خانقاہِ عالیہ رضویہ میں اپنے عظیم المرتبت والد گرامی مفسر اعظم جیلانی میاں اور سیّدنا حضور مفتی اعظم کے مقدس مزاروں کے درمیان میں دفن کیا گیا جو بڑی نعمت وبڑی سعادت اور

1۔ ماہنامہ رضائے مصطفی، گوجرانوالہ، شوال المکرم ۱۴۳۳ھ، اگست ۲۰۱۲ء

www.ziaetaiba.com

خوش بختی ہے۔ علامہ محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ اپنے جد امجد سیدنا حجۃ الاسلام کے خداداد حسن وجمال کے مظہر اور حضرت تاج الشریعہ کے ہم شبیہہ ہم شکل تھے۔ آپ کا تاریخی نام قمر رضا بحساب ابجد ۱۴۳۳ھ جو سن وفات پر دال ہے جو آپ کے جدّ امجد کی کرامت فراست و بصیرت کا مظہر و عکاس ہے۔ آپ متبع سنت و شریعت بحساب ابجد فن تاریخ گوئی میں کمال اور ید طولیٰ رکھتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد و امجاد پر یہ سرکار رسالت و سرکار غوثیت کا کرم اور فیضانِ اتم ہے کہ آج آٹھ پشتو سے فاضل ابن فاضل ابن فاضل محقق ابن محقق محقق ابن محقق اور متبع سنت و شریعت چلے آرہے ہیں۔ علامہ مفتی محمد ریحان رضا خاں ریحانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں الحاج علامہ سبحان رضا سبحانی میاں مہتمم منظر اسلام سجادہ نشین اور عامی مبلغِ اسلام خطیبِ ایشیاویورپ علامہ توصیف رضا خاں بریلوی اور پھر علامہ مفتی محمد اختر رضا ازہری میاں مدظلہ کے خلف گرامی مولانا علامہ عسجد رضا خان بریلوی اور الحاج مولانا علامہ سبحان رضا سبحانی میاں مدظلہ کے صاحبزادہ والا جاہ مولانا احسن رضا نوری رضوی بھی مستند فاضل و عالم دین ہیں۔ اس طرح نو دس پشتوں تک عالم و فاضل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ مولیٰ عزوجل آستانہ رضویہ کو سدا بہار رکھے۔ آمین

www.ziaetaiba.com

الفقیر: محمد حسن علی الرضوی غفرلہ

میلسی، پنجاب

قمر ملت، مشکبار شخصیت

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری مدظلہ

اللہ سبحانہ تعالیٰ عزوجل نے عالمین تخلیق فرمائے، اور تمام عوالم میں مختلف النوع مخلوق تخلیق فرمائیں، عالمین میں واضح طور پر دو قسمیں ہیں،

اول....... کائنات (غیر مادّی)

دوم....... کائنات (مادّی)

اول: غیر مادّی کائنات میں بغیر سبب اور بلا تعین وقت تخلیقی عمل ہوتا رہتا ہے، نیز عمل تخلیق ___ اکملیت کا سفر بھی بغیر جاری رہتا ہے۔

دوم: ہماری مادّی کائنات میں ہر عمل سبب سے اور وقت سے ظہور پذیر ہوتا ہے، نیز کمال درجات کے حصول کا سفر ارتقاء کے انداز میں بتدریج طے ہوتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل اور وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ غیر مادّی کائنات کی مخلوق میں تقویم و توقیت اثر انداز نہیں ہوتے اور نہ ہی ان میں قوت نمو پائی جاتی ہے۔ جبکہ ہماری مادّی کائنات میں اعمال و اشغال کا مدار گردش لیل ونہار پر ہے۔ مخلوق میں نشوٖ نما کی قوت کار فرما ہوتی ہے، اسی باعث قدیم و جدید کا نظریہ رائج ہے۔ نباتات، حیوانات، اور انسان و جنات سب میں پیدائش اور اموات کا نظام قائم ہے، بچپن، لڑکپن، جوانی اور

www.ziaetaiba.com

بڑھاپا، ان ادوار سے سب کو گزرنا پڑتا ہے۔ راقم کا موضوعِ سخن "انسان" ہے لہٰذا صرف انسان کی خصوصیات زیر بحث ہیں۔ انسانی زندگی مختلف ادوار سے گزرتی ہے۔ مقدار حیات میں تفاوت کے باعث بعض اجسام آغوش لحد سے قریب اور بعض بعید اور اکثر آسودۂ خاک ہوگئے ہیں۔ انسانی تاریخ میں نیکی و بدی، عدل و ظلم، ایثار و خود غرضی اور ملنساری و بے کیفی کا امتزاج لیے افراد، معاشرہ میں موجود رہے ہیں، موجود ہیں اور رہیں گے، ہاں البتہ ہر دو صفات (مثبت و منفی) سے متصف افراد کے مابین پیمانۂ توازن میں مد و جزر کا رجحان رہتا ہے۔

قارئین محترم! اگر ظلم و ناانصافی اور خود غرضی و انانیت کے عفریت کے مقابل انسان دوست کے مسکراتے اور غموں کے بانٹتے چہرے نہ ہوتے تو ہماری آج کی دنیا خوں آشام ڈائنوسار ہی کی آماجگاہ ہوتی۔ انسانی خردمندی کا یہ تقاضا بھی تھا کہ انسان اپنے خالق کی عطا کردہ قوت مدرکہ کی بنیاد پر اچھائی اور برائی میں امتیاز کی صلاحیت سے مالا مال ہو۔ مختلف اوصاف و خصائل کے باعث انسانوں اور جنات میں درجہ بندی ہے۔ انسیت و مودّت ایسے فطری اوصاف ہیں، جو انسانی جبلت کا حصہ ہیں اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے انسانی تخلیق میں یہ عنصر شامل رکھا ہے۔ اسی باعث بعض انسان اس مرتبہ کے حامل ہوتے ہیں جو کسی آسمانی خبر کے بغیر فطری طور پر رنگ فطرت اور تخلیقی جبلت سے آراستہ ہوتے ہیں، ایسے انسان اپنی زندگی کو دنیا میں دوسروں سے بے نیاز ہو کر گزار دیتے ہیں۔ جبکہ بعض اہل دنیا کے لیے اپنی زندگی کو پاکیزہ اور مثالی بنا لیتے ہیں ___ لیکن فقیر بندۂ بے توقیر اپنے قارئین کو ایسے عظیم اور قابل رشک

www.ziaetaiba.com

انسانوں میں سے ایک ایسے مونس، محسن، انسان کی خوبصورت زندگی کے مختلف گوشوں سے متعارف کرانے کی سعادت عظمیٰ حاصل کر رہا ہے، جو ابدی و دائمی کامیابی کے لیے دنیا کو، امتحان گاہ اور آخرت کی کھیتی سمجھتے ہیں۔ ترک آسائش اور جملہ آزمائش کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ مبتلائے ظلمت کے لیے خورشید و قمر__ بے اماں کے لیے سایہ دار شجر__ مصطفائی ملت کا فرید دہر__ پُر فتن زمانہ کا وحید عصر__ پر نور بشرہ، متبسم چہرہ__ خوش مزاج__ آشنائے سماج__ عالم علوم قدیمہ و جدیدہ__ مرشد و داعئ طالبین مجاہدہ__ وسیع الجہت__ عظیم المرتبت__ عالی منزلت__ کثیر البرکت__ سادہ طبیعت__ نیک طینت__ یہ ہیں قمر ملت__ حضرت محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں متذکرہ تمہیدی کلمات جو رقم کیے گئے ہیں، در حقیقت موصوف کے محاسن اس سے بھی سوا ہیں۔

قارئین محترم! حضرت قمر ملت محمد قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہمہ صفت تھی، خوش خلق اور خوش خُلق تھے، عمدہ خصائص سے معمور، عیوب و نقائص سے دور تھے۔ حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کے شب و روز کا مشاہدہ کرنے والوں کا یہ کہنا ہے کہ مرحوم کے ترتیب دیئے گئے نظام الاوقات میں بہت برکت تھی، اور اس امر کی دلیل یہ ہے کہ ہجوم مشتاقاں سے ملاقات کی کثرت، دور دراز کے اسفار کی کثرت، تبلیغی مشاغل کی کثرت، جس انداز و اعتبار سے آپ کی ذات سے ہویدا تھی، خانوادۂ اعلیٰ حضرت میں یہ شان حضور مفتی اعظم قدس السرہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی طرۂ امتیاز رہی ہے۔

www.ziaetaiba.com

اس مضمون کا مقصد بھی محض سوانح عمری ترتیب دینا نہیں، بلکہ مومنانہ و عالمانہ صفات سے متصف ہو کر زندگی کے شب و روز کا ایک ایک لمحہ دین مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں مصروف ہو کر جس انداز میں گزارا ہے اور دین کے ابلاغ کے لیے کٹھن سے کٹھن اور دشوار سے دشوار جو سفر کیے ہیں، اُن اسفار کو زینت قرطاس بنایا ہے۔

حضرت قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ اپنی شکل و صورت اور وجاہت و قامت میں اپنے برادر اکبر شیخ الاسلام والمسلمین، زین العلماء والدین، تاج الشریعہ، بدر الطریقہ، حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری مدظلہ العالی کے مثل و عکس تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد و امجاد میں شہزادگان: حجۃ الاسلام حضرت العلام مولانا حامد رضا خاں، مفتی اعظم عالم اسلام حضرت العلام محمد مصطفیٰ رضا خاں فقیہہ بریلوی علیہما الرحمۃ اولاد ذکور کے علاوہ اولاد اناث تمام متبع سنت ہی رہے ہیں۔ تاہم سماج کی ناقدانہ نگاہوں میں جملہ اخلاف ذکور ہی کے معمولات ہوتے ہیں، اس اعتبار سے یہ امر لائق صد تحسین ہے کہ دور حاضرہ میں فواحشات منکرہ اور خواہشات باطلہ کے باجود میرے عالی مرتبت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، پڑپوتے، نواسے، پڑنواسے وغیرہ سب کا شمار، مدنی تاجدار ﷺ کے عاشقوں اور مطیعوں میں ہوتا ہے، نیز اپنی استعداد و قابلیت اور روحانیت کے موافق ابلاغ دین میں اور وابستگان سلسلہ (رضویہ، نوریہ وبرکاتیہ) کو فیضیاب کرنے میں ہمہ تن مصروف و مشغول ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے کنبہ کے افراد مختلف جہات میں اپنے جد کریم کے مظہر ہیں۔ راقم السطور، زیر نظر مضمون میں چمن اعلیٰ حضرت میں سے فی الوقت عدیم

www.ziaetaiba.com

الفرصتی کے باعث صرف ایک مہکتے پھول کو چُن کر اُس کی مہکار کو گلدستہ بنا کر وابستگان سلسلۂ رضویہ اور تمام اہلسنت و جماعت کے ابراجِ عقیدت کی زینت بنانا چاہتا ہے۔ یعنی صرف حضرت قمر ملت محمد قمر رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک ذکر کرنا چاہتا ہے۔ آسمان اعلیٰ حضرت کی علمی کہکشاں پر مرقومہ مضمون کی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نسبی کہکشاں کا تعارف انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ تحقیقی کتاب میں پیش کیا جائے گا۔

قارئین محترم! انوار العلوم کی توانائی کا سورج "اعلیٰ حضرت" ہیں، اور سنی رضوی بریلوی سولر سسٹم کا چاند، "قمر رضا" ہیں۔ فقیر حقیر بندۂ بے توقیر کے ممدوح محترم متذکرہ سطور میں رقم کردہ جملہ کی مناسبت سے اس طور اعلیٰ حضرت کے مظہر ہیں کہ لاکھوں مسلمانوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر انہیں اعلیٰ حضرت کے وسیلہ سے، سرکار ولیوں کے سردار حضور غوث الاعظم کے دامن سے وابستہ کر دیا۔ یہ امر باعث حیرت ہے کہ اعلیٰ حضرت کی عمر شریف ہی کی طرح حضرت قمر رضا کی عمر بھی ۶۸ برس ہی ہوئی۔ ۱۳۶۵ھ کے شعبان کی ۱۴ تاریخ تا ۱۴۳۳ ہجری شعبان کی ۵ تاریخ تک ۶۸ سالہ دورانیہ میں خورشید اعلیٰ حضرت کا "قمر" مختلف جغرافیائے عالم کے مطلع پر طلوع ہوتا رہا۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال کے ایک مطلع کے مصداق

www.ziaetaiba.com

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے، سارا جہاں ہمارا

۱۴۰۵ھ تا ۱۴۳۳ ہجری یعنی ۲۸ سال کے طویل عرصہ پر محیط تبلیغی اسفار فرمائے حتیٰ کہ اپنے وصال بہ کمال تک سفر میں مصروف عمل رہے۔

ولادت کے موقع پر اقوام عالم اور برصغیر کا ماحول:

دوسری جنگ عظیم کے بعد جب متحدہ ہندستان کے دینی، سیاسی، معاشی، تعلیمی اور تمدنی حالات نہایت دگرگوں تھے، سلطنت عثمانیہ کا شیرازہ بکھر چکا تھا، پے در پے جغرافیائے عرب کے تھوڑے تھوڑے رقبوں پر مشتمل نئی نئی اسلامی ریاستیں، برطانوی سامراج کے اشاروں پر تشکیل پا رہی تھیں۔ ۱۳۶۵ھ کی ربیع الاول شریف بمطابق فروری ۱۹۴۶ء کے مہینے میں "لبنان" نے اور جمادی الاول بمطابق اپریل ۱۹۴۶ء میں "شام" نے آزاد ریاست کی حیثیت سے اپنی شناخت قائم کی۔ ۱۹۴۷ء میں "فلسطین" پر یہودیوں نے قبضہ کیا۔ تشکیلِ پاکستان کا عمل مکمل ہوا۔ سلطنتِ خداداد "حیدرآباد دکن" پر بھارت نے غاصبانہ قبضہ کیا۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء میں "انڈونیشیا" آزاد ہوا۔ جب کہ "لیبیا" 1951ء میں فرانسیسی تسلّط سے آزاد ہوا۔

برطانوی سامراج نے یہ سازش تیار کی تھی کہ عربوں کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر کے بعض ریاستوں میں وہابیت اور بعض میں اہل تشیع کا غلبہ قائم کیا جائے۔ انگریزوں ہی نے "مصر" کے شاہ فاروق کو جلا وطن کر دیا، اور یہاں بھی اصلاح کے نام پر وہابیت کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ حصول پاکستان کی تحریک اپنے شباب پر تھی۔ ۲۴ تا ۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۵ ہجری بمطابق ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء آل انڈیا سنی کانفرنس نہایت تزک و احتشام سے بنارس میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں فکر امام احمد رضا بریلوی قدس السرہٗ کی متابعت و پیروی کرنے والے غیر منقسم ہندوستان کے اطراف و

www.ziaetaiba.com

اکناف (قریب و دور) سے کثیر تعداد میں علماء و عوام اہلسنت شریک ہوئے۔ محتاط انداز سے مشاہدہ کرنے اور روایت بیان کرنے والوں کے مطابق آئمہ و خطباء مساجد اور علماء و اساتذہ کے علاوہ مشائخ کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ تھی، اس کانفرنس میں یہ تاریخی قرارداد منظور کی گئی کہ "قائد مسلم لیگ جناح صاحب اگر کبھی مطالبۂ پاکستان سے دستبردار ہو بھی گئے تاہم اہلسنت و جماعت پاکستان حاصل کر کے ہی دم لیں گے۔" یہ تاریخی قرارداد امیر ملت سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز و تائید سے محدث اعظم ہند علامہ سیّد محمد محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کی تھی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی اجلاس بنارس کے بعد اضلاع کی سطح پر بھی منعقد ہونے والی سنی کانفرنسوں کے تسلسل میں مکمل جغرافیائے ہند کے بیس کروڑ سنی مسلمانوں نے حصول پاکستان کو اپنا مقصد اور نصب العین قرار دیا۔ انڈین نیشنل کانگریس کو بھی مسترد کر دیا۔ اس کے منشور یعنی ہندو مسلم اتحاد یا بھائی چارگی کے غیر فطری اور غیر منطقی نظریات اور نعروں کو قطعی مسترد کر دیا گیا۔ اس غیر فطری و غیر منطقی اتحاد کے داعیان، ابو الکلام آزاد، حسین احمد ٹانڈوی، محمود الحسن دیوبندی، کفایت اللہ دہلوی، عطاء اللہ بخاری، حفظ الرحمن سیوھاروی، عبید اللہ سندھی، تاج محمود امروٹی، مفتی محمود، عبد الحق اکوڑہ خٹک، حبیب الرحمٰن اعظمی، شمس الحق افغانی، احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند، حبیب الرحمن لدھیانوی، وغیرہ دیوبندی، وہابی راہنماؤں کی دریدہ دہنیوں اور ریشہ دوانیوں سے اسلامیان برصغیر آگاہ ہوئے۔ ان کے نعرے "ہندو مسلم بھائی بھائی" یعنی اقوام اوطان سے پہچانی جاتی ہیں۔

www.ziaetaiba.com

ان نعروں کی زبردست مذمت کی گئی۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے اسی موقع پر یہ تاریخی قطعہ ارشاد فرمایا تھا:

حسن ز بصرہ، بلال از حبش، صہیب از روم
زدیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبرز مقام محمد عربی است
بمصطفٰی برساں خویش را کہ دیں ھمہ اوست
اگر باو نر سیدی تمام بولہبی است

مندرجہ تاریخی قطعہ کا مصرعہ اولٰی کے متبادل دوسرا مصرعہ مندرجہ ذیل زیادہ معروف ہے۔

”عجم ھنوز نداندر موزدیں ورنہ“

شاعر مشرق، مصور پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار کے ذریعے برصغیر میں بعض موقع پرستوں اور ابن الوقت افراد کے مکروہ افکار و خیالات کی مزید یوں عکاسی کی ہے۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

•••

گفتار سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشاد نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے

•••

www.ziaetaiba.com

اقوام میں مخلوق خدا بنتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

...

متذکرہ اشعار اور اس کے علاوہ مزید کئی نظمیں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کانگریسی ملاؤں (یعنی دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ) کی مذمت میں کہے ہیں کہ جنہوں نے گاندھی اور نہرو کو اپنا رہنما اور رسول السلام مانا ہے۔

قارئین محترم! فقیر راقم الحروف نے اِس اعتبار سے اُس دور کا اجمالی تعارف پیش کیا، تاکہ برصغیر میں پیش آمدہ مسائل اور ماحولیات کے سمندر میں کتنے ھشت پہل آکٹوپس، مہیب جوار بھاٹے اور مدو جزر پیدا ہو رہے تھے۔ ایسے ہی ماحول میں سُنّی کانفرنس بنارس کے ٹھیک ڈھائی ماہ بعد "حضرت محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ" کی ولادت بریلی شریف میں ہوئی۔ قمری تقویم کے اعتبار سے ۱۴، شعبان ۱۳۶۵ ہجری اور شمسی تقویم کے اعتبار سے ۱۴ جولائی ۱۹۴۶ء یکشنبہ (اتوار) کے دن ہوئی۔

حضرت محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ جب اس دنیائے فانی میں تشریف لائے تو آپ کے والد محترم حضور مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عمر شریف انتالیس (۳۹) سال کی ہوگئی تھی۔ برادر اکبر حضرت ریحان ملت ریحان رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تیرہ (۱۳) سال چھوٹے اور منجھلے بھائی حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر رضا الازہری دام فیضہ القوی سے تین (۳) سال چھوٹے تھے۔ جبکہ حضرت مولانا محمد منّان رضا صاحب مدظلہ العالی سے چند سال بڑے تھے۔ حضرت منان رضا عرف منّانی میاں نہایت منکسر المزاج شخصیت کے حامل ہیں۔ مناسب

www.ziaetaiba.com

معلوم ہوتا ہے کہ اسی پیراگراف میں فقیر راقم الحروف دونوں بڑے برادران کی تاریخ ولادت قمری ہجری کلینڈر اور شمسی تقویم کے مطابق نقل کردے، تاکہ متحقق ہو جائے تاہم کوئی سقم یا استدراک ہو تو فقیر کی اصلاح بھی ہو جائے۔

حضرت ریحان ملت، کنز البرکت علامہ محمد ریحان رضا خاں رحمانی میاں نور اللہ مرقدہٗ کی تاریخ ولادت ۱۸؍ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ / ۴ اپریل ۱۹۳۴ء بروز منگل ہے جبکہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پر ملال ۱۸؍ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ / ۷ جون ۱۹۸۵ء بروز جمعۃ المبارک ہوا۔

شیخ الاسلام والمسلمین، تاج الشریعہ جبل الاستقامۃ مفتئ اسلام محترم المقام حضرت محمد اختر رضا خاں الازہری دام فیضہ القوی ۲۴؍ ذی القعدہ ۱۳۶۲ھ / ۲۲؍ نومبر ۱۹۴۳ء بروز پیر منصۂ شہود پر ظاہر ہوئے۔

علوم دینیہ سے آراستگی:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس السرہٗ القوی کی رسم بسم اللہ خوانی سے متعلق یہ روایت معروف ہے کہ ”جد کریم، محتشم و فہیم حضرت علامہ محمد رضا علی خاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہمارے خاندان میں بزرگوں سے اخذ کردہ طریقہ رائج ہے کہ جب بچہ یا بچی ۴ سال ۴ ماہ اور ۴ دن کے ہو جاتے ہیں تو باقاعدہ درس دینے کے لیے وحی الٰہی کے حروف سکھائے جاتے ہیں۔“ چنانچہ اسی انداز میں ہمارے ممدوح محترم قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر شریف جب چار سال، چار ماہ اور چار دن ہوئی تو اسلاف کے طریقے کے مطابق رسم بسم اللہ خوانی کا آغاز گھر ہی

www.ziaetaiba.com

میں ہوا۔ گھر کا ماحول خالص دینی اور اعلیٰ اخلاقی اقدار پر استوار تھا، آغوش مادر بھی پاکیزہ، شفقت پدری بھی پاکیزہ، نسبی شرافت اور خاندانی نجابت کے سرایت یافتہ اثرات نے عہد طفولیت ہی میں "تعمیر شخصیت کی جہات" پُر اَز شوق دیدار ہونا شروع ہو گئیں تھیں۔

خاندانی روایت کے مطابق یہ رسم بسم اللہ خوانی، یوم الاحد (اتوار) ۱۸ ذی الحج ۱۳۶۹ھ / یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء میں منعقد ہوئی، یوم الاحد یعنی یکشنبہ ہی حضرت کی ولادت باسعادت کا یوم ہے۔ حضور مفسر اعظم ابراہیم رضا جیلانی میاں رضی اللہ عنہ وعنّابہ نے بسم اللہ شریف پڑھائی اور حروف عربیہ کی پہچان کرائی۔ قارئین محترم کے علم میں یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ حضور مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ (والد محترم قمر رضا خاں) کی بسم اللہ خوانی کی رسم، مقتدر علماء واکابرین اہلسنت کی موجودگی میں ہوئی تھی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس السرہٗ العزیز نے نہ صرف "بسم اللہ خوانی" فرمائی بلکہ بیعت لے کر داخل سلسلہ بھی فرمایا۔ نیز خلافت واجازت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔[۱]

یہ واقعہ ۱۴ر شعبان المعظم بروز بدھ /۱۰ر اگست ۱۹۱۱ء کا ہے۔ اسی موقع پر فرمایا تھا "میرا پوتا میری زبان ہوگا"۔[۲]

دینی ماحول کے فیوضات، خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے تجلیات اور مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات میں بہ سرعت و عجلت، قلیل مدت میں زیور تعلیم و

www.ziaetaiba.com

---

[۱] حیات مفسر اعظم ہند: ۱۳۰، مفتی عبدالواجد قادری بحوالہ: حضرت مولانا محمد ابراہم خوشتر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، تذکرۂ جمیل صفحہ ۲۰۶۔

[۲] المرجع السابق۔

تربیت سے آراستہ ہو گئے۔ والد محترم مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ برادر اکبر حضرت ریحان ملت رحمۃ اللہ علیہ سے بھی علوم دینیہ کا اکتساب کیا۔ عربی و فارسی کی کتب پڑھنے ہی کے دوران اکیڈمی کلاس میں بھی داخلہ لے کر علوم جدیدہ کی تحصیل پر مکمل توجہ فرمائی۔ اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر تک مبادیات شرعیہ (علوم تفسیر واحادیث اور فقہ) کے علاوہ عقائد اہلسنت پر عقلی دلائل اور مناظرانہ علوم کا فہم اپنے والد محترم سے حاصل کیا۔

قارئین کرام! آپ اس اہم امر سے یقینا مطلع و آگاہ ہیں، کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس السرہ القوی نے اپنے نبیرہ محترم حضرت ابراہیم رضا جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی زبان قرار دیا تھا۔ اس قول مبارکہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے غور فرمائیں کہ جس کسی نے (بڑا ہو یا بچہ عالم ہو یا سقّہ) بھی اعلیٰ حضرت کی محافل وعظ و ارشاد میں محض ایک یا دو مرتبہ شریک ہو گیا تو وہ باقاعدہ سند یافتہ عالم نہ ہوتے ہوئے بھی علوم دینیہ سے بہرہ مند ہو جاتا تھا۔ تو غور فرمائیں جو خانوادۂ اعلیٰ حضرت ہی سے متعلق ہو، نبیرۂ محترم کا جگر گوشہ ہو تو کیا فقیر راقم الحروف یہ نہیں لکھ سکتا، کہ گویا قمر رضا صاحب نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ نہیں کیے، بلکہ مذکور الصدر السطور اصول کے مطابق اعلیٰ حضرت ہی سے براہ راست شرف تلمذ حاصل کر لیا۔ اسی اعزاز سے سرفراز ہونے کے باعث حضرت قمر ملت، عقائد اہلسنت کے حق ہونے پر قرآن واحادیث سے اور فقہاء کے اقوال سے دلائل کے انبار لگا دیتے تھے۔

www.ziaetaiba.com

جامعہ رضویہ منظر اسلام سے بھی علوم دینیہ کا اکتساب کیا۔ اس دوران ایف اے تک تعلیم اپنے شہر (بریلی شریف) کے اسکول اور کالج سے حاصل کر چکے تھے۔ علی گڑھ مسلم یونیوسٹی جانے کا ارادہ جب ظاہر کیا تو والد محترم حضرت مفسر اعظم جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرمایا، یا یہ فرمایا: ”میرے وصال کے بعد چلے جانا“۔

چنانچہ ترجمان اعلیٰ حضرت ہم زبان اعلیٰ حضرت، مفسر اعظم جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ صفر ۱۳۸۵ھ / ۱۳ جون ۱۹۶۵ء کو وصال باکمال فرمایا۔ والد گرامی کی وفات حسرت آیات کے بعد انہی کی وصیت کے مطابق حضرت قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۶ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے ”علی گڑھ مسلم یونیورسٹی“ تشریف لے گئے اس وقت حضرت کی عمر شریف اکیس (۲۱) سال تھی۔ اس طرح علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے علوم جدیدہ و مروجہ سے بھی آراستہ ہو گئے۔

سلاسل تصوف و طریقت سے وابستگی:

حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی حضور مفسر اعظم کی ہدایت کے بموجب نیز اپنی قلبی خواہش کے پیش نظر سن بلوغت کی منزل خطاو صواب پر پہنچتے ہی مفتی اعظم، فقیہہ عالم، مرشد کامل و محتشم، سند الفقہاء، زینت الاصفیاء، حضرت ولی نعمت، عظیم المرتبت، ابو البرکات آل رحمن محی الدین محمد مصطفی رضا خاں فقیہہ بریلوی قدس السرہ القوی سے بیعت ارادت کی نسبت حاصل کر لی تھی۔ اس وقت حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کی عمر شریف پندرہ (۱۵)

www.ziaetaiba.com

برس تھی اور قمری تقویم کے اعتبار سے ۱۳۸۰ھ جبکہ شمسی تقویم کے اعتبار سے ۱۹۶۰ء کا سال تھا۔

حضور مفتی اعظم فقیہہ عالم رضی اللہ المنعم سے محض بیعت تبرک کے فیض سے متعلق مقتدر علماء ومشائخ کہتے ہیں کہ ایسے کامل واکمل فیوضات وبرکات کا تجربہ و مشاہدہ رہا ہے، کہ جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ تو فقیر راقم السطور کے مخاطب محترم قارئین! آپ پر کیسے واضح ہو سکتا ہے؟ کہ بیعت ارادت کے تجلیات و ثمرات کا لفظوں میں احاطہ ممکن نہیں __ پھر قمر ملت کا شرف __ فضل __ سعادت __ میں صدھا صد، ہزارہا ہزار اور لکھوں لکھا چند اضافہ ہوا، جب خانوادۂ رضا کے جدّ کریم حضرت قدوۃ الواصلین استاذ العلماء والفاضلین حضرت علامہ مفتیٔ اعظم رو، ہیلکھنڈ محمد رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد و امجاد میں دوسری شاخ، استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرۂ محترم اور حضرت علامہ حسنین رضا رحمۃ اللہ علیہ کے منجھلے فرزند، صدر العلماء، سیّد الاتقیاء، ولی نعمت، فیض درجت حضرت علامہ ومولانا شیخ الحدیث والتفسیر تحسین رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے سند خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس مقدس کے موقع پر ۱۴۰۵ ہجری میں اپنا خلیفہ بنا کر سر پر عمامہ شریف باندھا۔ اس اعتبار سے اعلیٰ حضرت قدس السرہٗ کے فیض رضا کے ساتھ ساتھ برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے فیوضات کا سلسلہ بھی جاری ہوا۔ اور قمر ملت علیہ الرحمت گویا "مرج البحرین یلتقیٰن" کا مظہر ہوگئے۔

www.ziaetaiba.com

حضرت سیّد الاتقیا و صدر العلماء کی باطنی توجہات و التفات کے زیر اثر بہت جلد علوم طریقت میں کامل ہوگئے تھے اور حضرت تحسین رضا صاحب کے اصرار پر ڈاکٹر قمر رضا صاحب نے خواہشمندوں اور معتقدوں کو داخل سلسلہ کرنا شروع کیا۔

فقیر راقم الحروف یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ متذکرہ بزرگوں نے اپنے اکابر و اسلاف کے انداز میں یقیناً تاکید فرمائی ہوگی، کہ خواستگاران بیعت کو مایوس نہ کرنا بلکہ فوراً داخل سلسلہ فرمانا۔ اسی لیے حضرت قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے شائقین وطالبین کو کبھی منع نہیں فرمایا، بلکہ بیعت فرماکر نہایت مشفقانہ طرز عمل سے وابستگان سلسلہ کو اپنے بچوں کی طرح سرپرستی سے متمتع فرماتے تھے۔ اپنے مریدین سے نذر قبول فرمانے میں تردد واحتراز کا عنصر شامل رکھتے۔ پیران طریقت کے عام سماجی رویوں کے برعکس حضرت قمر رضا مریدین کی کسمپرسی اور بے سروسامانی کا مشاہدہ فرماتے یا محض مطلع ہوتے، تو ان کے لیے اور ان کے خاندان کے لیے راشن وغیرہ کا اہتمام اپنی جیب خاص سے کرتے تھے۔ خواہ وہ بریلی یوپی کا رہنے والا ہو یا بہار شریف کا یا مہاراشٹر کا۔

قمر ملت کی خداداد ذہانت و قابلیت:

www.ziaetaiba.com

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے انداز میں علم الاعداد اور تاریخ تخریج کرنے کی مہارت تامہ حاصل کی۔ بچوں کے تاریخی نام رکھنے کے لیے والدین اکثر، حضرت قمر رضا سے رجوع کرتے تھے، جبکہ اداروں اور درسگاہوں کے سال تاسیس کی

مناسبت سے تاریخی نام تجویز فرمادیتے تھے۔ اگر حضور تاج الشریعہ سے کوئی اس امر میں رجوع کرتا، تو حضرت مفتئ اسلام شیخ الاسلام مدظلہ بھی یہ ہدایت فرماتے کہ قمر میاں سے ملو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کے فضل و کرم سے امام العلماء حضرت علامہ مولانا رضا علی خاں رضی اللہ عنہ کی اولاد و امجاد میں ذہانت و فطانت اور دینی خدمات کے جذبات اعلیٰ درجے پر ودیعت ہوئے ہیں، اور یہ صدقہ ہے اس غیرت ایمانی اور فیوضات وجدانی کا کہ جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہوئے بغیر حاصل و میسر نہیں ہوتا۔ خانوادۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں سلف تا خلف یعنی گذشتہ اور آئندہ پاکیزہ اور حلال و طیب رزق سے روح و جسم کو قوت نمو حاصل ہوتی رہی ہے۔ اسی کے زیر اثر بصیرت، فراست، ذہانت، ادراک و شعور، طبعی میلان اور وہبی وجدان، توانا در توانا ہوئے ہیں۔ اسی باعث توالد و تناسل کی مختلف منازل میں کبھی اعلیٰ حضرت کی صورت، تو کبھی استاذ زمن مولانا حسن رضا، کبھی مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ تو کبھی مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ اور کبھی مفتی اعظم قدس السرہٗ کے عکوس، مختلف نفوس میں یہ علائق خصوصی، خلائق نسبتی محسوس کرتے ہیں۔ اسی اصول کے تحت، قمر ملت حضرت محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں، جدّ کریم مولانا رضا علی خاں رضی اللہ عنہ کا انداز وعظ و نصیحت اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی ذہانت خصوصاً تاریخ گوئی پر عبور و مہارت کی دولت وراثت ہی میں منتقل ہوئی تھیں۔

www.ziaetaiba.com

مسلک اعلیٰ حضرت کی بیباک ترجمانی:

مسلک حقہ کے ابلاغ کے لیے اپنی مبارک زندگی کے ۲۸ سال وقف کر دیئے، آرام ترک کر دیا۔ اللہ اکبر... اللہ اکبر... سفر کے تسلسل کا یہ عالم رہا کہ ابھی ابھی بہار شریف سے بریلی شریف پہنچے ہیں، ہونا تو یہ چاہئے کہ دو چار دن آرام کر لیں، اہلیہ اور بچوں کی ضرورت معلوم کر لیں، اور ان کی ضروریات کو پورا کریں___ نہیں___ نہیں___ بس___ خاندان کے بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری___ اعلیٰ حضرت کے مزار پرانوار پر حاضری___ تبلیغی اسفار کے دوران کسی شہر سے دی جانے والی امانتیں (یعنی دارالعلوم منظر اسلام یا مظہر اسلام کے عطیات / یا بزرگوں کے نذرانے و تحائف یا سلام و پیغام) حقداروں تک پہنچا کر، اگلے ہی روز یا صبح پہنچے تو بوقت دوپہر یا شام پھر تبلیغی سفر پر روانہ ہو گئے۔

ہندوستان کے طول و عرض میں حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کے سادہ و دلنشین خطابات کی دھوم تھی۔ دور دراز و غیر متمدن گاؤں دیہات میں بھی آپ وعظ و ارشاد کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے حتیٰ کہ ان شہروں میں بھی جہاں مسلم آبادی کا شرح تناسب ہندو آبادی کے مقابلہ میں دو فیصد یا چار فیصد سے زیادہ نہ ہوتا تھا۔ عام طور پر خطباء واعظین جلسوں کی تواریخ دیتے وقت بڑی شان سے اپنی شرائط بیان کرتے اور پھر منواتے بھی ہیں۔ لیکن قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی کوئی شرط نہیں رکھی۔ آمد و رفت کے لیے فضائی، ٹرین یا بس کے سفر کے اخراجات کی وصولی کا اصرار نہیں کیا، اور نہ ہی منتظمین جلسہ سے یہ مطالبہ کیا

www.ziaetaiba.com

کہ بریلی شریف میں میری قیام گاہ تک، کار وغیرہ لائی جائے۔ تقریر کے لیے نذرانے کا مطالبہ بھی کبھی نہیں کیا۔ منتظمین نے جو قیام وطعام کا بندوبست کیا بس اسی پر صبر وشکر اور قناعت کو اختیار کیا۔

آپ کے خطابات سننے والے یہ شہادت دیتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے "تمهيد ايمان"___"الكوكبة الشهابية"___"تجلى اليقين"___"الدولة المكية"___"منير العين"___"لمعة الضحیٰ"___"الامن والعلیٰ"___"صلات الصفاء بنور المصطفیٰ"___"اتيان الارواح"___"بدر الانوار"___اور"خالص الاعتقاد" پڑھائی جارہی ہو۔

جب مسلمانوں کی اصلاح یعنی فسق وفجور سے بچنے بچانے کا بیان ہورہا ہو تو سینکڑوں افراد توبہ کرتے اور راہ سنت پر عازم ہو جاتے، بے نمازی پابند صلوٰۃ ہو جاتا اور چہروں کو داڑھی سے تزئین حاصل ہو جاتی۔

قریہ، قریہ... بستی، بستی... ذکر نبی کا عام کرو:

حضرت قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کا سب سے اہم کارنامہ یہی ہے، کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کرنے کے لیے نہ موسم کے سرد وگرم کو ملحوظ خاطر رکھا___نہ قریب و دور کی مسافتوں کی پرواہ کی___اعلیٰ حضرت کے تبلیغی مشن یعنی بدمذھبوں اور گستاخوں کی سرکوبی کے لیے، سرزمین ہند، بنگلہ دیش، سری لنکا اور پاکستان کے دورے فرمائے۔

www.ziaetaiba.com

فقیر راقم الحروف بیرون ممالک کے عالمی تبلیغی دوروں سے قبل ہندوستان کے قریب و دور کے اسفار کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔ ملکی سطح پر چاروں

سمتوں میں حتیٰ کہ انتہائی مشرق اور انتہائی جنوب، بحر عرب، بحر ہند اور خلیج بنگال تک سفر فرماتے تھے۔ عام مبلغین یہاں آنے سے گریز کرتے تھے۔ دوروں میں کثرت سے صوبہ بہار شریف، صوبہ چھتیس گڑھ، صوبہ جھار کھنڈ (جنوبی بہار میں نیا صوبہ)، گجرات، آندھرا پردیش، مہاراشٹر، اڑیسہ، مدھیہ پردیش اور کرناٹکہ کے کئی شہروں میں تبلیغ کی غرض سے تشریف لے جاتے تھے۔ صوبہ اتر پردیش (Uttar Pardesh) تو اپنا ہی صوبہ تھا کہ اسی میں بریلی شریف واقع ہے، اسے ہی U.P بھی کہتے ہیں، اس کے چھوٹے و بڑے تمام شہروں اور قصبوں مثلاً غازی پور، جونپور، اعظم گڑھ، فیض آباد، سلطان پور، ضلع بستی، بہرائچ، بنارس، مرزاپور، الہ آباد، باندہ، سنبھل، ٹانڈہ، سیتا پور، مغل سرائے، لکھنؤ، کانپور، شاہجہانپور، رامپور، فرخ آباد، جھانسی، آگرہ، مراد آباد، علی گڑھ، بدایوں، گورکھپور، لکھیم پور، پیلی بھیت، بارہ بنکی، سندیلہ، متھرا، اٹاوہ، مظفر نگر، سہارنپور، بجنور، کاسگنج وغیرہ میں عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے تبلیغی دورے فرمائے۔

شمالی و مشرقی صوبہ جات:

صوبہ بہار شریف، صوبہ چھتیس گڑھ، صوبہ جھار کھنڈ اور صوبہ مغربی بنگال کے شہروں اور قصبوں مثلاً پٹنہ، مونگیر، دیوگڑھ، عظیم گنج، جمشید پور، رانچی، گیا، دربھنگہ، بھاگلپور، جہان آباد، مظفرپور، پورنیا، کٹیہر، مدھوبنی، ہوڑہ، رانی گنج، کرشنا نگر، کھڑگ پور، میدنی پور، بردھامن، بنکوڑہ، چکرادھرپور،

www.ziaetaiba.com

جھمری، تلیا، جانکی پور، داناپور۔ وغیرہ میں آج بھی آپ کو آپ کے وعظ و نصیحت اور بذلہ سنجی کے حوالہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

انڈیا کا وسطی اور مشرقی علاقہ:

مدھیہ پردیش(Madhya Pradesh)اور اُڑیسہ(Orissa) کے شہروں جبلپور، بھوپال، چھندواڑہ، برہانپور، کھنڈوہ، چندراپور، رائے پور، سمبھل پور، بھوپانیشور، سرسہاپور، سیوڑہ، ناپارہ (نواپارہ) بیلاس پور، بھوانی پٹنہ، جلیشور، تلچھر، تلاّ گڑھ، عمر کوٹ، لالتپور، چھتراپور، اجے گڑھ، ستنا، بیجور، پنّا، ساگر، گوالیار، بھنڈ مورینہ، موہانہ، شیو پوری، گونا، اشوک نگر، دیواس، اِندور۔ وغیرہ علاقوں میں بھی آپ کے ہزاروں مرید ہیں اور یہاں تبلیغ کے لیے مختلف تاریخوں میں موسم کے سرد و گرم کا لحاظ کیے بغیر تشریف لے جاتے تھے۔

مغربی سرحدی علاقہ صوبہ راجستھان:

راجستھان، سنگلاخ وادیوں پر مشتمل ہے، ہندو بکثرت یہاں آباد ہیں، اس کے تمام شہروں مثلاً اجمیر شریف، جودھ پور، کشن گڑھ، گنگانگر، ہنومان گڑھ، انوپ گڈھ، راج گڈھ، بیکانیر، جیسلمیر، پوکران، پالی، ٹونک، جے پور، الور، اودھے پور، چتر گڑھ، بھرت پور، بھلواڑہ، پنڈواڑہ، کوٹا۔ وغیرہ میں بھی تشریف لے جاتے تھے۔

جس طرح "بہار شریف" اور صوبہ جنوبی بہار (جھارکھنڈ) کے اکثر شہروں کے تبلیغی اسفار متعدد مرتبہ فرماتے، اسی طرح صوبہ "گجرات" اور

www.ziaetaiba.com

"مہاراشٹر" کے تبلیغی اسفار کثرت سے فرمائے۔ اور ان صوبوں میں مسلک امام احمد رضا کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔ اب جبکہ بدعقیدگی کا زہر مختلف بلاد و امصار میں عالمی سطح پر پھیل رہا ہے، تو ایسے پر آشوب ماحول میں مفسدوں اور خارجیوں نے بھی خود کو "اہلسنت" یا "سنی حنفی" کہنا شروع کر دیا ہے اپنے رجسٹرڈ ٹائٹل "وہابی"، "غیر مقلد"، "دیوبندی"، "مودودی جماعتی"، "تبلیغی" کے استعمال سے ضرورتاً اور مصلحتاً گریز بھی کرنا شروع کر دیا ہے۔

افراط و تفریط کے اس ماحول میں سنی تشخص کی بقا کے لیے ضروری ہے، کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دامن کو تھام لیں۔ دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو کر مسرت و شادمانی کو اپنے نصیب کا حصہ بنالیں۔ اسی لیے "سنی تشخص" کو بحال و برقرار رکھنے کے لیے متذکرہ جغرافیہ میں "ٹی۔ٹی۔ایس" یعنی "ٹاٹن سُنی" کی اصطلاح مروّج ہو گئی ہے۔ اس اصطلاح کے استعمال سے "نام نہاد سُنی"، "پلپلا سُنی"، "گلابی سُنی"، اور "صلح کلی کا داعی سُنی"، "منہاجی (طاہری) سُنی"، (تفضیلی شیعہ کی طرح) "تفضیلی سُنی"، اکھاڑہ و تعزیاتی سُنّی، سنی آبائی خانقاہوں پر قابض "ڈرامائی سُنّی"، سب بے نقاب (Expose) ہو جاتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

گجرات:

صوبہ گجرات کے شہروں مثلاً: احمد آباد، گاندھی نگر، سریندر نگر، راجکوٹ، موربی، جام نگر، جوناگڑھ، پور بندر، گوندل، اُپلیٹا، جیتپور، کتیانہ، بانٹوا، بھاؤ ناگر، گودھرا، پٹن، پالنپور، چھوٹا اودھے پور، ویدودارا، بھروچ،

سورت، منڈل، ویجاپور، رادھن پور، آنند، پٹن، کھمبھالیہ، نوساری، سِدّھاپور، امرپلی، ویراول، مانڈوی۔ میں مسلکی و نظریاتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا عمل تسلسل سے جاری رکھا۔

بحر عرب سے متصل مغربی صوبہ:

صوبہ مہاراشٹر کے اکثر شہروں مثلاً ناگپور، امراواتی، وردھا، چندرا پور، گونڈیا، بھاندرا، یَوتمال، پربھنی، احمد نگر، ناسک، بھیونڈی، ممبئی، کلیان، اداس نگر، امرناتھ، اورنگ آباد، جالنا، سولہ پور، عثمان آباد، تالجاپور، ناندیر، ہڑ گاؤں، بلدانہ، کھام گاؤں، ملکاپور، نندر بار، بھساوال۔ وغیرہ میں بھی عید میلاد النبی ﷺ اور گیارہویں شریف کے بڑے بڑے جلسوں سے خطاب فرماتے تھے۔

حضرت قمر رضا اور "ہند" کے مقاماتِ مقدسہ:

حضرت قمر رضا نور اللہ مرقدہٗ ہندوستان کے تبلیغی دوروں میں "بحر ہند" کے جنوبی ساحلوں تک بھی تشریف لے جاتے تھے۔ بحر ہند کے جنوبی ساحلوں کو ماضی میں "باب مکہ" یا "باب عرب" کہا جاتا تھا۔ ان ساحلوں سے یمن کی بندر گاہ "عدن" اور موجودہ مملکۃ العربیۃ السعودیہ کی بندر گاہوں "جیزان"، "جدہ" اور "ینبوع" تک بذریعہ بحری جہاز تجارت ہوتی تھی۔ اسی لئے یہ امر یقینی ہے کہ عرب وہند کے تعلقات اور تجارتی روابط اول بحری راستوں سے قائم ہوئے۔ ازاں بعد زمینی رابطے تشکیل پائے۔ بعض مؤرخین کا یہ

www.ziaetaiba.com

خیال کہ نوجوان جرنیل محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ جنوب ایشیا بالخصوص بر عظیم، سر زمین ہند میں تشریف لانے والے سب سے پہلے مسلمان تھے۔ یہ خیال درست نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹۲ھ /۷۱۱ء میں سندھ کی سرزمین پر تشریف لائے۔ جبکہ محمد بن قاسم سے پچانوے سال قبل نور اسلام "معجزۂ شق القمر" کی عظیم نورانی ضیاپاشیوں سے جنوبی ہند یعنی دکھن منور ہو چکا تھا۔ ہندوستان کے جنوبی جغرافیہ کو انتظامی اعتبار سے مشرقی گھاٹ (Eastren Ghats) اور مغربی گھاٹ (WestrenGhats) میں تقسیم کرکے مراٹھی، تامل، تیلگو، کنّاڈا، دراوڑی اور ملیالم زبان و تہذیب کے بنیادی ضوابط کے حوالوں سے چار صوبوں میں ترتیب دیا ہے:

اول: آندھرا پردیش (Andhra Pardesh)

دوم: کرناٹکہ (Karnataka)

سوم: کیرالہ (Kerala)

چہارم: تامل ناڈو (Tamil Nadu)

ان چاروں صوبوں میں بھی مسلک امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پرچم لہرانے کا اعزاز حضرت مولانا محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا۔

www.ziaetaiba.com

جنوبی ہند کے ان علاقوں یعنی مہاراشٹر، آندھرا پردیش، کرناٹکہ، کیرالہ اور تامل ناڈو میں بحمدہٖ تعالیٰ مسلمانوں کی آبادی اوسطاً ۳۵ فیصد ہے اور نہایت راسخ العقیدہ مسلمان ہیں، مسلک حقہ اور مذہب مہذب اہلسنّت و جماعت سے وابستہ ہیں، اس تفصیل کو اجمالاً یوں کہہ سکتے ہیں کہ جنوبی ہند کے مسلمان،

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کے مسلک پر ثابت قدمی سے عامل ہیں۔ ملت اسلامیہ کے ان افراد میں "حنفی" کم اور "شافعی" زیادہ ہیں۔ معجزہ "شق القمر" کے نتائج و ثمرات ہیں، کہ عرب تاجروں کو یہاں سہولیات حاصل ہوئیں۔ عرب تاجروں کی آمد، قیام، میل جول اور اسلامی ثقافت کے مشاہدات نے قبولیت اسلام میں بتدریج اضافہ ہی کیا۔ڈاکٹر عبدالقدیر خان لکھتے ہیں "جنوبی ہند کے باشندے بہت ذی فہم اور تعلیم یافتہ ہیں۔ہندوستان کی اربوں ڈالر کی آئی ٹی انڈسٹری اس علاقہ میں ہے۔[1]" شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی کے ڈائریکٹر محترم ڈاکٹر پروفیسر نور احمد شاہتاز صاحب دام فیضہٗ نے بھی متذکرہ امر کے حوالہ سے فرمایا، "شق القمر کے معجزہ کو یہاں مشاہدہ کیا گیا ہے، اسی باعث یہاں کے راجہ اور شہزادگان نیز عوام مشرف بہ اسلام ہوئے اور علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی کے جدید علوم سے بھی آراستہ ہوئے۔ راسخ العقیدگی بھی ان کا وصف خاص ہے۔"

قارئین محترم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "معجزہ شق القمر" کے بعض شاہدین جغرافیائے ہند سے باہر بھی متحقق ہیں۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ابن کثیر دمشقی نے لکھا ہے، "بہت سے باہر سے آنے والے مسافروں نے بتایا کہ انہوں نے ہندوستان میں ایک مندر دیکھا ہے جس کے اوپر ایک کتبہ ہے جس میں لکھا ہے کہ اس مندر کی بنیاد اس رات کو رکھی گئی جس

---

[1] ڈاکٹر عبدالقدیر خان، (ایٹمی سائنسدان) "سحر ہونے تک" روزنامہ "جنگ" کراچی میں شائع ہونے والے کالم کا حوالہ۔

www.zianetaiba.com

رات کو چاند شق ہوا تھا۔[۱] بیرون عرب کے ان شاہدین کا تعلق "ہندوستان"، "سری لنکا" اور "چین" کے بعض علاقوں سے ہے، کہ جنہوں نے معجزہ کی شب میں چودھویں کے چاند (بدر کامل) کو دولخت ہو کر مشرق اور مغرب کی جانب دونوں ٹکڑوں کو جاتے ہوئے دیکھا، ازاں بعد دونوں ٹکڑوں کو آپس میں یکجا ہوتے ہوئے دیکھا۔ نصف شب کے موقع پر اکثر لوگ محو خواب ہوتے ہیں، تاہم اس کے باجود ہزاروں افراد نے اس معجزۂ عظیمہ کو دیکھا، اس امر پر شاہدین کے بیانات پر ہی یقین نہیں ہونا چاہیے، بے شک وہ ثقہ ہوں یا غیر ثقہ۔ بلکہ اس لیے یقین ہونا چاہیے، کہ قرآن مجید میں سورۃ القمر میں ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ O وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ O وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ O[۲]

"(ترجمہ) پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انھوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پا چکا ہے۔"[۳]

اگر چہ ہمارے پاس شاہدین کی تعداد کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے مگر معجزہ کے ظہور کے وقت جو تاجر حضرات مکۃ المکرمہ سے باہر تھے جب مکہ آئے تو مشرکین نے ان سے سوال کیا تو انھوں نے (جو شام، یمن اور حبشہ سے پہنچے

---

[۱] شمائل الرسول صفحہ ۱۴۴، بحوالہ ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد:۵، صفحہ ۱۰۷۔

[۲] پارہ:۲۷، القمر: ۱ تا ۳۔

[۳] کنزالایمان۔

www.ziaetaiba.com

تھے) شق القمر دیکھنے کا اعتراف کیا۔ متعدد مفسرین، محدثین، مؤرخین اور سیرت نگاروں نے اسے بیان کیا ہے۔ ان مسافروں کا شق القمر دیکھ لیا جانا، ان لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قرین قیاس ہے کہ جو اپنے گھروں میں شب باشی میں مصروف ہوں۔ جبکہ یہ مسافر بدر کامل کی روشنی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مصروفِ سفر رہے ہوں۔ خواص میں سے تین ہندی راجاؤں کے بارے میں تاریخی اعتبار سے ریکارڈ موجود ہے کہ جنہوں نے "معجزۂ شق القمر" کا مشاہدہ کیا تھا۔ ان شاہدین میں شامل راجاؤں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ ہندوریاست "بھوپال" کے راجا "بھوجپال" (اسی کو "مالوہ" کا راجا بھی کہتے ہیں)۔

۲۔ ہندوستان کے جنوب کا جغرافیہ، جو مشرقی گھاٹ (Eastern Ghats) اور مغربی گھاٹ (Western Ghats) میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہاں مراٹھی اور تامل صوبے موجود ہیں ان میں (سابقہ مالابار) موجودہ "کیرالہ" کے راجا "چیرامن پیرومل" نے بھی معجزۂ "شق القمر" دیکھا تھا۔ اسی راجا کو "زمورن چکرورتی سماری" بھی کہتے ہیں، اس کی ریاست "مشرقی گھاٹ" اور "مغربی گھاٹ" پر قائم تھی۔ "مدراس" کے جنوب مشرقی ساحل سے لے کر "منگلور" کے جنوب مغربی ساحل تک اور بحر ہند کے انتہائی جنوبی ساحلوں "ٹریونڈرم" اور "میلا پلوام" تک متذکرہ ریاست محیط تھی۔ اس ریاست کے شاہی سلسلہ کو "پلاوا" کہا جاتا تھا۔

۳۔ سری لنکا (سیلون) کے راجا (جو غالباً بدھ مت کا پیروکار تھا اور "کینڈی" میں محل نشیں تھا) نے بھی معجزہ "شق القمر" دیکھا تھا۔ یہ واقعہ

www.ziaetaiba.com

مکۃ المکرمہ میں نزول قرآن اور بعثت نبوی کے ساتویں یا آٹھویں سال بمطابق ۶۱۷ء پیش آیا۔

شق القمر کی ایک شہادت اور:

چین میں ایک قدیم عمارت پر ایک پرانا کتبہ کندہ شدہ نصب ہے، کہ یہ کتبہ اس سال تحریر کیا گیا جس سال آسمان پر چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا گیا۔ کتبہ میں چینی تاریخیں لکھی گئی ہیں۔ جب زمانہ کا تعین آج کی تاریخوں کے حساب سے کیا جائے، تو صحیح طور پر ۶۱۷ء کا سال برآمد ہوتا ہے، جو کہ "شق القمر" کا سال ہے۔[۱]

متذکرہ تینوں راجاؤں کے مقدر میں دولت "اسلام" لکھی گئی۔ اس کی تفصیل فقیر راقم الحروف بعنوان "بوجہل ہوا ششدر شگافتہ ہوا قمر" میں لکھنا چاہتا ہے (انشاءاللہ)

مکۃ المکرمہ میں نازل ہونے والی سورۃ القمر کی ابتدائی آیات مقدسہ کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۱۰ھ / ۹۲۳ء) نے "معجزۂ شق القمر" سے متعلق مختلف طرق کے ساتھ ۳۷، احادیث مبارکہ نقل کی ہیں، نیز چند احادیث وہ بھی نقل کی ہیں، جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ "معجزۂ شق القمر" اپنے ظہور میں دو مرتبہ پیش آیا۔[۲]

www.ziaetaiba.com

---

[۱] رانا محمد سرور خاں، سیرت سرور کونین، جلد:۱۰، صفحہ:۴۹۳۔

[۲] امام ابن جریر الطبری، تفسیر جامع البیان فی تاویل القرآن، جلد یازدھم:۵۴۴ تا ۵۴۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء۔

بعض محدثین میں امام مسلم قشیری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۶۱ھ / ۸۷۵ء)، امام عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۱۱ھ / ۸۶۷ء)، امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۰۵ھ / ۱۰۱۵ء)، امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی ۷۱۸ھ / ۱۳۱۸ء)، امام احمد بن حسین بیہقی (۴۵۸ھ / ۱۰۶۶ء) نے دو مرتبہ وقوع کو بیان کیا ہے۔

حدیث شق القمر:

راقم الحروف اپنے قارئین محترم کو "معجزۂ شق القمر" کی متفقہ ومفصلہ حدیث شریف سیاق و سباق کے ساتھ بغرض ملاحظہ و مطالعہ نقل کرتا ہے:

"واخرج ابو نعیم فی الحلیة من طریق عطاء والضحاك عن ابن عباس فی قوله (اقتربت الساعة وانشق القمر) قال اجتمع المشركون على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ وسلم منهم الوليد بن المغيرة وابوجهل بن هشام والعاص بن وائل والعاص بن هشام والاسود بن عبد يغوث والاسود بن المطلب وزمعة بن الاسود والنضر بن الحرث. فقالوا للنبی صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ وسلم: ان كنت صادقاً فشق لنا القمر فرقتين نصفاً على ابی قبيس ونصفاً على قعيقعان. فقال لهم النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: (ان فعلت تؤمنوا قالو: نعم. وكانت ليلة بدر فسأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ وسلم ربه ان يعطيه ما سألوا فأمسى القمر قد مثل نصفاً على ابی قبيس ونصفاً على قعيقعان، ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ وسلم ينادی يا ابا سلمة بن عبد الاسد

www.ziaetaiba.com

والارقم بن ابی الارقم اشھدوا“ (ترجمہ) امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں حضرت عطاء والضحاک (رضی اللہ عنہما) کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی (سورۃ القمر کی آیت مقدسہ ”اقتربت الساعۃ وانشق القمر“) ہے، رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعض مشرکین ولید بن مغیرہ، ابو جہل بن ہشام، عاص بن وائل، عاص بن ہشام، اسود بن عبد یغوث، اسود بن المطلب، زمعۃ بن اسود اور النضر بن الحرث نے جمع ہو کر سوال کیا: آپ اگر سچے نبی ہیں، تو ہمارے لیے بطور نشانی چاند کو اس طرح شق فرمادیں، کہ اس کا ایک ٹکڑا ابو قبیس پہاڑ پر جبکہ دوسرا ٹکڑا قعیقعان پہاڑ پر آجائے۔ ان سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: اگر میں ایسا کر دوں تو کیا تم ایمان لاؤ گے؟ انھوں نے کہا: ہم ایمان لائیں گے۔ یہ چاند کی چودھویں شب تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بارگاہ میں سوال کیا کہ مشرکین کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لیے مجھے عطا فرما، اس پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس کا ایک ٹکڑا جبل ابی قبیس پر اور دوسرا ٹکڑا جبل قعیقعان پر نظر آرہا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار پکار کر فرمارہے تھے اے ابو سلمہ بن عبد الاسد! اور اے ارقم بن ابی الارقم گواہ ہو جاؤ۔

اس عظیم ”معجزہ شق القمر“ کے بارے میں، حضرت علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تجزیاتی و موازناتی تحریر کا ایک جملہ نہایت خوبصورت ہے، ”حضرت موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے سمندر کا شق ہونا، متعجب نہیں

www.ziaetaiba.com

کیونکہ سمندر مرکوب اور ملموس ہے یعنی انسان اس پر سواری کرتا ہے، نیز اپنے ہاتھ سے چھو بھی سکتا ہے، جبکہ "چاند" تو دستِ انسان سے بعید ہے[1]۔

دو مرتبہ وقوع شق القمر کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

"حدثنا قتادة عن انس ان اهل مكة سالوا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ".[2]

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سماعت کرکے فرماتے ہیں، اہل مکہ کے سوال پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو چاند کے دو ٹکڑے کرکے دو مرتبہ دکھادیا۔

جبکہ اس روایت کی تحقیق میں فقیہ الہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء) روایات میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "مسلم میں یہ ہے کہ انھیں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کو دو مرتبہ دکھایا اور یہی مصنف عبد الرزاق میں بھی ہے۔ لیکن بخاری و مسلم دونوں کی روایتیں اس پر متفق ہیں کہ فرقتین (یعنی دو ٹکڑے) فرمایا تھا اور ایک روایت میں فلقتین (یعنی دو ٹکڑے)۔ اس لیے دونوں روایتوں میں تطبیق کے لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ "مرتین" سے مراد "فرقتین" ہے۔ اس لیے علماءِ حدیث میں سے کسی نے بھی اس واقعہ کے دوبارہ ہونے کا قول نہیں کیا ہے"۔[3]

www.ziaetaiba.com

---

[1] تفسیر روح البیان، جلد ۹: ۳۱۳، مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت۔
[2] مسلم شریف جلد دوم: ۳۷۳، ترمذی، دوم: ۶۳۶۔
[3] علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ، نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد ہفتم، صفحہ ۷۷۔

علامہ ابی الفضل شہاب الدین محمود الآلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) ”فَاَراھُمُ انشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَیْنِ“ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”فانشق القمر نصفین نصفاً علی الصفا ونصفاً عَلَی الْمَرْوَة فنظروا ثم قالوا بأبصارهم فمسحوها ثم اعادو النظر فنظروا ثم مسحوا أعينهم ثم نظروا فقالوا ما هٰذا الا سحر فَأَنزل الله تعالیٰ (اقتربت الساعة وانشق القمر) فلو قال احد هٰولاءِ رأیت القمر منشقًا ثلاث مرات علی معنی تعداد الرؤیة صح بلا غبار ولم یقتض تعدد الانشقاق فلیخرج کلام ابن مسعود علی هذا الطرز لیجمع بین الروایات۔[1]

(ترجمہ) پس چاند دو ٹکڑے ہو گیا، نصف صفا پر اور نصف مروہ پر تھا، جب یہ منظر دیکھا تو پھر کہنے لگے: ان کی آنکھوں کو دھوکہ ہوا ہے، پس انھوں نے آنکھوں کو مسل کر دیکھا اور بار بار آنکھوں کو مسلا، اگر کوئی ایک یہ بھی کہتا کہ میں نے تین مرتبہ شق ہوتے دیکھا، جب بھی صحیح ہوتا، اس کا مطلب یہ نہ ہوتا کہ واقعی چاند تین بار دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔ پس اسی انداز پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کو سمجھا جائے، تاکہ روایات کے درمیان تناقض نہ ہو۔

بعض علماء اسلام مثلاً حافظ ابوالفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۰۶ھ / ۱۴۰۴ء) معجزۂ ”شق القمر“ کے دو مرتبہ وقوع و منعقد ہونے پر اصرار کرتے ہیں، ممکن ہے کہ دیگر علماءِ اسلام رحمہم اللہ اجمعین مثلاً امام مسلم

---

[1] تفسیر روح المعانی، ۲۷: ۷۵۔

www.ziaetaiba.com

(متوفی ۲۶۱ھ / ۸۷۵ء) امام بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ / ۱۰۶۶ء)، امام حاکم (متوفی ۴۰۵ھ / ۱۰۱۵ء) اور حضرت شیخ محمد اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ یوسف بن (متوفی ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء) کی طرح "شق القمر" کے دو مرتبہ وقوع کی محض روایت نقل کرتے ہوں، حافظ عراقی کی طرح اصرار نہیں کرتے ہوں۔

حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ، دو مرتبہ [۱] وقوع پر اصرار اس لیے کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مشرکین کے سوال (طلب معجزہ) پر "شق القمر" ہوا، دوسری مرتبہ یہودیوں [۲] کے سوال کو پورا کرنے کے لیے معجزہ ظاہر ہوا۔ پہلی مرتبہ کے ظہور میں جبل نور (یعنی حرا) کے دونوں جانب، چاند کے نصف، نصف ٹکڑے نظر آ رہے تھے۔ دوسری مرتبہ جب شق القمر کا معجزہ وقوع پذیر ہوا، تو جبل ابی قبیس کی جانب نصف چاند اور جبل قعیقعان کی جانب دوسرا نصف ٹکڑا چلا گیا تھا، جبکہ یہودیوں کا مطالبہ بھی یہی تھا کہ اسی انداز میں معجزہ ظاہر ہو۔ اگر روایت کے الفاظ مختلفہ پر غور کیا جائے، تو پھر بعض روایت میں یہ بھی ہے کہ ظہور شق القمر کے وقت نصف چاند مشرق اور

انجمن ضیاءِ طیبہ

[۱] ابی محمد حسین الفرآ البغوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۱۶ھ / ۱۱۲۲ء) تفسیر معالم التنزیل، جلد:۶، صفحہ: ۲۲۶۔
حضرت صوفی علاء الدین علی بن محمد بغدادی المعروف خازن رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۲۵ھ / ۱۳۲۵ء) تفسیر لباب التأویل فی معانی التنزیل جلد:۶، صفحہ ۲۲۶۔
حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی رحمۃ اللہ علیہ آل مجدد الف ثانی (متوفی ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء) تفسیر رؤفی جلد دوم صفحہ ۳۱۹۔

www.ziaetaiba.com

[۲] تفسیر رؤفی جلد دوم صفحہ ۳۱۹ میں ہے کہ ایک یہودی مسلمان ہو گیا تھا۔ نیز ایک عبارت میں علمی نکتہ یہ ہے کہ "جب خوب سب نے دیکھ لیا تو پھر سرکار علیہ السلام نے جب تک دوبارہ انگشت شہادت کا اشارہ نہیں دیا، اس وقت تک شگافتہ قمر کامل نہیں ہوا"۔

نصف حصہ چاند مغرب میں چلا گیا۔ اس روایت کو بیان کرنے میں ایک معمر صحابی "بابارتن الھندی"[1] کے علاوہ "راجہ بھوجپال" (حاکم ریاست مالوہ)[2]۔

[1] حضرت علامہ علی بن برہان الدین الحلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۴۴ھ / ۱۶۳۴ء) انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون، اول: ۳۰۷۔ اس کتاب کو "سیرۃ حلبی" بھی کہتے ہیں۔ اسی کتاب میں ہے کہ، بابارتن الھندی کے لیے بعض علماء کہتے ہیں: "یہ شخص طویل العمر یعنی ۶۰۰ سال کے تھے۔ انھوں نے دعویٰ کیا تھا، کہ میں نے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام بھی ہوا تھا"۔ اگرچہ امام ذہبی، امام عسقلانی نے اپنی کتب اسماء الرجال بالترتیب، "میزان الاعتدال"، "لسان المیزان" میں متذکرہ شخص کے لیے کذاب کا قول بیان کیا ہے۔

[2] راجہ بھوجپال یا بھوج پانڈے اپنے محل کی چھت پر تھا، جب اُس نے چودھویں شب میں "معجزہ شق القمر" دیکھا تھا، یہ راجہ مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس نے اپنے بیٹے کو عرب بھیجا تھا، جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنے باپ کی جانب سے تحائف پیش کیے۔ اس کا اسلامی نام حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محی الدین یا کمال الدین رکھا اور بطور معلم حضرت عبداللہ کو بھیجا تھا۔ ان سب کے مزارات دھار / دحار میں ہے، جو مراٹھی راجاؤں (Marhathia Princely State) کا دارالخلافہ تھا اور دریائے چنبل کے کنارے آباد تھا۔ یہیں حضرت عبداللہ چنگال رضی اللہ عنہ اور شیخ کمال الدین مالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات ہیں۔ حوالہ کے لیے: "تاریخ فرشتہ" بک ٹاک، چہارم: ۱۳۹۔ وکی پیڈیا عنوان راجہ بھوج۔ دحار۔ صفحہ ۳، ۴۔ نواب شاہجہاں بیگم شیریں: تاج الاقبال، تاریخ ریاست بھوپال بحوالہ: اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، جلد: ۵، صفحہ ۳۴۴۔ یہ حوالہ محض بیگم بھوپال کی لکھی ہوئی کتاب کے لیے لکھا گیا ہے جس کی نشاندہی ڈاکٹر عبدالقدیر نے اپنے مضمون شائع شدہ جنگ کراچی میں کی تھی۔

سوانح الحرمین کے حوالہ سے "سیرت سرور کونین" جلد دہم صفحہ ۴۹۶ اور "سوانح الحرمین" ہی کے حوالہ سے حضرت علامہ عبدالحلیم حنفی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء) نے "نظم الدرر فی سلك شق القمر" کے صفحہ ۶۹ پر مدھیہ پردیس یعنی وسط ہندوستان میں مالوہ کی ریاست (بھوپال) کے راجہ کے اسلام لانے اور اسلامی نام عبداللہ رکھنے کا ذکر کیا ہے۔

www.ziaetaiba.com

راجہ چیر ومان مالا بار[۱] (حاکم ریاست پلاوا) اور راجہ سری لنکا (حاکم ریاست سراندیپ)[۲] بھی شامل ہیں۔ متذکرہ موافقین کے علاوہ معاندین بھی ہیں جن کا مختصر تعارف سطور ذیل میں کیا جاتا ہے۔

---

[۱] جنوبی ہند کی ریاست پلاوا (مالا بار) کے راجہ چیر ومان پیرومل نے چودھویں شب ۶۱۷ء بمطابق ۸ نبوی، "معجزہ شق القمر" اپنے محل کے اندر تالاب میں نہاتے ہوئے تالاب کے پانی میں دیکھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ہندو مت اور بدھ مت میں چودھویں شب (بدر کامل کی رات) "پویاڈے" مناتے ہیں۔ یہ فقیر نسیم صدیقی کی تحقیق اور مشاہدہ بھی ہے۔اس ضمن میں کولمبو، کیرالہ اور مدراس کے اہل علم نے راہنمائی کی۔
کیرالہ کے حضرت علامہ محمد فاضل قادری مدظلہ العالی نے خصوصاً راہنمائی فرمائی۔ راجہ چیر ومان پیرومل کا اسلامی نام رسول اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا تھا۔ انھوں نے کرناٹکہ کے صدر مقام منگلور کے قریب "کڈنگلور" اور "کاسرگوڈ" پر (بیرون عرب) دنیا کی پہلی مسجد ۶۲۹ء / ۸ ھجری میں قائم کی۔ پھر اس کے بعد اسی مقام کے قریب ہند کی دوسری مسجد "مالک بن دینار" قائم ہوئی۔
یہ راجہ چیر ومان پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ عظمت پناہ میں حاضر ہوئے تھے، صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ اپنی ریاست واپسی کے لیے آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے ہندوستان آرہے تھے کہ اثنائے راہ "یمن" کی بندرگاہ (اب "عمّان" کی بندرگاہ) "ظفار یا ضفار" کے مقام پر وصال بہ کمال فرمایا اور یہیں تدفین عمل میں آئی، اب بھی راجہ عبدالرحمان کا مزار پر انوار "ظفار / ضفار" میں موجود اور مرجع خلائق بھی ہے۔ مالابار (جنوبی ہند کے پلاوا شاہی خاندان) کے تمام حکمران اپنے راجہ (چیر ومان) کے مسلمان ہونے کے بعد اس کے انتظار میں "راجہ عبدالرحمٰن" کے نائب السلطنت کے منصب کا حلف ۱۹۴۷ء تقسیم ہند تک اُٹھاتے رہے ہیں۔ اور یہ اقرار لازمی کرتے تھے کہ ہم راجہ عبدالرحمٰن کے نائب ہیں، راجہ صاحب کے عرب سے واپس آتے ہی ہم حکمرانی ان کے سپرد کردیں گے۔ رانا سرور خاں صاحب نے "مذاہب عالم" کے حوالہ سے "سیرت سرور کونین" کی جلد دہم صفحہ ۹۳۴ پر لکھا ہے۔ مزید "کیرالہ میگزین ۱۹۴۸ء" اور "تاریخ ازبکستان" مؤلف سیّد کمال الدین احمد سے بھی رجوع کیا جاسکتا ہے۔

[۲] محمد قاسم فرشتہ مؤرخ، تاریخ فرشتہ مترجم عبدالحئی خواجہ، ڈاکٹر عبدالرحمٰن دوست ایسوسی ایٹس پبلشرز۔=

منکرین ”شق القمر“:

اس فہرست میں نیچری فرقہ کے ”سر سید احمد خان“، فرقہ منکرین احادیث کے ”پرویز“، غیر مقلدین، وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا ”شاہ ولی اللہ دہلوی“، ندوۃ العلماء کے بانی ”شبلی نعمانی“، انہی کے رفیق خاص ”الطاف حسین حالی“، فرقہ جماعت اسلامی کے بانی ”ابوالاعلیٰ مودودی“، اخوان المسلمون کے ”سیّد قطب مصری (قتیل)“ ”احمد مصطفیٰ مراغی“، ”جاوید غامدی“، ”ذاکر نائیک“، ”ابوالجلال ندوی“، وغیرہ..... اور بعض ایسے بھی ہیں جو ”شق القمر“ کے وقوع کو تو مانتے ہیں، لیکن اسے رسول اکرم ﷺ کا معجزہ نہیں مانتے، مثلاً امین احسن اصلاحی، حمید الدین فراہی، ڈاکٹر اسرار (یعنی پُر اسرار) اور مولوی غلام اللہ خان وغیرہ۔ یہ ماننا بھی ان کی مجبوری ہے کہ ”نص قطعی“ یعنی قرآن مجید سے ثابت ہے، وگرنہ کلام الٰہی کا انکار دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔[1]

= فقیر راقم الحروف کے زیر استعمال ”ضیائی ریسرچ لائبریری“ میں ”تاریخ فرشتہ“ کے دو نسخے موجود ہیں، ایک نسخہ دو جلدوں میں شیخ غلام علی اینڈ سنز کا شائع کردہ ہے جبکہ دوسرا نسخہ بک ٹاک لاہور نے چار جلدوں میں شائع کیا ہوا ہے۔ دونوں نسخوں میں اجمالاً واقعہ کا ذکر ہے۔ قیاس ہے کہ جدید نسخوں میں تحریف کی گئی ہے۔ ہم نے جو تفصیل رقم کی ہے وہ محترم فاضل جلیل حضرت حامد علی علیمی زید مجدہٗ نے اپنے تحقیقی و علمی مواد میں پیش کی ہے، یہ تفصیل، علامہ عبدالحلیم بن امین اللہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ”نظم الدرر فی سلك شق القمر“ کے ترجمہ و تخریج و حواشی کے تحت درج کی ہے۔ البتہ تاریخ فرشتہ جلد چہارم (بک ٹاک) کے صفحہ ۵۶۲ پر راجہ سراندیپ کے مشرف بہ اسلام ہونے کا ذکر ہے۔

[1] واضح رہے کہ ہم کسی شخصیت کو نامزد کر کے تکفیر نہیں کر رہے بلکہ اجماع اُمت بیان کر رہے ہیں کہ نص قرآنی کا انکار کرنے والا ”کافر“ ہوتا ہے۔

www.ziaetaiba.com

رسول اکرم ﷺ کے منیٰ میں تشریف رکھنے کا قول زیادہ اہم ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی مؤقف ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کرتے ہوئے یہی کہا کہ ”ہم حضور اقدس ﷺ کے ہمراہ منیٰ میں تھے“۔ امام محمد طاہر بن عاشور (المتوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء) نے سورۃ القمر کی تفسیر میں خوبصورت قول لکھا ہے، ”اگر کوئی ”معجزہ شق القمر“ اور ”نزول سورۃ القمر“ کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر کی بحث کرے، تو اس پر واضح ہو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پہلے معجزہ ظاہر ہوا، ازاں بعد سورۃ القمر کا نزول ہوا، اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ قیامت کے قریب آنے کی نشانی ”شق القمر“ ہے۔ لہٰذا پہلے خبر ظاہر اور وقوع ہوگی، پھر قیامت آئے گی۔ اس اصول سے معجزہ پہلے وقوع پذیر ہوا پھر سورۃ القمر نازل ہوئی۔[۱]

شق القمر کی تاریخ:

امام محمد طاہر بن عاشور (المتوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء) فرماتے ہیں، ماہ ذی الحجہ کی چودھویں شب تھی، لوگ منیٰ میں جمع تھے، یوم النفر کی رات تھی۔ ہجرت سے پانچ سال قبل یعنی اعلان نبوت کے آٹھویں سال یہ واقعہ پیش آیا تھا۔[۲] شمسی تقویم کے اعتبار سے ۶۱۷ء کا سال تھا۔ ائمہ اہلبیت میں درجۂ اجتہاد پر

www.ziaetaiba.com

---

[۱] امام شیخ محمد طاہر بن عاشور (المتوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء)، تفسیر التحریر والتنویر، جزء ۲۷: ۱۶۸/ ۱۷۰، مطبوعہ تیونس۔

[۲] المرجع السابق۔

نابغۂ فلسطین علامہ محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سیّد المرسلین ص ۶۵۵۔

فائز حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”معجزۂ شق القمر ذی الحجہ کے مہینے میں چودھویں شب میں پیش آیا“۔ کسی قدیم مندر میں سنسکرت زبان میں ایک کتاب قیام پاکستان سے قبل دستیاب ہوئی تھی، جس میں ”شق القمر“ کا واقعہ لکھا ہوا ہے۔[1]

جدید تائیدات و تحقیقات شق القمر:

اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں ہے، ”معتزلہ اس معجزہ سے انکار کرتے ہیں لیکن بیسویں صدی کے نصف آخر میں جب امریکی خلاباز چاند پر اُترے تو واپسی پر انھوں نے چاند پر قیام کے بارے میں اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا: کہ انہوں نے چاند پر ایک ایسی دراڑ دیکھی جو نگاہ کی حد سے بھی آگے چلی جاتی ہے۔ معجزۂ شق القمر کے تیرہ سو سال بعد ایک غیر مسلم خلاباز کا یہ تائیدی بیان اس روایت کو نہ ماننے والوں کے لیے لمحۂ فکر پیدا کرتا ہے“۔[2]

ممتاز نعت گو اور مزاح نگار خالد عرفان کہتے ہیں:

انگشت کے نشاں نمایاں ہیں چاند پر
دیکھے ہیں آدمی نے جو منظر ثبوت ہیں
شق القمر سے ٹکڑے ہوئی سطح ماہتاب
آرہے ہیں چاند سے جو پتھر ثبوت ہیں[3]

www.ziaetaiba.com

---

[1] سلیمان ندوی، خطبات مدراس۔

[2] سیّد محمد قاسم محمود، اسلامی انسائیکلوپیڈیا جلد دوم صفحہ ۱۰۶۸، مطبوعہ لاہور۔

[3] خالد عرفان، نعتیہ مجموعہ ”الہام“۔

قارئین محترم! فقیر راقم الحروف نے اگست ۱۹۹۸ء میں امریکہ کے دورہ پر دیکھا تھا کہ نیویارک میں واقع U.N.O ہیڈ کوارٹر میں موجود ایک جار میں "روپہلی مٹی" (یعنی چاند سے لائی گئی مٹی) کا ڈھیلہ عام نمائش کے لیے رکھا گیا ہے، جس سے متعلق یہ دعویٰ ہے، کہ ۱۹۶۹ء میں "اپولو۔۱۱" (Appolo:11) میں جانے والے خلانورد[1] اُس دراڑ سے مٹی کے ڈھیلے اُٹھا کر لائے تھے۔ جسے "عرب دراڑ" کہتے ہیں۔

جنوبی ہند میں متبرک مقام اور مبلغ اسلام:

راقم الحروف کے ممدوحِ محترم، مبلّغ اسلام حضرت محمد قمر رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی اسفار کی پانچ اہم خصوصیات ہیں۔

اول: یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اصلاح و تبلیغ کے درس کے لیے جہاں بھی تشریف لے گئے، اس کی تاریخی اہمیت کا علم ضرور حاصل کرتے۔

دوم: یہ کہ مقدس مقامات کی زیارات کے لیے اور اولیاء کرام کے مزارات پر ضرور حاضری دیا کرتے۔

سوم: یہ کہ مطلوبہ شہر / گاؤں، جدید سہولیات سے محروم ہے۔ یہ امر آپ کے سفر میں مانع نہیں ہوتا۔

www.ziaetaiba.com

چہارم: یہ کہ آج کے متمدن دور میں، مبلّغ / خطیب اور واعظ کے سفری ذرائع ہوائی جہاز / بحری جہاز / ٹرین / بس / کار / موٹر سائیکل /

---

[1] جس میں "نیل آرمسٹرانگ" بھی شامل تھا۔ جو قاہرہ، مصر میں مسلمان ہو گیا تھا، کہ اُس نے چاند پر ایک آواز سنی تھی "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُوْلَ اللهِ"... اور "اَللّٰهُ اَکْبَر" اور جب یہی آواز قاہرہ میں مسجد سے ہونے والی اذان میں سنی، تو وہ مسلمان ہو گیا۔

تانگہ.... جی ہاں....جی ہاں.... اس سے کم پر کوئی راضی نہیں ہوتا، مگر بریلی کے بوریہ نشین مجدد اعظم رضا کا قمر رضا، اس پر بھی راضی ہے کہ خدمت دین اور عشق مصطفےٰ ﷺ کی تعلیم کے لیے، ”مجھے پیدل لے چلو.... سائیکل پر لے چلو.... بیل گاڑی پر لے چلو.... میں تیار ہوں۔

پنجم: یہ کہ ایک سفر کے بعد یہ نہیں کہنا کہ پچھلے سال یا چھ ماہ پہلے بھی، ”میں گیا تھا اب وہاں نہیں جانا، بھئی بڑی مشقت اُٹھائی تھی“۔ کٹھن سے کٹھن سفر کے بعد بھی سفر کا اعادہ کرنا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طرۂ امتیاز تھا۔

اور یہی سادگی آپ کا حسن اور پہچان ہے۔

مبلغ اسلام، جنوبی ہند کے سفر میں اُن اہم مقدس و متبرک مقامات پر بھی حاضر ہوئے ہیں، جن کا تذکرہ ابھی گذشتہ صفحات میں گزرا ہے۔

صوبہ آندھرا پردیش:

صوبہ ”آندھرا پردیش“ کے اضلاع میں صدر مقام ”حیدرآباد“ کے علاوہ ”سکندرآباد“، ”نظام آباد“، ”آصف آباد“، ”کریم نگر“، ”چتوڑ“، ”محبوب نگر“، ”آننت پور“، ”ورنگل“، ”کوٹا گوڈیم“ (Kottagudem)، ”کرنول“ (Kurnool)، ”نانڈیال“ (Nandyal)۔ وغیرہ میں متعدد بار تشریف لائے۔

www.ziaetaiba.com

صوبہ کرناٹکہ:

اس صوبہ میں ماشاء اللہ مسلم آبادی ۳۵ فیصد سے زائد ہے۔ یہاں مسلمانوں کی لٹریری شرح ۱۰۰ فیصد ہے۔ یہاں کے مقدس مقام اور دریائے کاویری بہت مشہور ہیں۔

منگلور اور اس کے قریب "کاسر گوڈ" (یہاں برصغیر کی سب سے پہلی مسجد "چیرامان پیرومل" نامی ۵ ھجری یا ۸ ھجری / ۶۲۹ء میں قائم ہوئی اور یہیں قریب ہی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف اور مسجد بھی واقع ہے)۔

حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ اس تاریخی مقام پر بھی حاضر ہوئے اور صوبہ "کرناٹکہ" (Karnataka) کے صدر مقام "بنگلور" کے علاوہ "بیدر"، "گلبرگہ"، "بیجا پور"، "میسور"، "منڈیا"، "سکالیشپورہ"، "شیموگا"، "ٹمکر"، "ننجان گڑھ"، "رائچور"، "چنچھولی"، "چکوٹھی"، "بیلگام"، "بیلاری"، "کولار"، "ملاول"، "کوشالنگر"، "بھٹکل"، "کونڈاپور"، "منگلور"، "چکماگلور"، "چنٹپنہ"، "جام کھنڈی"۔ وغیرہ۔

صوبہ کیرالہ:

"کالی کٹ"، "منجیری"، "تریچھوڑ"۔ وغیرہ۔

صوبہ تامل ناڈو:

اس صوبے کی نیلگری پہاڑیاں بہت مشہور ہیں جس کی سطح مرتفع سمندری سطح سے ایک ہزار تا تین ہزار فٹ بلند ہے۔ ان پہاڑیوں کے دونوں طرف مشرقی اور مغربی گھاٹ واقع ہیں۔

www.ziaetaiba.com

اس کے صدر مقام "مدراس" (Chennai) کے علاوہ "کانچی پورم"، "ویلور"، "کڈالور" (Cuddalore)، "ڈنڈیگل" (Dindigul)، "کرشناگری"، "نیٹم"، "سیواگنگا"، "میڈورائے"، "میلاپلوام"، "تھنجاور"، "پونڈیچرے"۔ وغیرہ۔

درج بالا صوبوں کے متذکرہ شہروں میں حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں درج ذیل اولیاء کرام کے مزارات پر بھی عقیدت واحترام سے حاضری دیتے رہے ہیں۔

حضرت سیّدنا محمد شریف المدنی رحمۃ اللہ علیہ،[1] حضرت خواجہ محبوب علی شاہ چشتی المعروف خواجہ لالو بھائی قیصر چشتی۔ (خواجۂ بنگلور) رحمۃ اللہ علیہ قطب بنگلور سید السادات حضرت سیّد احمد شاہ چشتی عرف پاچامیاں بابا اور حضرت خواجہ کثیر چشتی عرف عبدل بھائی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نذر علی شاہ چشتی مدراسی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت صادق علی شاہ حسینی یہاپیر بابا رحمۃ اللہ علیہ (میسور)۔

---

[1] حضرت سیّدنا محمد شریف المدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینۃ المنورہ کے مشائخ میں تھے، ۴۰۰ سال قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں حکم فرمایا کہ جنوبی ہند جاؤ، حضرت سیّدنا محمد شریف المدنی رحمۃ اللہ علیہ سمندر کے قریب آئے اور اپنا "مصلی" پانی میں ڈال کر بیٹھ گئے، اور پھر منگلور انڈیا پہنچ گئے۔ حضرت کے فیوضات وکرامات کا چرچا زبان زدِ عام ہے۔ آپ کے عرس میں دس لاکھ افراد شریک ہوتے ہیں، اجمیر شریف کے بعد ہندوستان کا سب سے بڑا عرس کا اجتماع ہوتا ہے۔ منگلور کے قریب "اُلّال شریف" (Ullal)، میں حضرت شریف المدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پُر انوار ہے۔ بحر عرب کے کنارے جنوبی ہند کے مشرقی گھاٹ (Eastern Ghots) مزار شریف سے متصل پانی کا کنواں ہے، جس کا پانی شفاف اور میٹھا ہے، بلکہ مختلف امراض میں باعث شفا بھی ہے، گونگے اور بہرے آتے ہیں شفایاب ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ دور دراز سے معتقدین بکریاں (دیگر حلال مویشی) لنگر شریف کے لیے کسی محافظ وراہبر کے بغیر بھیجتے ہیں، اور چوری اور نقصان سے محفوظ رہتے ہوئے بکرے، بکریاں، مزار شریف پہنچ جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے کرم فرما دوست فاضل جلیل حضرت علامہ محمد فاضل اختری مدظلہ العالی (جو کیرالہ میں مقیم ہیں) نے فرمایا، کہ حضرت محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ یہاں عرس کے اجتماع میں حاضر ہوئے اور خطاب بھی فرمایا تھا۔ حضرت محمد شریف المدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک پانچ سال میں ایک مرتبہ منعقد ہوتا ہے۔

www.ziaetaiba.com

ہندوستان کے انتہائی مشرق کے شمالی جغرافیہ میں "سوشلسٹ جمہوریہ چین" سے متصل صوبے "اروناچل پردیش" (Arunachal Pardesh)، "سکّم" (Sikkim) اور "آسام" (Assam) کے مختلف علاقوں "پاسی گھاٹ"، "نارتھ لکھیم پور" "ڈبروگڑھ"، دریائے برہما پترا سے متصل "تنسوکیا"، "ایٹانگر"، "جُرھاٹ"، "گولا چھٹ"، "منگلڈے"، "ناگاؤں"، "لمڈنگ"، "لنگٹنگ"، "کالپنگ"، "شیلیگڑھی"، "گنگٹک" "جلپیگڑھی"۔ وغیرہ میں بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا۔

تبلیغ دین کے لیے مقبوضہ کشمیر اور ہماچل پردیش جانے سے بھی گریز نہیں کیا۔ "سرینگر"، "جموں"، "بارہ مولا"، "اننت ناگ"، "باندی پورہ"۔ وغیرہ میں مسلک امام احمد رضا کا خوب پرچار کیا۔ یہاں "درگاہ حضرت بل" بھی حاضری دی۔ ہماچل پردیش کے شہروں "پالم پور"، "چمبا"، "نورپور"، "کنگرا"، "بیلاسپور"، "نارکنڈہ"، "شملہ"، "سولان"، "کالپا"، "کولو"، "منڈی"۔ وغیرہ میں بھی متعدد سفر بلا تکان کیے۔

مانی پور اور میگھالیا:

ہندوستان کے مشرق میں برما (Myanmar)، شمال میں بھوٹان (Bhutan) اور جنوب مشرق میں بنگلہ دیش (Bangladesh) کے درمیان صوبہ "مانی پور" (Manipur) اور صوبہ "میگھالیا" (Meghalaya) (میگھالیا، دریائے برہما پترا سے متصل ہے) کے بعض شہروں مثلاً: "اِمپھال"، "ننگبا"،

www.ziaetaiba.com

"کرونگ"،..... "شیلونگ"، "چیراپونجی"، "جوائی"۔وغیرہ میں بھی تبلیغ دین کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

ہریانہ اور پنجاب:

صوبہ ہریانہ (Haryana) اور "پنجاب" کے شہروں، "دہلی"، "گڑ گاؤں"، "بھیوانی"، "روہتک"، "پانی پت"، "ہانسی"، "کیتھل"، "تھانیسر"۔وغیرہ..... پنجاب میں "پٹیالہ"، "انبالہ"، "چمکور"، "چندی گڑھ"، "لدھیانہ"، "جالندھر"، "امرتسر"، "ہشیارپور" اور "بٹالہ"۔وغیرہ میں بھی دین متین کا بے لوث ابلاغ فرمایا۔

حضرت قمر رضا اور بیرونی ممالک:

حضرت قمر ملت "سری لنکا" اور "نیپال" بھی تشریف لے گئے تھے۔ سری لنکا میں جہاں جہاں مسلم آبادی ہے، بحمدہٖ تعالیٰ اہلسنت و جماعت سے وابستہ ہیں۔ دارالحکومت "کولمبو" میں مسلک اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں کی اکثریت ہے، حضرت شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پُرانوار مرجع خلائق ہے۔ پیٹا (PETTA) میمن مسجد میں مرکزی سطح پر اہلسنت و جماعت کے معمولات کا انعقاد ہوتا ہے۔ مثلاً محرم الحرام میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدائے کربلا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے تقریب ہوتی ہے۔ صفر المظفر کے مہینے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مقدس منعقد ہوتا ہے۔ "ربیع الاول شریف" میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ربیع الثانی میں گیارہویں شریف کا

www.ziaetaiba.com

انعقاد، یوم سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ، جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، شب براءت، رمضان المبارک میں مختلف مذہبی ایام، معتکفین کی تربیت کا اہتمام، عازمین حج کی تربیت کے لیے تقریبات وغیرہ میں حضرت مبلغ اسلام محمد قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ سری لنکا میں کولمبو سے تقریباً تیس کلومیٹر فاصلہ پر ''بیورولہ'' بحر ہند کے کنارے ایک مقام ہے، جہاں ہندو آبادی زیادہ ہے۔ بحر ہند کے اس ساحلی مقام پر ایک مزار شریف کا جغرافیہ کچھ اس طرح ہے کہ صرف ایک خشکی کا راستہ جانے اور آنے کے لیے مثل کوریڈور بنا ہوا ہے، جبکہ تین اطراف سے مزار شریف مکمل پانی میں ہے۔ ساتویں یا آٹھویں صدی ہجری کے ایک ولی حضرت شیخ محمد اشرف المعروف سلطان الاولیاء کا یہاں دربار گہربار واقع ہے۔ اس مزار شریف کا یہ فیض، مشاہدہ کیا گیا کہ ساحل سمندر سے دور کی آبادیاں ''سونامی'' (۲۰۰۴ء) میں تباہ ہو گئیں، لیکن مزار شریف اور اس سے متصل آبادی (جو کہ ساحل پر ہی موجود ہے) کو کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہیں پہنچا۔

سری لنکا میں ''نور ایلیا'' کے مقام پر حضرت آدم علیہ السلام کا نقش قدم واقع ہے۔ مبلّغ اسلام حضرت محمد قمر رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے سری لنکا کا دو مرتبہ دورہ کیا۔ سری لنکا میں مسلم آبادی میں زیادہ تر کُتیانہ میمن کے افراد اکثریت میں ہیں۔ ان کی تنظیم نے حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی سفر کا اہتمام اور وعظ و ارشاد کی محافل کا انعقاد کیا تھا۔ جن میں حاجی الیاس ضیائی، حاجی اسمٰعیل، حاجی ادریس پٹیل، حاجی یٰسین نگریہ، حاجی ذکر چنا مرحوم وغیرہ پیش پیش تھے۔

www.ziaetaiba.com

بنگلہ دیش کے متعدد شہروں میں مسلک اعلیٰ حضرت کا پرچار کیا۔ بنگلہ دیش میں اہلسنت وجماعت کے متعدد مدارس قائم ہیں، جہاں حضرت مولانا محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے تھے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے عرض ہے کہ ڈھاکہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس تاریخی اور دیدنی ہوتا ہے کہ بلا مبالغہ اس جلوس میں ایک کروڑ سے زائد عاشقان رسول شریک ہوتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں حضرت شاہ جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پُرانوار سلہٹ میں واقع ہے اور مرجع خلائق ہے۔ حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بنگلہ دیش میں اس مزار شریف کے علاوہ دیگر مقامات مقدسہ پر بھی حاضری دی۔ علاوہ ازیں "راجشاہی"، "رنگپور"، "دیناجپور"، "سیدپور"، "کشن گنج"، "بوگرہ"، "شیرپور"، "کومیلہ"، "سراج گنج"، "نواب گنج"، "بالوگھاٹ"، "کھُلنا"، "جیسور"، "فریدپور"، "جماپور"، چٹاگانگ میں "بردربن"، "نواکھلی"، "رنگامتی"۔ وغیرہ میں بھی تبلیغی دورے فرمائے۔

سفر مقدس برائے حج وعمرہ:

قمر ملت حضرت محمد قمر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فریضۂ حج ادا کر لینے کے بعد دو نفلی حج کے لیے حرمین طیبین کا سفر اختیار کیا۔ علاوہ ازیں عمرہ کرنے کے لیے بھی حجاز مقدس کا مبارک سفر بار بار کیا۔ حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کی عادت شریفہ تھی کہ قیام مکۃ المکرمہ میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر کی باقیات کے نشانات (جہاں سے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج شریف پر روانہ ہوئے تھے اور جہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام براق لے کر حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تھے)

www.ziaetaiba.com

سے برکت لینے کے لیے، بعد عشاء تین یا چار گھنٹے یہاں رونق افروز ہوتے تھے۔ فقیر راقم الحروف نے دیکھا کہ یہاں سے گزرنے والا کوئی بھی ہو، خواہ مصری ہو یا مغربی، افریقی ہو یا نجدی سعودی۔ ایک بار زیارت کر لینے کے بعد بار بار دیکھتا ہے، گزرتے گزرتے بھی، آگے بڑھ جانے کے بعد پلٹ پلٹ کر بھی زیارت کرتا ہے۔ ایشیائی باشندے تو قریب آکر پوچھتے تھے، کہ حضرت کا تعارف کیا ہے؟ دراصل حضرت کی شخصیت کی جاذبیت لوگوں کو اپنی طرف ملتفت کرتی تھی۔ مدینۃ المنورہ میں حضرت اکثر مسجد نبوی شریف کے اندر واقع ترکوں کے بنائے ہوئے اور کھلے صحن میں تشریف رکھتے تھے، جہاں سے "گنبد خضریٰ" خوب واضح اور نور برساتا محسوس ہوتا ہے۔ اسی مقام کو T.T.S. یعنی ٹناٹن سُنّی "قادری چوک" کہتے ہیں۔

پاکستان میں جب چمکا بریلی کا چاند:

۱۹۸۵ء میں جب پاکستان آنے کا قصد فرمایا تو پہلے حضرت علامہ تحسین رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت طلب فرمائی اور ازاں بعد برادر اکبر حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری کثر اللہ مجدہ و دام اقبالہ سے بھی سفر پاکستان کی اجازت لی، جو کہ دونوں بزرگوں نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی۔

www.ziaetaiba.com

مونس اہلسنّت، قمر ملت، حضرت محمد قمر رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ تقریباً ۲۵ سال قبل پاکستان تشریف لائے تھے۔ کراچی میں آپ کا قیام اپنی ہمشیرہ اور برادر نسبتی محترم شوکت حسن خان کے یہاں تھا۔ آپ سے ملاقات کے لیے علماء و

مشائخ بڑی تعداد میں حاضر ہوتے تھے، وابستگانِ اہلسنّت و معتقدین و متبعین امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کثیر تعداد میں حاضر ہوتے رہے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملاقات کا شرف عطا فرماتے وقت منکسرانہ انداز رکھتے۔ ملاقات کے لیے وقت کا تعین بھی نہ فرماتے، یعنی جو بھی اور جب بھی آجائے اس سے ملاقات فرماتے، نہایت محبت اور شفقت سے ملاقات فرماتے۔ فاضل جلیل اور عالم نبیل کے باوصف عالمانہ وقار اور نسبی وجاہت پر مشفقانہ رویہ غالب رہتا۔ کراچی میں چند مقامات پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے جلسے منعقد ہوئے، ان جلسوں سے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب فرمایا۔ دورانِ خطاب قرآن واحادیث اور اقوال آئمہ سے دلائل وبراہین کے انبار لگادیتے جبکہ عقلی دلائل بھی پیش فرماتے۔

حضور تاج الشریعۃ مدظلہ العالی سے شباہت کے باوصف اکثر افراد یہی سمجھتے کہ شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد اختر رضا الازہری صاحب تشریف لائے ہیں۔ اس ضمن میں ایک واقعہ درج ذیل ہے۔

الحاج محمد حنیف حاجی طیب کو مغالطہ:

قمر ملت حضرت ڈاکٹر محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ اپنے ماموں زاد بھائی محترم سیّد عبدالرشید صاحب[1] کے یہاں ایک محفل میلاد میں تشریف فرماتھے، لب سڑک واقع مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر خطاب فرمارہے تھے، دریں اثنا سڑک پر سے نظام مصطفی گروپ کے پارلیمانی قائد الحاج محمد حنیف حاجی طیب

www.ziaetaiba.com

[1] یہ بزرگ، اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی خواہر نسبتی کے نبیرہ ہیں۔

صاحب(جو کہ اس وقت وفاقی وزیر محنت وافرادی قوت واور سیز تھے) کی نظر اتفاقیہ حضرت صاحب پر پڑ گئی، تو ٹھہر گئے وفاقی وزیر ہونے کے باوصف سیکیورٹی کے حوالے سے پولیس موبائلز اور دیگر وی آئی پی شخصیات کی قیمتی کاروں کا ایک کانوائے ساتھ تھا، منسٹر صاحب کے رکتے ہی سب رُک گئے۔ الحاج محمد حنیف حاجی طیب صاحب، محض شباہت کی وجہ سے قمر رضا خاں صاحب کی ذات پر حضور تاج الشریعہ ازہری میاں مدظلہ العالی کو قیاس کر کے محفل میں شریک ہو کر یہ گمان کر رہے تھے کہ حضور تاج الشریعہ جب تشریف لاتے ہیں تو پولیس ہیڈ آفس سے آمد و روانگی (Exit & Entry) کے لیے پاسپورٹ اپنے بہنوئی جناب شوکت حسن خاں زید مجدہٗ کے ذریعے مجھے بھجواتے ہیں، اب کیا ہوا؟ کہ حضرت نے اپنی تشریف آوری کی کوئی اطلاع نہیں دی، کیا حضرت مجھ سے ناراض ہیں؟

ازاں بعد معلوم ہوا کہ یہ بھی بریلی سے تشریف لائے ہیں اور حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری مدفیوضہم کے برادر اصغر ہیں، لیکن قامت، جسامت اور وجاہت میں یکساں ہیں۔ اس یکسانیت و مساوات سے بالا علمی وقار اور کمال حضور فیض گنجور، تاج شریعت، کثیر البرکت حضرت عالی مرتبت علامہ و فہامہ مفتی اعظم کل عالم محمد اختر رضا خاں الازہری دامت اقبالھم و کثر برکاتہم میں فی زمانہ سب سے زیادہ، نمایاں اور تاباں ہے۔

ڈاکٹر محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ سے الحاج محمد حنیف حاجی طیب صاحب کی پہلی ملاقات اس انداز میں ہوئی۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہی۔

www.ziaetaiba.com

وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات:

وفاقی وزیر محنت وافرادی قوت محترم الحاج محمد حنیف حاجی طیب نے ایک دن حضرت شوکت حسن خان کے گھر حاضر ہو کر حضرت قمر رضا صاحب سے ملاقات کی، اور انھیں عرض کیا کہ وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو آپ سے ملاقات کے مشتاق ہیں، آپ حکم فرمائیں تو یہاں حاضر ہو جائیں لیکن سیکوریٹی کے باعث آپ کے لیے اور شوکت حسن خان کے لیے کچھ پرابلمز ہوں گی، لہٰذا ناگوار خاطر نہ ہو تو آپ میرے ساتھ چلیں۔ حضرت کی سادگی کا یہ عالم تھا، کہ فرمایا: چلو بھئی ہم اُن سے ضرور ملیں گے۔

چنانچہ اس وقت کے وزیر اعظم محترم محمد خان جونیجو (مرحوم ومغفور) کی کراچی میں موجودگی کے وقت دعا کے لیے حضرت قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو حنیف بھائی اپنے ساتھ لے کر گئے۔ اس طرح وزیر اعظم پاکستان سے حضرت ڈاکٹر محمد قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہوئی۔ حضرت قمر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ حضرت قدس السرہ سے نسبی تعلق کے باعث، وزیر اعظم محمد خان جونیجو نہایت عقیدتمندی و نیاز مندی سے ملے۔

پاکستان میں حضرت کا کارنامہ:

www.ziaetaiba.com

کراچی ڈالمیا کی اسٹریٹ سے متصل پاکستان نیوی کا طویل رقبہ واحاطہ ہے جس میں اسٹاف کالج، لائبیری، مساجد، افسران کی قیام گاہیں، سپاہیوں کی رہائشی بیرکس، اسٹاف کالج کے اسٹوڈنٹس کے لیے ہاسٹلز، میرینز میوزیم، تاریخی

قبرستان، شہریوں کے لیے انٹرٹینمنٹ کے انتظامات کے علاوہ حساس نوعیت کی تنصیبات بھی ہیں۔ ڈالمیا کی سڑک کے ایک جانب نصف حصہ تک عوامی آبادی ہے اور یہیں محترم سیّد عبدالرشید صاحب کی رہائش ہے۔ عوامی آبادی کے سامنے نیوی تنصیبات کے احاطے کے اندر ایک مسجد ابو بکر صدیق رجسٹرڈ ٹرسٹ اہلسنت وجماعت واقع ہے۔ پاکستان نیوی کے ایڈمرل اکبر حسین جو شیعہ تھے نیز نہایت متکبر اور رعونت کے حامل شخص تھے۔ انہوں نے مسلکی تعصب کی بنا پر مسجد کو بند کرا دیا، تالے ڈلوا دیئے۔ پاکستان نیوی کے احاطہ میں مسجد واقع تھی، نیوی کی زمین کے اطراف کی چہار دیواری (Baundry Wall) کے اندر مسجد تک جانے کا باہر سے راستہ تھا، تا کہ باہر سے آنے والے بآسانی مسجد تک نماز کی ادائیگی کے لیے حاضر ہو سکیں۔ جب ایڈمرل اکبر حسین (شیعہ) نے جامع مسجد ابو بکر صدیق کو تالے ڈلوا دیئے، تو نیوی کے ملازمین بھی نمازوں کی ادائیگی کے لیے پریشان ہوئے۔ جبکہ اہل علاقہ بھی متاثر ہوئے۔ اثر ورسوخ رکھنے والے متعدد افراد نے کوشش کی، کہ مسجد کا تالہ کھلوایا جاسکے۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی اسی اثناء میں جمعۃ المبارک کا دن آگیا۔ مسجد میں جمعۃ المبارک کی نماز میں کثیر تعداد میں لوگ آتے تھے، مصلیان مسجد تمام انتہائی مضطرب تھے۔ محترم المقام سیّد عبدالرشید صاحب نے ایمانی جرأت وحمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مین روڈ پر نماز جمعہ کے اہتمام کے لیے اعلان کر دیا۔ نیز اعلان میں یہ بھی کہا گیا کہ بریلی شریف سے تشریف لائے ہوئے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کے نبیرۂ محترم محمد قمر رضا خان مدظلہ العالی اجتماع جمعہ سے خطاب بھی فرمائیں گے، نیز نماز جمعہ کی امامت بھی فرمائیں گے۔ اعلان کے مطابق دریاں، چٹائیاں صفیں بچھا دی

www.ziaetaiba.com

گئیں، مین روڈ بند کر دیا گیا۔ سڑک پر نماز ادا کرنے کے نتیجہ میں جمعۃ المبارک کا اجتماع بہت بڑا ہو گیا۔ نماز کے لیے راستے سے گزرنے والے حضرات کہیں دوسری جگہ جانے کی بجائے یہیں رک گئے۔ اس زمانہ میں نماز جمعہ کے لیے باقاعدہ حکومتی سطح پر تعطیل ہوا کرتی تھی۔ اگرچہ یہ تعطیل پہلے اتوار کے لیے مختص تھی، لیکن یکم جولائی ۱۹۷۷ء بروز جمعہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے چند اسلامی اصلاحات کے نفاذ کے موقع پر "جمعہ" کے دن ہفتہ وار تعطیل کا اعلان کیا تھا۔ اس تعطیل سے یہ فائدہ ضرور ہوا تھا کہ اکثر لوگ تعطیل کی وجہ سے صبح گیارہ بجے اٹھ کر غسل وغیرہ کر کے پاکیزہ لباس زیب تن کر کے اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نماز جمعہ کے لیے گھر سے نکلتے تھے۔ ایسے حضرات ڈالمیا کی سڑک پر نماز جمعہ کا انعقاد دیکھ کر اس میں شامل ہو گئے۔ قمر ملت حضرت محمد قمر رضا خان نور اللہ مرقدہٗ نے اجتماع جمعہ میں خطاب بھی فرمایا اور خطبۂ جمعہ ارشاد فرما کر نماز جمعہ کی امامت فرمائی۔ نماز کے بعد جامع مسجد صدیق اکبر کی بحالی و برقراری کے لیے اور ایڈمرل اکبر حسین کے خائب و خاسر رہنے کے لیے دعا فرمائی۔ نماز جمعہ کے اس اجتماع کے نتیجہ میں ایڈمرل صاحب کی ایسی مذمت ہوئی، کہ اربابِ اختیار تک یہ معاملہ پہنچا اور بحمدہٖ تعالیٰ اسی دن سے مسجد کو کھول دیا گیا اور آج بھی مسجد قائم ہے۔

www.ziaetaiba.com

شائقین ملاقات کا ہجوم:

سطور بالا میں مرقومہ واقعہ کی شہرت ہوئی لہٰذا، اکثر لوگ عقیدت سے آئے اور آپ کے حلقہ ارادتمندوں میں شامل ہو گئے۔ نماز جمعہ کے بعد اسی

سڑک پر کئی افراد مرید ہوئے۔ پاکستان نیوی کے ایک کمانڈر ظفر جٹ صاحب نے آپ سے بیعت کی اور حضرت نے مطالعہ کے لیے چند کتب اعلیٰ حضرت پیش کیں۔ جو ظفر صاحب نے کمپیوٹر کتابت کروا کر ہزاروں کی تعداد میں شائع کروائیں، اور مفت تقسیم کا اہتمام کیا، اس زمانہ میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی متعارف نہیں ہوئی تھی، اسی لیے کمپیوٹر سے کتابت کا رجحان نہ تھا، حکومتی اداروں خصوصاً افواج پاکستان کے عسکری اداروں میں کمپیوٹر کا استعمال شروع ہو گیا تھا۔ کمانڈر ظفر جٹ صاحب اکثر آتے اور اپنے ہمراہ احباب کو بھی لاتے۔ مشکلات میں حاجت روائی کے لیے طالب دعا ہوتے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ شفقت فرماتے۔ حضرت کی دعاؤں سے ظفر جٹ صاحب کی ترقی بھی ہوئی اور حضرت نے جٹ صاحب کے اصرار پر انہیں "اسم اعظم" بھی تعلیم فرمایا۔ حضرت قمر رضا صاحب نور اللہ مرقدہ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران کراچی میں اپنے برادر نسبتی حضرت شوکت حسن خاں مدظلہ العالی کے یہاں مقیم رہے۔ تاہم اپنے والد محترم (مفسر اعظم حضرت علامہ ابراہیم رضا جیلانی میاں قدس سرہٗ) اور والدۂ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا دونوں کے پھوپھی زاد بھائیوں یعنی محترم شہید اللہ خان صاحب[1] طول اللہ عمرہ اور سعید اللہ خان صاحب دام برکاتہم سے ملاقات کے لیے ملیر اور شاہ فیصل کالونی تشریف لے جاتے تھے۔ علاوہ ازیں دارالعلوم امجدیہ، میمن مسجد کھوڑی گارڈن، دارالعلوم نعیمیہ، شمس

---

[1] محترم شہید اللہ خان صاحب مدظلہ العالی، برادر طریقت حضرت نعیم اللہ نوری مدظلہ العالی کے والد محترم ہیں۔ شہید اللہ صاحب اور سعید اللہ صاحب دونوں برادران، ڈاکٹر قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ کے چچا (والد کی جانب سے) اور ماموں (والدہ کی جانب سے) ہوتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

العلوم جامعہ رضویہ کے علاوہ دیگر اداروں میں علماء و عوام سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ بعض مقامات پر بڑے بڑے جلسۂ عام سے خطاب فرمایا۔ مخدوم اہلسنّت حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری مدفیوضھم وبرکاتہم کی درخواست پر میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں بھی خطاب فرمایا۔

برادر طریقت محترم ڈاکٹر معین نوری رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں شاہراہ فیصل پر بہت بڑا جلسۂ عام منعقد ہوا تھا، اس سے حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ نے والہانہ خطاب فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں میمن مسجد بولٹن مارکیٹ، جامع مسجد گلزار حبیب سولجر بازار (حضرت مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب) کے یہاں بھی حضرت اجتماع جمعہ میں تشریف لے گئے تھے۔ خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کی حاضری اور جمعۃ المبارک کے اجتماع میں تقریر دلپذیر فرمائی۔ نیز نماز جمعہ کی امامت بھی آپ نے فرمائی، مگر لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں فرمایا۔ فراغت نماز اور صلوٰۃ و سلام کے بعد رخصت ہوتے وقت مولانا کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا چاہا، تو حضرت علامہ قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے قبول نہیں فرمایا۔ کراچی میں چند مزارات اولیاء اللہ مثلاً حضرت عبداللہ شاہ غازی بابا، حضرت سیّد یوسف المعروف قطب عالم شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں طلباء کی دستار بندی کی تقریب بھی ترتیب دی گئی تھی۔ دارالعلوم کے مہتمم شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی عبدالسبحان قادری رحمۃ اللہ علیہ اور نائب مہتمم حضرت علامہ مفتی عبدالعلیم

www.ziaetaiba.com

قادری صاحب مدظلہ العالی نے حضرت علامہ قمر رضا صاحب کا زبردست خیر مقدم کیا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ حضرت قدس السرہ پر نہایت جذباتی تقریر فرمائی۔ درالعلوم میں بھی اکثر طلباء حلقۂ ارادتمندی میں داخل ہوئے، جبکہ بعض اساتذہ کرام، آپ سے طالب ہوئے۔ بعض علماء آپ کے ذریعے اعلیٰ حضرت قدس السرہ سے نسبت استوار کرنے کے لیے حصول خلافت کے لیے خواستگار ہوئے تو آپ نے منع نہیں فرمایا لیکن جسے اہل سمجھا اسے خلافت عطا کی۔ مفتی عبدالسبحان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے چند ملبوسات تیار کروا کر نذر کیے۔ ایک بڑی کمپنی جو کمبل بناتی تھی، اس کے مالک نے بھی آپ سے بیعت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے خاصی بڑی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ پاکستان میں مرید ہوئے۔ یہ وقت رشد و ہدایت کے آغاز کا تھا کیونکہ ۱۹۸۴ء میں تحسین العلماء استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت تحسین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ [۱] نے سلسلہ رضویہ برکاتیہ کے فروغ کے لیے اسی انداز میں خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا، جیسا کہ خوانوادہ اعلیٰ حضرت قدس السرہ کی روایت رہی ہے۔ حضرت قمر رضا رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ تحسین رضا قدس السرہ العزیز سے نقش مربع و مثلث لکھنے و بھرنے کے طریقے سیکھے علاوہ

www.ziaetaiba.com

[۱] حضرت تحسین رضا رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت مولانا حسنین رضا بن استاذ زمن مولانا حسن رضا بن مولانا نقی علی خاں (والد گرامی اعلیٰ حضرت) جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف میں محدث کے منصب پر فائز تھے۔ علامہ تحسین رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۴ شعبان ۱۳۴۹ھ / ۵ جنوری ۱۹۳۰ء یکشنبہ ہوئی، وصال بعمر ۷۸ سال ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۷ء میں ہوا۔ آپ علمی حلقوں میں سیّد الاتقیا اور صدر العلماء سے معروف تھے۔

ازیں خانوادۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں مروّجہ و مجرب نقوش و تعویزات لکھنے کی خصوصی تعلیم حاصل کی۔

قیام پاکستان کے دوران آپ کی سادگی اور بھولپن کا عالم یہ تھا، کہ ہمشیرہ[1] محترمہ رحمۃ اللہ علیہا یعنی اپنے برادر نسبتی حضرت شوکت حسن خان کے دولت خانہ واقع فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۲ میں قیام فرماتے تھے۔ گھر میں مہمانوں کی آمد و رفت، آپ ہی کی وجہ سے بڑھی ہوئی تھی، چائے وغیرہ کی تیاری میں دودھ جلد ہی ختم ہو جاتا تھا آپ اپنے برادر نسبتی کو دودھ لانے کی زحمت نہ دیتے بلکہ آپ خود بھینس کے باڑے پر جاکر دودھ لے آیا کرتے تھے۔

آپ اپنی پر مزاح گفتگو اور بذلہ سنجی کے حوالہ سے بھی معروف تھے۔ یوں آپ کی شخصیت کے گوناگوں پہلو پر اُسے قلم اُٹھانا چاہیے جو قیام میں اور سفر میں آپ کے ساتھ رہا ہو۔ کیا ہی اچھا ہو؟ کہ حضرت مولانا محمد عمر رضا صاحب سلمہٗ و زید مجدہٗ، اپنے والد گرامی مرحوم پر جامع انداز میں سوانح عمری ترتیب دیں۔

فقیر راقم الحروف نے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے باوصف جو لکھا ہے، اسے پذیرائی حاصل ہو تو، فقیر کے لیے صلۂ عظیم ہو گا۔

•.•.•.•

www.ziaetaiba.com

---

[1] عفت مآب، نہایت صالحہ، زاہدہ و عابدہ خاتون تھی۔ امام المجاہدین و امیر المہاجرین سیّد السادات، منبع البرکات حضرت سیّدنا عبداللہ شاہ غازی بابا (جن کی شہادت ۸۹ھ میں ہوئی) کے مزار پر انوار کے سایۂ بابرکت واحاطہ رحمت میں زوجہ حضرت شوکت حسن خان ابدی نیند آرام فرما رہی ہیں۔

شہر خموشاں کے مسافر

وہ چمکتا دمکتا رضا کا قمر

یعنی حضرت ریحان ملت اور حضرت تاج الشریعہ کے برادر صغیر حضور صاحب سجادہ کے عم محترم، افق رضویت کے قمر منیر، شہزادۂ مفسر اعظم ہند

از: حضرت مفتی محمد سلیم بریلوی مدظلہ العالی[1]
استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

مجدد اعظم، امام اہلسنّت، سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ جیسے عاشق صادق اور صاحب کشف و کرامت بزرگ نے نہ جانے کون سی مقبولیّت کی گھڑی میں فرمایا تھا کہ،

حامد منی انا من حامد حمد سے ہمد کماتے یہ ہیں

کیونکہ اس شعر کے ہر ہر لفظ کی معنویت و واقعیت کو آج ہم خانوادۂ رضویہ اور نسل حجۃ الاسلام کے ہر ہر فرد کے اندر محسوس پیکر میں دیکھ رہے ہیں اس وقت افق رضویت پر اسلام و سنّیت کے حجت قاہرہ بن کر چمکنے والے سارے ماہ و نجوم کا تعلق شہزادۂ حجۃ الاسلام حضرت مفسر اعظم ہند علامہ محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا تبار سے ہے۔

---

[1] بشکریہ: ماہنامہ اعلیٰ حضرت، شمارہ ۸، جلد ۵۲، اگست 2012ء، رمضان ۱۴۳۳ھ، صفحہ ۵۷۔

www.ziaetaiba.com

موجودہ دور میں سرکار اعلیٰ حضرت کی جو نسل مبارک پائی جاتی ہے وہ حضور مفسر اعظم ہند کی اولاد ہی کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ سرکار مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے عظیم کرامت اور سب سے بڑی خاصیّت یہی ہے کہ آپ نے اپنی اولاد اور اپنے تمام فرزندان کی علمی وروحانی ایسی مثالی تربیت فرمائی کہ ان کا ہر فرزند سرکار اعلیٰ حضرت کے مشن "مشن تحفظِ ناموس رسالت" اور سرکار اعلیٰ حضرت کی تحریک "تحریک تحفظ عظمت اولیاء" کا عظیم علم بردار اور بہادر نڈر جرنیل بن کر مذہب اہلسنّت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا محافظ وپاسبان بن کر "حامد منی انا من حامد" کی عملی تفسیر بن گیا۔ چنانچہ کسی نے اسلام اہلسنّت کا مسحور کن "ریحان" بن کر جماعت اہلسنت کے مشام جاں کو معطر کیا تو کوئی "اختر" بن کر آج اہلسنّت کے ہر عام وخاص پر اپنی علمی وروحانی چمک دمک کے ساتھ سایا افگن ہے، کسی نے افق رضویت کا درخشاں "قمر" بن کر ضلالت وگمراہی کی گھٹاٹوپ تاریکیوں میں "مصباح راہب" اور مینارۂ نور کی صورت میں رشد وہدایت کا عظیم کارنامہ انجام دیا تو کوئی "منان" بن کر بریلی ودہلی میں علوم وفنون کی قندیلوں کو روشن کررہاہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت کے اسی مشن تحفظ ناموس رسالت کے ایک عظیم قائد کا نام تھا شہزادہ مفسر اعظم ہند حضرت مولانا محمد قمر رضا خاں جو جماعت اہلسنّت کو روتا، بلکتا چھوڑ کر مورخہ ۵ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۶ جون ۲۰۱۲ء بروز منگل بوقت تقریباً ۵ بجے صبح اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ.

www.ziaetaiba.com

واہ واہ طالب کمال تاریخی مادّے

سنہ ۱۴۳۳ھ

مستخرجہ: حضرت مولانا مفتی محمد انور علی رضوی منظری
ایم اے استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

برانتقال پرملال گل گلزار رضویت، خطیب اہلسنّت، نبیرۂ اعلیٰ حضرت وحجۃ الاسلام، نواسہ حضور مفتی اعظم ہند، شہزادۂ مفسر اعظم ہند، برادر ریحان ملت، عم محترم شاہ سبحانی میاں، مفکر ظریف الطبع، ہر دلعزیز خانوادۂ رضویہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد قمر رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضوی نوری، بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انتقال: ۲۶، جون ۲۰۱۲ء، ۵، شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ بروز منگل
نماز جنازہ: تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ مدظلہ النورانی نے پڑھائی۔

www.ziaetaiba.com

آہ موت العالم موت العالم بر حق ست	۲۰۱۲ء
آہ بلند اقبال نبیرۂ اعلیٰ حضرت	۲۰۱۲ء
آہ حلیم الطبع نبیرۂ حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ روانہ شد	۲۰۱۲ء
آہ نواسہ مفتی اعظم ہند معلیٰ القاب	۲۰۱۲ء
آہ ہمدم صادق، نواسہ مفتی اعظم ہند	۲۰۱۲ء
آہ گوہر لاجواب، فرزند مفسر اعظم	۲۰۱۲ء
آہ کعبۂ حسن، فرزند مفسر اعظم	۲۰۱۲ء
آہ آہ جدا قمر رضا خاں	۲۰۱۲ء
آہ بلند نگاہ، شیدائے اعلیٰ حضرت	۲۰۱۲ء
آہ مرید قطب ما مفتیٔ اعظم ہند	۲۰۱۲ء
آہ رونق گل مفتی اعظم ہند	۲۰۱۲ء
آہ پاکباز و ناشر رضویت	۲۰۱۲ء
آہ رخصت نکہت گل عدیم البدل	۲۰۱۲ء
آہ رخصت صورت زیبا	۲۰۱۲ء
آہ عالی نگاہ مولانا محمد قمر رضا بریلوی	۲۰۱۲ء
آہ نور محفل خانوادۂ رضا	۲۰۱۲ء
آہ مرد عاقل مولٰنا قمر رضا	۲۰۱۲ء
آہ خوش اخلاق، عالم دین والا فہم	۲۰۱۲ء
آہ رخصت ادیب مکرم علیہ الرحمۃ	۲۰۱۲ء
آہ صدمہ شدید برادر منان رضا	۲۰۱۲ء

www.ziaetaiba.com

آہ رخصت ہادی نامور علیہ الرحمۃ	۲۰۱۲ء
آہ طبع سلیم فیض یافتہ علیہ الرحمۃ	۲۰۱۲ء
آہ جداءی پیر طریقت ماہ رضا	۲۰۱۲ء
آہ وصال گل رنگیں ادا علیہ الرحمۃ والرضوان	۲۰۱۲ء
آہ طوطی چمن گل رنگیں ادا علیہ الرحمۃ والرضوان	۲۰۱۲ء
آہ سوز ہجر برادر ریحان ملت	۱۴۳۳ھ
آہ برادر تاج الشریعہ	۱۴۳۳ھ
آہ فراق وجود بلبل خوشنوا	۱۴۳۳ھ
آہ رخصت الحاج باکمال	۱۴۳۳ھ
آہ وصال منظری زندہ دل	۱۴۳۳ھ
آہ ناگاہ قمر اہل سنت معدوم شد	۱۴۳۳ھ
آہ وقار نور دیدہ، نبیرۂ حجۃ الاسلام	۱۴۳۳ھ
آہ کمال عم محترم شاہ سبحانی میاں	۱۴۳۳ھ
آہ وقار احسن رضا	۱۴۳۳ھ
واہ واہ مدفن محبوب خانقاہ عالیہ شد	۴۳۳ھ
آہ رخصت بلند مزاج	۱۴۳۳ھ
آہ محبوب رب، خطیب اہلسنّت	۴۳۳ھ
آہ حسن گل گلزار رضا	۱۴۳۳ھ
آہ رحلت حسن نور اللہ مرقدہ	۱۴۳۳ھ

●●●

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

پریس ریلیز

حیدرآباد(۔۔۔)دائرہ برکات اسلامی انٹر نیشنل کے زیر اہتمام مرکز رضویت دارالعلوم احسن البرکات ٹرسٹ شارع مفتی محمد خلیل خان میں نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر تعزیتی اجلاس سربراہ دائرہ برکات اسلامی عالمی مبلغ اسلام، مفتی اعظم اہلسنت، محامد العلماء مفتی احمد میاں برکاتی کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔اجلاس میں بڑی تعداد میں علماء کرام عظمت العلماء علامہ مفتی سید عظمت علی شاہ نوری، معروف العلماء علامہ مفتی حماد رضا نوری برکاتی، رضاء العلماء علامہ صاحبزادہ جواد رضا برکاتی الشامی، علامہ مفتی محمد شاہد برکاتی، علامہ مفتی عبدالجبار برکاتی، مولانا آفتاب احمد برکاتی، مولانا محمد اشرف برکاتی، مولانا محمد فیاض برکاتی، قاری احمد علی قادری، قاری سید حفیظ الرحمان ہاشمی برکاتی ، قاری سید مقبول احمد نوری، مولانا حافظ سید عطاء بخاری برکاتی، قاری محمد حارث رضا برکاتی، مولانا غلام شبیر برکاتی، مولانا غلام قادر برکاتی، مولانا خیر محمد عباسی و دیگر نے شرکت کی، اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے مفتی احمد میاں برکاتی نے کہا کہ علامہ قمر رضا خان بریلوی اپنے بزرگوں کی طرح خوب صورت و خوب سیرت تھے اور عالم باعمل

www.ziaetaiba.com

تھے۔ آپ ایک بار بزم رضا پاکستان کی دعوت پر حیدرآباد میں دارالعلوم احسن البرکات تشریف لا چکے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ ان کا تقویٰ اور حسن اخلاق انکے اعمال سے ظاہر تھا، آپ گفتگو اپنے برادر محترم تاج الشریعہ کی طرح ٹھہر ٹھہر کر فرماتے تھے جو بات کہتے تھے سننے والے باآسانی سمجھ جاتے تھے، مفتی برکاتی نے مزید کہا کہ آپ اپنے نام کی طرح روشن تھے، اور آپ نے اپنی گفتگو میں مسلک رضا پر استقامت کا درس دیا اور مشائخ مارہرہ شریف کی محبت کو ترجیح دی کہ انھیں سادات کرام کی محبت سے حب مصطفی ﷺ وابستہ ہے۔ قبل ازیں دارالعلوم میں قرآن خوانی وفاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

❁❁❁

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

جلد نمبر ۵۴ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شمارہ نمبر ۷
شعبان/رمضان ۱۴۳۳ھ/جولائی ۲۰۱۲ء

سانحۂ ارتحال

مرکز اہلسنت بریلی شریف سے حضور تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں صاحب مدظلہ العالی کے برادر اصغر ڈاکٹر محمد قمر رضا خان صاحب بریلوی راولپنڈی سے ممتاز نعت گو شاعر الحاج بشیر حسین ناظم صاحب گوجرانوالہ سے ممتاز ادیب وخطیب پروفیسر محمد اکرم رضا صاحب ﴿﴾ کوٹلی پیر احمد شاہ سے محمد صابر حسین مجددی اور محمد اظہر حسین نقشبندی کی والدہ محترمہ ﴿﴾ لوہیانوالہ سے مولانا محمد اختر قادری صاحب کے والد محترم محمد سردار قادری اور تتلے عالی سے ڈاکٹر محمد اشفاق عرف عامر بھائی کی اہلیہ کے انتقال کی خبریں بھی موصول ہوئی ہیں، قارئین سے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دُعا کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

ماہنامہ معارفِ رضا کراچی۔ اگست ۲۰۱۲ء 49

وفیات

(۱) خانوادۂ خانقاہِ قادریہ بریلی شریف (بھارت) کے چشم وچراغ حضرت صاحبزادہ محمد قمر رضا خاں بریلوی قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے آپ کی نمازِ جنازہ حضرت تاج الشریعہ مولانا محمد اختر رضا خاں الازہری نے پڑھائی جبکہ ہزاروں افراد جنازہ میں شریک ہوئے۔ سری نگر ٹی وی سے رقت انگیز مناظر دکھائے گئے۔ "محمد قمر رضا" کے اسم گرامی سے ہی اُن کا مادۂ تاریخ وفات بر آمد ہوتا ہے جونکہ اُن کے والد گرامی حضرت مفسر اعظم علامہ محمد ابراہیم رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت معلوم ہوتی ہے کہ "محمد قمر رضا" کے اعداد ۱۴۳۳ ہیں جو کہ اُن کا سنِ وصال مبارک ثابت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

انٹرنیٹ پر وصال کی اطلاع

अमर उजाला बरेली | बुधवार | 27 जून 2012

मौलाना अल्हाज कमर रजा खां का विसाल

बरेली। नबीर-ए-आला शहजादा-ए-हुजूर जीलानी मियां हजरत अल्लामा मौलाना अल्हाज कमर रजा खां का 66 बरस की उम्र में विसाल हो गया। उनकी नमाज-ए-जनाजा बाद नमाज-एअस्र बरोज बुधवार इस्लामिया इंटर कॉलेज में होगी। उन्हें खानकाह-ए-आला हजरत में उनके वालिद के बराबर सुपुर्द-ए-खाक किया जाएगा। मौलाना अल्हाज कमर रजा खां के विसाल पर हजरत अख्तर रजा खां, सज्जादानशीन सुब्हानी मियां, मुफ्ती हबीब रजा खां, मौलाना सिराज रजा खां, मौलाना असजद रजा खां, मौलाना अफरोज रजा कादरी, मौलाना शहाबुद्दीन, मौलाना अंजुम मियां, मौलाना तौकीर रजा खां, मौलाना हस्सान रजा खां, मौलाना बदर रजा खां, मौलाना अदनान रजा कादरी, पम्मी खां वारसी, दानिश रजा खां आदि ने गहरे रंजोगम का इजहार किया है।

نبیرۂ اعلیٰ حضرت شہزادۂ حضور جیلانی میاں حضرت علامہ مولانا الحاج قمر رضا خان کا 66 سال کی عمر میں وصال ہو گیا! اُن کی نماز جنازہ بعد نمازِ عصر بروز بدھ اسلامیہ انٹر کالج میں ہو گی! اُنہیں خانقاہِ اعلیٰ حضرت میں اُن کے والد کے برابر میں سپردِ خاک کیا جائے گا! مولانا الحاج قمر رضا خان کے وصال پر حضرت مفتی اختر رضا خان، سجادہ نشین سبحانی میاں، مفتی حبیب رضا خان، مولانا سراج رضا خاں، مولانا عسجد رضا خان، مولانا افروز رضا قادری، مولانا شہاب الدین، مولانا انجمن میاں، مولانا توقیر رضا خان، مولانا حسن رضا خان، مولانا بدر رضا خان، مولانا احمد رضا قادری، پمی خان وارثی، دانش رضا خان وغیرہ نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

www.ziaetaiba.com

علامہ قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ کا منظر

इस्लामिया कॉलेज के मैदान में हजरत कमर रजा खां के जनाजे की नमाज अदा की गई।

हजरत कमर रजा खां सुपुर्द-ए-खाक

बरेली। हजरत अल्लामा कमर रजा खां को बुधवार को खानकाह-ए-आला हजरत में सुपुर्द-ए-खाक कर दिया गया। उनका जनाजा ख्वाजा कुतुब से इस्लामिया कॉलेज मैदान पर पहुंचा जहां मौलाना अख्तर रजा खां (अजहरी मियां) ने नमाज-ए-जनाजा पढ़ाई और उसके बाद जनाजा दरगाह आला हजरत पहुंचा। रास्ते भर अकीदतमंद तस्बीह कलाम तय्यौत पढ़ते रहे।

जनाजे में खानदान-ए-आला हजरत के तमाम हाजरात के साथ उलमा-ए-इकराम और अकीदतमंदों सहित देश-विदेश से आए कई लोगों ने शिरकत की। सज्जादानशीन हजरत सुब्हान रजा खां (सुब्हानी मियां) मुफ्ती हबीब रजा खां, मौलाना सिराज रजा खां, मौलाना असजद रजा खां, मौलाना हस्सान रजा खां, मौलाना अफरोज रजा कादरी, मौलाना अंजुम मियां, मौलाना तौकीर रजा खां, मौलाना बदर रजा खां, मौलाना अदनान रजा कादरी, मौलाना मन्नान रजा खां (मन्नानी मियां), पम्मी वारसी आदि भी मौजूद रहे।

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن و صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا

12 شوال المکرم 1433ھ / 31/ اگست 2012 بروز جمعہ
چہلم شریف کا پوسٹر

حضرت قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے عرس شریف کا پوسٹر

حضرت علامہ قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ استعمال
عصا مبارک اور رومال شریف

حضرت علامہ قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا پیراہن مبارک
اور عمامہ شریف

حضرت علامہ قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی استعمال شدہ اشیاء

www.ziaetaiba.com

مرقد مبارک حضرت علامہ قمر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی آرام گاہ والد اور والدہ کے بالکل درمیان اور وسط میں ہے،
داہنی اور مغربی جانب حضور مفسر اعظم ہند کی تُربت ہے اور بائیں اور
مشرقی جانب آپ کی والدہ کی تُربت ہے۔

کبھی نہ چوکتے تھے بات وہ حق کی بتانے میں

حضرت مولانا محمد قمر رضا خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

◆◆◆

نظر اب ڈھونڈتی ہے وہ قمر رضوی خزانے میں
جسے کہتے تھے سب قمر رضا اُس آستانے میں

یہ تھا ان پہ کرم اللہ کا اور فیض آقا کا
کیا پیدا جبھی تو ان کو کچھ ایسے گھرانے میں

وہ شہزادے تھے جیلانی میاں جیسے مفسّر کے
خسارہ اہلسنت کو ہوا ہے ان کے جانے میں

برادر جنکے تھے ریحانِ ملت عرف رحمانی
جنھیں مقبولیت بخشی خدا نے اک زمانے میں

برادر جن کے ہیں تاج الشریعہ، مفتیٔ عالم
رضا کے علم کا فیضان جو بانٹیں زمانے میں

سعادت بھی ولایت بھی کرامت بھی ملی ان کو
شہادت دی خدا نے اور پھر رتبے بڑھانے میں

وہ حسب حال پیہم دین کی خدمت میں رہتے تھے
یہی اک جذبہ ہوتا تھا کہیں بھی آنے جانے میں

www.ziaetaiba.com

وہ عالم با عمل تھے اور قول و فعل کے سچے
کبھی نہ چوکتے تھے بات وہ حق کی بتانے میں

سفیر و پاسبانِ مسلک احمد رضا تھے وہ
لگے رہتے تھے ہر دم قوم کا ایماں بچانے میں

بلند اخلاق اعلیٰ ظرف خوش گفتار اور سادہ
وہ خوش قسمت تھے اوصاف حمیدہ رب سے پانے میں

رضا کے چاند کی لکھی ہے میں نے منقبت اکرمؔ
رضا کے فیض کا طالب ہوں اب اس کے سُنانے میں

★★★

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

امام احمد رضا مجدد کے تھے نبیرہ قمر رضا خاں

گل ہائے عقیدت بہ حضور نبیرۂ اعلیٰ حضرت

قمرِ ملّت حضرت علامہ مولانا محمد قمر رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

◆◆◆

جناب اختر رضا کے بھائی وہ عالی شجرہ قمر رضا خاں
اِمام احمد رضا مجدد کے تھے نبیرہؒ قمر رضا خاں

وہ آفتابِ علوم و حکمت، حسین تصویرِ حسنِ سیرت
تھے باغِ علم و عمل کے رنگیں گُلِ شگفتہ قمر رضا خاں

قمر تھے بزمِ صفا کی زینت؛ ولی تھے وہ صاحبِ کرامت
رہے سدا اہلِ زہد و تقویٰ کے زیرِ سایہ قمر رضا خاں

www.ziaetaiba.com

ہزاروں اَفراد کو ہدایت ملی جو دیکھی تمھاری صورت
خدا نے کتنا حسیں بنایا تمھارا چہرہ، قمر رضا خاں!

بلند فکر و نظر کی نکہت بکھیرتے کیوں نہ اہلِ رفعت
گُلِ گلستانِ اعلیٰ حضرت تھے عالی رتبہ قمر رضا خاں

عمر رضا، عامر اور عاصم[2] ہیں جاں نثارِ نبیِّ قاسم
تمھارے بیٹے نبی کے عاشق رہیں ہمیشہ، قمر رضا خاں!

مبشرِ مہربان و فرقاں[3] ہی کے سبب سے یہ فضلِ رحماں
ندیم کے لب پہ آج گونجا تمہارا نغمہ، قمر رضا خاں!

حواشی:

۱؎ ''نبیرہ'' ''پوتے'' کو کہتے ہیں۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد قمر رضا خاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پرپوتے تھے۔

۲؎ عمر رضا خاں، عامر رضا خاں اور عاصم رضا خاں یہ تینوں حضرت قمر ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کے نام ہیں۔

۳؎ مرزا فرقان احمد یہ اس فقیر ندیم احمد ندیم قادری نورانی کے مخلص ترین احباب میں سے ہیں۔ انہوں نے ہی محترم جناب سیّد محمد مبشر صاحب زید مجدہٗ (انجمن ضیاءِ طیبہ) کے حکم پر، اس فقیر کو یہ منقبت لکھنے کے لیے تحریک دی اور پھر بصد اصرار لکھوا بھی لی۔ میں جناب مبشر صاحب اور فرقان کے لیے دعا گو ہوں کہ ان کے سبب میرا نام بھی مدح سراہانِ قمر ملّت میں شامل ہوا۔ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا و آخرت میں جزائے خیر سے نوازے اور اس منقبت کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہِ سیّد المرسلین ! بدھ، ۹/ شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۹جون / ۲۰۱۳ء۔

www.ziaetaiba.com